

باسمہ تعالیٰ

اضافہ و اصلاح شدہ دوسرا ایڈیشن

خُفّین اور موزوں پر مسح

کے
احکام

مصنّف

مفتی محمد رضوان



ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

باسمہ تعالیٰ

اضافہ و اصلاح شدہ دوسرا ایڈیشن

خُفّین اور موزوں پر مسح کے

احکام

وضو میں پاؤں دھونے اور خُفّین و موزوں پر مسح کی شرعی حیثیت
خُفّین و موزوں پر مسح کی احادیث و روایات کی تحقیق، خُفّین اور کس قسم کے موزوں
پر مسح کرنا جائز ہے اور کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں؟ چمڑے کے موزوں
کی خصوصیات و اوصاف کیا ہیں؟ مروجہ عام جرابوں پر مسح جائز ہے یا ناجائز؟ اس
بارے میں صحیح نقطہ نظر کیا ہے؟ اور موزوں پر مسح سے متعلق مدلل و مفصل احکام
بحوالہ اس رسالہ میں ذکر کئے گئے ہیں

مصنّف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

(جملہ حقوق بحق ادارہ غفران محفوظ ہیں)

نام کتاب: خُفّین اور موزوں پر مسح کے احکام

مصنّف: مفتی محمد رضوان

اشاعتِ اوّل: شوال المکرم ۱۴۲۸ھ، اکتوبر 2007ء اشاعتِ دوم: ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ، فروری 2012ء

۱۳۶

صفحات:

ملنے کے پتے

کتب خانہ ادارہ غفران، چاہ سلطان، گلی نمبر 17، راولپنڈی۔ فون: 051-5507270

ادارہ اسلامیات: ۱۹۰، انارکلی، لاہور۔ فون: 042-37353255

کتب خانہ رشیدیہ: مندیہ کلا تھ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی۔ فون: 051-5771798

دارالاشاعت: اردو بازار، کراچی۔ فون: 021-32631861

مکتبہ سید احمد شہید: 10-الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 042-37228196

مکتبہ اسلامیہ: گامی اڈہ، ایبٹ آباد۔ فون: 0992-340112

ادارہ اشاعت الخیر: شاہین مارکیٹ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان۔ فون: 061-4514929

ادارۃ المعارف: دارالعلوم کراچی۔ فون: 021-35032020

مکتبہ سراجیہ: چوک سینٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا۔ فون: 048-3226559

مکتبہ ہمد اسلام، متصل مرکزی جامع مسجد (لال مسجد) اسلام آباد۔ فون: 0321-5180613

ملت پبلیکیشنز بک شاپ: شاہ فیصل مسجد، اسلام آباد۔ فون: 051-2254111

ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان۔ فون: 061-4540513

مکتبہ العارفی: نزد جامعہ امدادیہ، ستیانہ روڈ، فیصل آباد۔ فون: 041-8715856

کتب خانہ حمیدیہ، نزد امیری گیشن مسجد، سر یاب روڈ، کوئٹہ۔ فون: 0333-7827929

مکتبہ معارف القرآن، دارالعلوم کراچی۔ فون: 021-35123130

تاج کمپنی، لیاقت روڈ، گوالمنڈی، راولپنڈی۔ فون: 051-5774634

مکتبہ القرآن: گورنمنڈر، علامہ بخاری ٹاؤن، کراچی۔ فون: 021-34856701

مکتبہ الفرقان، اردو بازار، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4212716

مکتبہ القرآن: رسول پلازہ، امین پورہ بازار، فیصل آباد۔ فون: 041-2601919

اسلامی کتب خانہ، پھولوں والی گلی، بلاک نمبر 1، سرگودھا۔ فون: 048-3712628

اسلامی کتاب گھر: خیابان سرسید، سیکٹر 2، عظیم مارکیٹ، راولپنڈی۔ فون: 051-4830451

مکتبہ قاسمیہ، الفضل مارکیٹ، 17، اردو بازار، لاہور۔ فون: 042-37232536

الحلیل پبلشنگ ہاؤس: اقبال روڈ، کمپنی چوک، راولپنڈی۔ فون: 051-5553248

قرآن محل، اقبال مارکیٹ، کمپنی چوک، راولپنڈی۔ فون: 0321 0312-5123698

فہرست

شمار نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۱	۲	۳
۱	تمہید از مؤلف	۶
۲	وضو میں پیر دھونے کا حکم قرآن مجید سے ثابت ہے	۷
۳	خُفَّین پر مسح کے ثبوت کی احادیث و روایات	۸
۴	حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث	۹
۵	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث	۱۲
۶	حضرت عمرو بن امیہ ضمیری رضی اللہ عنہ کی حدیث	//
۷	حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث	//
۸	حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث	۱۳
۹	حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث	۱۴
۱۰	حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث	۱۵
۱۱	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث	//
۱۲	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث	۱۷
۱۳	حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث	۱۹
۱۴	حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث	۲۰
۱۵	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث	۲۱
۱۶	حضرت صفوان بن عسّال رضی اللہ عنہ کی حدیث	۲۳
۱۷	حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی حدیث	۲۴
۱۸	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث	//
۱۹	حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث	۲۵

۲۰	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث	۲۷
۲۱	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث	۲۸
۲۲	حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث	۲۹
۲۳	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث	//
۲۴	حضرت عبد اللہ بن رواحہ و اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی حدیث	۳۱
۲۵	حضرت ثرید رضی اللہ عنہ کی حدیث	۳۲
۲۶	حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث	//
۲۷	حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کی حدیث	//
۲۸	حضرت ابوامامہ و ثوبان رضی اللہ عنہما کی حدیث	۳۴
۲۹	حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث	//
۳۰	حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت	//
۳۱	حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت	۳۶
۳۲	حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت	//
۳۳	حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت	//
۳۴	حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت	۳۷
۳۵	حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت	//
۳۶	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت	//
۳۷	حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت	۳۸
۳۸	حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت	//
۳۹	حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت	۳۹
۴۰	خُفَّین پر مسح متواتر المعنی یا مشہور احادیث سے ثابت ہے	//

۵۴	خفین کی حقیقت	۴۱
۵۸	خفین کے علاوہ دوسرے موزوں پر مسح کا حکم	۴۲
۹۴	مرؤجہ جرابوں پر مسح جائز نہیں	۴۳
۹۵	قول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر دو شبہات کے جوابات	۴۴
//	(۱)..... کیا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ آخر میں عام جرابوں پر مسح کے قائل ہو گئے تھے؟	۴۵
۹۷	(۲)..... کیا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک منقل پتے موزوں پر مسح جائز ہے؟	۴۶
۹۸	مسح کے حکم کے اعتبار سے موزوں کی قسموں کا خلاصہ	۴۷
۱۰۰	(۱)..... حقیقی خفین اور ان پر مسح کا جواز	۴۸
//	(۲)..... حکمی خفین اور ان پر مسح کا جواز	۴۹
۱۰۱	(۳)..... غیر حقیقی وغیر حکمی خفین یعنی عام جرابیں اور ان پر مسح کا عدم جواز	۵۰
۱۰۲	چمڑے کے موزوں کی خصوصیات و اوصاف	۵۱
۱۰۶	خفین اور موزوں پر مسح کے چند محترق مسائل و احکام	۵۲
۱۱۸	خفین و موزوں پر مسح کا طریقہ اور متعلقہ مسائل	۵۳
۱۲۴	خفین پر مسح کی مدت کے احکام	۵۴
۱۳۰	خفین پر مسح کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟	۵۵
//	(۱)..... وضو توڑنے والی کسی چیز کا پایا جانا	۵۶
//	(۲)..... دونوں موزوں یا ایک موزہ کا پاؤں سے نکالنا یا نکل جانا	۵۷
۱۳۱	(۳)..... موزہ کا تین انگلیوں کے برابر یا زیادہ پھٹ جانا	۵۸
//	(۴)..... مسح کی مدت گزر جانا	۵۹
//	(۵)..... پاؤں میں پانی داخل ہو جانا	۶۰
۱۳۳	(۶)..... غسل جنابت کا لاحق ہو جانا	۶۱
۱۳۴	عمامہ، ٹوپی، دستانے اور پٹی پر مسح کا حکم	۶۲

بسم الله الرحمن الرحيم

تمہید (از مؤلف)

وضو میں اصل حکم تو پاؤں دھونے کا ہے، اور ٹخنوں تک پاؤں دھونا وضو کے چار فرائض میں سے ایک مستقل فرض ہے، جو کہ قرآن مجید سے ثابت ہے، لیکن خفین پر مسح کرنے کی احادیث و روایات کثیر مقدار میں منقول ہیں، جو اپنی کثرت کے باعث معنی متواتر یا مشہور درجہ تک پہنچی ہوئی ہیں، جن کے باعث اگر کسی نے وضو کر کے خفین پہن رکھے ہوں تو ان پر مسح کرنا جائز ہے، مگر جس قسم کے خفین پر مسح کرنا متواتر یا مشہور احادیث سے ثابت ہے، وہ عام جرابیں نہیں ہیں، بلکہ وہ خفین ہیں جو عام طور پر چمڑے کے ہوتے ہیں، اور جو موزے چمڑے کے نہ ہوں، اُن میں ان شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، جن کی وجہ سے وہ موزے خفین کا درجہ اور حکم حاصل کر لیں؛ اگر وہ شرائط موجود نہ ہوں تو پھر ان موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں، مگر آج کل دیکھنے میں آ رہا ہے کہ بعض لوگ وضو کے دوران مرقبہ اوئی، سوتی یا نائیلون کی عام جرابوں پر مسح کر لیتے ہیں اور اسی حال میں نماز پڑھ لیتے ہیں بلکہ اسی حال میں امامت بھی کرا دیتے ہیں؛ اور اوپر سے یہ بھی کہتے ہیں کہ حدیث میں جرابوں پر مسح کرنے کا ذکر آیا ہے، لہذا جرابوں پر مسح کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سے لوگوں کی طرف سے سوالات بھی پیش کیے جاتے رہتے ہیں، ایک مرتبہ اسی قسم کے سوال کے جواب میں اس مسئلہ کو قدرے تفصیل کے ساتھ لکھا گیا تھا، اور اسی کے ساتھ موزوں پر مسح سے متعلق کئی مسائل و احکام بھی تحریر کیے گئے تھے؛ یہ مضمون پہلے ماہنامہ ”التبلیغ“ راولپنڈی میں مختصراً شائع ہوا، بعد میں اس مضمون کی افادیت کو محسوس کرتے ہوئے مزید اضافات و اصلاحات اور نظر ثانی کے بعد مناسب سمجھا گیا کہ اس کو الگ سے رسالہ کی شکل میں طبع کیا جائے، اس لیے اس مضمون کو مستقل رسالہ کی شکل میں شائع کیا گیا اور اب دوسری مرتبہ طباعت کے وقت مزید تخریق و تحقیق کی گئی؛ اللہ تعالیٰ بندہ اور معاونین کے لیے اس مضمون کو ذخیرہ آخرت اور لوگوں کے لیے فائدہ کا باعث بنائیں، اور شر و روغن سے سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین۔ محمد رضوان۔

۲۲/ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ بمطابق ۱۵/ فروری ۲۰۱۲ء؛ ادارہ غفران، راولپنڈی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وضو میں پیر دھونے کا حکم قرآن مجید سے ثابت ہے

قرآن مجید سے وضو میں پیروں کے دھونے کا فرض ہونا ثابت ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ
إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ (سورة
مائدة آیت ۶)

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور تمہارا اس وقت وضو نہ
ہو) تو تم (اس طرح وضو کے فرائض پورے کرو کہ) اپنے چہروں کو دھوؤ اور اپنے
ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوؤ اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں
سمیت دھوؤ (سورہ مائدہ، آیت نمبر ۶)

قرآن مجید کی اس آیت میں وضو کے فرائض بیان کیے گئے ہیں۔

ایک پورا منہ دھونا۔ دوسرے کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا۔ تیسرے سر کا مسح کرنا۔
چوتھے پاؤں کا دھونا۔

اس آیت میں پاؤں کو دھونے کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ پاؤں پر مسح کرنے کا، اور قرآن مجید کی
کسی دوسری آیت میں اس کے خلاف حکم نہیں دیا گیا۔

قرآن مجید کی اس آیت کا تقاضا یہ تھا کہ وضو میں ہمیشہ پاؤں دھوئے جائیں اور ان پر مسح کسی
صورت میں بھی جائز نہ ہو۔

اگرچہ کسی نے وضو کر کے خفین پہنے ہوئے ہوں تب بھی ان پر وضو کے دوران مسح کی اجازت
نہ ہو۔

اور اسی وجہ سے روافض و اہل تشیع موزوں پر مسح کے قائل نہیں۔ ۱۔

خفین پر مسح کے ثبوت کی احادیث و روایات

لیکن اگر کسی نے وضو کر کے خفین پہن لیے ہوں تو ان پر وضو کی ضرورت پڑنے پر مخصوص مدت تک مسح کرنا اتنی زیادہ قوی، فعلی، تقریری احادیث اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار سے ثابت ہے کہ جن کی تعداد محدثین کے نزدیک تو اترا یا مشہور درجے کو پہنچی ہوئی ہے۔ اور متواتر اور مشہور درجے کی احادیث سے قرآن مجید کے کسی حکم میں قید لگانا جائز ہوتا ہے۔ پس قرآن مجید کی آیت میں وضو کرتے وقت پیر دھونے کا حکم اُس صورت کے ساتھ خاص ہے، جبکہ خفین نہ پہنے ہوئے ہوں، اور اگر کسی نے خفین پہن رکھے ہوں، تو متواتر یا مشہور احادیث کے پیش نظر مخصوص مدت تک مسح کرنا جائز ہے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول و فعل سے ثابت ہے۔

۱۔ وَقَدْ ثَبَتَ بِالتَّوَاتُرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُوعِيَّةُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَوْلًا مِنْهُ وَفِعْلًا، كَمَا هُوَ مَقْرَّرٌ فِي كِتَابِ الْأَحْكَامِ الْكَبِيرِ مَعَ مَا يَحْتَاجُ إِلَى ذِكْرِهِ هُنَاكَ مِنْ تَأْيِيدِ الْمَسْحِ أَوْ عَدَمِهِ، أَوْ التَّفْصِيلِ فِيهِ، كَمَا هُوَ مَبْسُوطٌ فِي مَوْضِعِهِ.

وقد خالفت الروافض في ذلك بلا مُسْتَدِّ بَلْ بِجَهْلٍ وَضَلَالٍ، مَعَ أَنَّهُ ثَابِتٌ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ مِنْ رِوَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَمَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيُ عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ وَهُمْ يَسْتَبِيحُونَهَا، وَكَذَلِكَ هَذِهِ الْآيَةُ الْكَرِيمَةُ دَالَّةٌ عَلَى وَجُوبِ غَسْلِ الرَّجُلَيْنِ مَعَ مَا ثَبَتَ بِالتَّوَاتُرِ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَفْقِ مَا دَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ الْكَرِيمَةُ، وَهُمْ مُخَالِفُونَ لِذَلِكَ كُلِّهِ وَلَيْسَ لَهُمْ ذَلِيلٌ صَحِيحٌ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ، وَهَكَذَا خَالَفُوا الْأَئِمَّةَ وَالسَّلَفَ فِي الْكُفْبَيْنِ اللَّذَيْنِ فِي الْقَدَمَيْنِ فَعِنْدَهُمَا أَنَّهُمَا فِي ظَهْرِ الْقَدَمِ فَعِنْدَهُمَا فِي كُلِّ رَجُلٍ كَتَمٌ، وَعِنْدَ الْجُمْهُورِ أَنَّ الْكُفْبَيْنِ هُمَا الْعِظْمَانِ النَّائِتَانِ عِنْدَ مَفْصِلِ السَّاقِ وَالْقَدَمِ. قَالَ الرَّبِيعُ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: لَمْ أَعْلَمْ مُخَالَفًا فِي أَنَّ الْكُفْبَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرَهُمَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فِي الْوُضُوءِ هُمَا النَّائِتَانِ، وَهُمَا مُجْمَعُ مَفْصِلِ السَّاقِ وَالْقَدَمِ، هَذَا لَفْظُهُ، فَعِنْدَ الْأَئِمَّةِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ: فِي كُلِّ قَدَمٍ كَعْبَانِ، كَمَا هُوَ الْمَعْرُوفُ عِنْدَ النَّاسِ، وَكَمَا دَلَّتْ عَلَيْهِ السُّنَّةُ (تفسير ابن كثير، تحت سورة المائدة، آيت ٦، ذَكَرُ الْأَحَادِيثِ الْوَارِدَةِ فِي غَسْلِ الرَّجُلَيْنِ وَأَنَّهُ لَا بَدَ مِنْهُ)

خُفَّيْنِ پر مسح کا ثبوت اور جواز جن احادیث و روایات سے ثابت ہے، اُن میں سے کچھ احادیث و روایات ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں تاکہ ان کے متواتر یا مشہور ہونے کے موقف کو سمجھنے میں آسانی حاصل ہو۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت عروہ بن مغیرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، وَأَنَّهُ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ، وَأَنَّ مُغِيرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (بخاری، رقم الحديث ۱۸۲، باب: الرجل يوضؤ صاحبه)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت (رفع کرنے) کے لئے تشریف لے گئے (جب آپ واپس آئے) تو مغیرہ بن شعبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی ڈالنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے، اور اپنے سر کا مسح کیا، اور خُفَّيْنِ پر مسح کیا (بخاری)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيَّهِ، فَقَالَ: دَعُهُمَا، فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا (بخاری، رقم الحديث ۲۰۶، باب إذا أدخل رجله وهما طاهرتان)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا، تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کرنے کے وقت) میں

آپ کے خفین اُتارنے کے لئے آگے بڑھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ان کو رہنے دیجئے، میں نے ان کو پاکی کی حالت میں (یعنی وضو کرنے کے بعد) پہنا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن خفین پر مسح کیا (بخاری) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا (سنن الترمذی، رقم الحديث ۹۸، باب فی المسح علی الخفین ظاہرہما) ۱
ترجمہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خفین کے ظاہری (یعنی اوپر والے) حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا (ترمذی)

اور حضرت عروہ بن زبیر کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ (سنن أبی داود، رقم الحديث ۱۶۱، باب کیف المسح)
ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفین پر مسح کیا کرتے تھے (ابوداؤد)
اور حضرت ابوسلمہ کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ:

فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (سنن نسائی، رقم الحديث ۱، الإبعاد عند إرادة الحاجة)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور خفین پر مسح کیا (نسائی)

اور حضرت عبدالرحمن بن ابی نعم، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

۱ قال الترمذی:

حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَهُوَ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزُّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا يَذْكُرُ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا غَيْرُهُ، وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَبِهِ يَقُولُ: سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَأَحْمَدُ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَكَانَ مَالِكٌ يُشِيرُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزُّنَادِ.

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنْسِيتَ؟، قَالَ: بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ، بِهَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ (سنن أبي داود، رقم الحديث ۱۵۶، باب المسح على الخفين؛ مستدرک

حاکم، رقم الحديث ۶۰۶؛ المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۸۷۲) ۱

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کیا، تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ (موزے اُتارنا اور پیر دھونا) بھول گئے ہیں؟

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلکہ آپ بھول گئے ہیں، خفین پر مسح کرنے کا میرے رب عزوجل نے مجھے حکم فرمایا ہے (ابوداؤد)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی خفین پر مسح کی حدیث تھوڑے بہت الفاظ کے فرق کے ساتھ امام شعبی، قبیصہ بن زید اور کئی دیگر حضرات کی سند سے مروی ہے۔ ۲

۱۔ قال الحاكم:

قَدْ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلَى إِخْرَاجِ طُرُقِ حَدِيثِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَسْحِ، وَلَمْ يَخْرُجَا قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا أَمَرَنِي رَبِّي وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

وقال الذهبي: صحيح.

۲۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: وَضَأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَغَسَلْتُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، وَمَسَحْتُ بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَنْزِعُ خُفَّيْكَ؟

قَالَ: "لَا، إِنِّي أَذْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ، ثُمَّ لَمْ أَمْسِ خَافِيًا بَعْدُ" ثُمَّ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ (مسند أحمد، رقم الحديث ۱۸۱۴۱، مسند الكوفيين، حديث المغيرة بن شعبه)

في حاشية مسند احمد:

حديث صحيح.

عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ بُرْمَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: "خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَا كَانَ يُسَافِرُ، فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَالسَّحْرَ، أَنْطَلَقْتُ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي، فَضَرَبَ الْخَلَاءَ، ثُمَّ جَاءَ قَدْ عَا بَطْهُورَ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ صَبِيغَةُ الْكُمَيْنِ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (مسند أحمد، رقم الحديث ۱۸۱۷۰، مسند الكوفيين، حديث المغيرة بن شعبه)

في حاشية مسند احمد:

صحيح، وهذا إسناد حسن.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ

عَلَى الْخُفَّيْنِ (بخاری، رقم الحدیث ۲۰۲، باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے خفین پر مسح کیا (بخاری)

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے

روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اُن کو خبر دی کہ:

أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ (بخاری، رقم

الحدیث ۲۰۴، باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خفین پر

مسح کرتے ہوئے دیکھا (بخاری)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ہام بن حارث رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ قَامَ

فَصَلَّى فَسُئِلَ، فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ

هَذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ أَسْلَمَ

(بخاری، رقم الحدیث ۳۸۷، باب الصلاة فی الخفاف)

ترجمہ: میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا، اور اپنے خفین پر مسح کیا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، پھر اُن سے (اس کے متعلق) سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے، حضرت ابراہیم (اس حدیث کے ایک راوی) اس حدیث سے خوش ہوتے تھے، کیونکہ حضرت جریر آخری اسلام لانے والوں میں سے ہیں (بخاری)

اور حضرت ہمام بن حارث رحمہ اللہ سے ہی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:
رَأَيْتُ جَرِيرًا بَالَ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ (الأوسط فى السنن والإجماع والاختلاف لابن المنذر، رقم الرواية ۴۴۵، كتاب المسح على الخفين)
ترجمہ: میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا، پھر اپنے خفین پر مسح کیا (اوسط ابن منذر)

فائدہ: سورۃ مائدہ میں پیروں کے دھونے کا حکم دیا گیا ہے، اس سے یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ ممکن ہے کہ موزوں پر مسح کا حکم اس سورۃ کے نازل ہونے سے پہلے کا ہو، اور اس سورۃ کے نازل ہونے کے بعد مسح کی اجازت ختم ہو گئی ہو، اور ہر حال میں پیروں کے دھونے کا حکم ہو گیا ہو، مگر حضرت جریر رضی اللہ عنہ اس سورۃ کے نازل ہونے کے بعد اسلام لائے، اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا، جس سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ سورۃ مائدہ کی اس آیت سے موزوں پر مسح کا حکم منسوخ اور ختم نہیں ہوا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت شقیق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:
كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتَهَى إِلَى سُبَّاطَةِ قَوْمٍ، فَبَالَ

قَائِمًا فَتَنَحَّيْتُ فَقَالَ: أَذُنُهُ فَدَنَوْتُ حَتَّى قُمْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّأَ

فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ (مسلم، رقم الحديث ۲۷۳، باب المسح على الخفين)

ترجمہ: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، تو آپ ایک قوم کی گوری کے پاس آئے، جہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا (اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کسی عذر مثلاً بیٹھنے کی مناسب جگہ میسر نہ آنے کی وجہ سے تھا) تو میں دور ہٹ گیا، پھر (فراغت کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ قریب آئیے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایڑیوں کے پاس کھڑا ہو گیا، تو آپ نے وضو کیا، اور اپنے خفین پر مسح کیا (مسلم)

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابو عبد اللہ جدلی سے روایت ہے کہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟

فَقَالَ: لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةٌ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ (سنن الترمذی، رقم الحديث ۹۵، باب

المسح على الخفين للمسافر والمقيم) ۱

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خفین پر مسح کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسافر کے لئے تین دن، اور مقیم کے لئے ایک دن (تک مسح کرنا جائز ہے) (ترمذی)

۱ قال الترمذی:

وَذَكَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ صَحَّحَ حَدِيثَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمَسْحِ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ السَّجْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ بْنُ عَبْدِ، وَيُقَالُ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ، وَأَبِي بَكْرَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ، وَعُوفٍ بْنِ مَالِكٍ، وَأَبْنِ عُمَرَ، وَجَرِيرٍ.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَادَجَيْنِ، فَلَبَسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا (سنن أبی داود، رقم الحديث ۱۵۵، باب

المسح على الخفين، واللفظ له؛ ترمذی، رقم الحديث ۲۸۲۰) ۱

ترجمہ: (شاہ حبشہ) نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو سادہ اور سیاہ خفین ہدیہ بھیجے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہنا پھر وضو کے وقت ان پر مسح کیا (ابوداؤد، ترمذی)

اور حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ (مسلم، باب جَوَازِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ) ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں، اور اپنے خفین پر مسح کیا (مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ

۱۔ قال الترمذی:

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ذَلْهَمٍ "وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ ذَلْهَمٍ."

لَتَفْعَلُونَ ذَلِكَ، فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ سَعْدٌ لِعُمَرَ أَفَتِ ابْنُ أَخِي
فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ عُمَرُ كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَسِّحُ عَلَى خِفَافِنَا لَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا فَقَالَ : ابْنُ
عُمَرَ وَإِنْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ؟ قَالَ : نَعَمْ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ۵۴۶،

باب ما جاء في المسح على الخفين، واللفظ له؛ مسند احمد، رقم الحدیث ۲۳۷) ۱
ترجمہ: انہوں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو خفین پر مسح کرتے ہوئے
دیکھا، تو انہوں نے کہا کہ آپ یہ عمل کرتے ہو؟ پھر ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
پاس جمع ہوئے، تو حضرت سعد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ
میرے بھائی کے بیٹے کو خفین پر مسح کے متعلق فتویٰ دیجئے، تو حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے، ہم اپنے
موزوں پر مسح کرتے تھے، اس میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اگرچہ قضائے حاجت سے بھی آئے،
تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک (ابن ماجہ؛ مسند احمد)

اور حضرت عاصم بن عبید اللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْحَدَثِ تَوَضَّأَ، وَمَسَحَ
عَلَى الْخُفَّيْنِ (مسند احمد، رقم الحدیث ۱۲۸، مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ

عنہ) ۲

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو ٹوٹنے کے بعد وضو کرتے ہوئے
اور خفین پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے (مسند احمد)

۱۔ فی حاشیة مسند احمد: صحیح علی شرط الشیخین.

۲۔ فی حاشیة مسند احمد: صحیح لغيره.

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:
 رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ (مسند ابی داود
 الطيالسی، رقم الحديث ۱۴، أَحَادِيثُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، مَا رَوَاهُ عَنْهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)

ترجمہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خفین پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے (مسند ابی
 داؤد طایلسی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:
 إِذَا أَذْخَلَ الرَّجُلُ رِجْلَيْهِ فِي الْخُفَّيْنِ، وَهُمَا طَاهِرَتَانِ، ثُمَّ ذَهَبَ
 لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ . وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَمَرَ
 بِذَلِكَ عُمَرُ (الأوسط لابن المنذر، رقم الرواية ۴۳۹، كتاب المسح على الخفين)
 ترجمہ: جب آدمی اپنے پیر خفین میں داخل کرے، اور وہ دونوں پاؤں پاک ہوں
 (یعنی بے وضو نہ ہوں) پھر وہ قضاے حاجت کے لئے جائے، پھر نماز کے لئے
 وضو کرے، تو اپنے خفین پر مسح کر لے؛ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یہ بھی فرمایا
 کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس (یعنی خفین پر مسح) کا حکم فرمایا ہے
 (اوسط ابن منذر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت شریح بن ہانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:
 رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ
 ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلْمَسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْحَاضِرِ (صحیح ابن حبان، رقم الحديث
 ۱۳۲۲، ذكر البيان بأن الأمر بالمسح على الخفين أمر تريح وسعة دون حتم)

وایجاب، واللفظ له؛ نسائی، رقم الحديث ۱۲۸) ۱
ترجمہ: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کی مسافر کے لئے تین دن اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات کی اجازت دی (ابن حبان؛ نسائی)
اور حضرت شریح بن حانی رحمہ اللہ سے ہی روایت ہے کہ:

أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَتْ: عَلَيْكَ يَا بَنِي أَبِي طَالِبٍ، فَسَلُّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمَسَافِرِ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ (مسلم، كتاب الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين)

ترجمہ: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس خفین پر مسح کے بارے میں سوال کرنے کے لئے آیا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اس کے متعلق سوال کیجئے، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے (ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں بھی خفین پر مسح کی تفصیل اچھی طرح معلوم ہوگی) پھر ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن تین رات، اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات (مسح کے لئے) مقرر فرمائی (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے بھی خفین پر مسح کی حدیث مروی ہے۔ ۲

۱ فی حاشیة ابن حبان: إسناده صحيح على شرط مسلم.
۲ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نا ابْنُ حَنَانٍ، نا بَقِيَّةٌ، نا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي ثَابَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْخَزَاعِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مُنْذُ أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْمَائِدَةِ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (سنن الدارقطني، رقم الحديث ۷۴۶، باب المسح على الخفين)

حضرت عبدخیر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ،
وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ
خُفَّيْهِ (سنن أبی داود، رقم الحديث ۱۶۲، باب كيف المسح)

ترجمہ: اگر دین کا دار و مدار رائے پر ہوتا، تو موزے کا نچلا حصہ (جو زمین کی طرف
ہوتا ہے) مسح کرنے کے لئے اوپر والے حصے سے زیادہ بہتر ہوتا، اور میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خفین کے اوپر والے حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا
ہے (ابوداؤد)

حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

الْمَسَافِرُ يَمْسَحُونَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَالْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً
(الأوسط لابن المنذر، رقم الرواية ۴۴۰، كتاب المسح على الخفين)
ترجمہ: مسافر خفین پر تین دن تک مسح کرے، اور مقیم ایک دن اور ایک رات تک
(مسح کرے) (اوسط ابن منذر)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَأَمَرَنَا
بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ (سنن ابن ماجہ، رقم الحديث ۵۴۷، باب ما جاء في
المسح على الخفين)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خود بھی) خفین پر مسح کیا، اور ہمیں بھی
خفین پر مسح کا حکم فرمایا (ابن ماجہ)

حضرت ابو حازم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

رَأَيْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَهُوَ قَائِمٌ بَوَّلَ الشَّيْخَ الْكَبِيرَ يَكَاذُ يَسْبِقُهُ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا تَنْزِعُ؟ قَالَ: لَا، قَدْ رَأَيْتُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي

مَسَحَ عَلَيْهِمَا (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۵۸۱۷، عبد الله بن جعفر

بن نجیح المَدَنِي عن أبي حازم، واللفظ له؛ ورقم الحديث ۵۸۰۱، ورقم الحديث

۵۸۲۲) ۱

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ (کسی وجہ سے) کھڑے ہوئے بوڑھے آدمی کی طرح آگے کو جھک کر پیشاب کر رہے تھے، پھر انہوں نے وضو کیا، اور خفین پر مسح کیا، میں نے اُن سے عرض کیا کہ کیا آپ ان (خفین) کو اتارتے نہیں ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے سے بہتر شخصیت (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان (خفین) پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے (معجم کبیر طبرانی)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ إِذَا تَوَضَّأَ وَلَبَسَ خُفَّيْهِ، ثُمَّ أَحْدَثَ وَضُوءًا، أَنْ يَمْسَحَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً (سنن ابن ماجہ، رقم الحديث ۵۵۶، باب ما جاء في التوقيت في المسح

۱ قال ابن حجر:

إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ (المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانية، تحت رقم الحديث ۴۴)

للمقيم والمسافر؛ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحديث ۱۸۹۰؛ ابن خزيمة، رقم

الحديث ۱۹۲ ل

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے یہ اجازت دی کہ جب وہ وضو کر لے، اور اپنے خفین پہن لے، پھر اُس کے بعد اُس کا وضو ٹوٹے تو وہ تین دن اور تین رات تک مسح کرتا رہے، اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات تک (مسح کرتے رہنے کی اجازت دی) (ابن ماجہ؛ مصنف ابن ابی شیبہ؛ ابن خزيمة)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ (نسائي،

رقم الحديث ۱۰۵، باب المسح على العمامة)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خفین پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے (نسائي)

حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

دَخَلَ بِلَالٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْوَاقَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ أُسَامَةُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى (صحيح ابن حبان، رقم الحديث

ل قال الأعظمی فی تعلیق ابن خزيمة:

رجال إسناده ثقات غير المهاجر بن مخلد فهو لين الحديث كما قال أبو حاتم والحديث صحيح.

۱۳۲۳، ذکر الخبر المحدث قول من نفى جواز المسح على الخفين للمقيم إذا لم

يكن مسافراً، واللفظ له؛ مستدرک حاکم، رقم الحديث ۵۳۶) ۱

ترجمہ: حضرت بلال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف لے گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی (رفع) حاجت کے لئے تشریف لے گئے، پھر باہر تشریف لائے، حضرت أسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمل کیا، تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے، پھر وضو کیا، پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا، اور اپنے سر کا مسح کیا، اور خفین پر بھی مسح کیا، پھر نماز پڑھی (صحیح ابن حبان؛ مستدرک حاکم)

اور حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَيْنِ (المعجم

الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۱۰۶۵، أسامة بن زيد، وعبد الله بن رواحة، عن بلال رضي الله

عنهم)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور خفین پر مسح کیا (معجم کبیر طبرانی)

۱ قال الحاكم:

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهُوَ صَحِيحٌ عَلَى شَرِّطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ فِيهِ فَايِدَةً كَبِيرَةً وَهِيَ: أَنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَا حَدِيثَ صَفْوَانَ بْنِ عَمَّالٍ فِي مَسْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَيْنِ فِي الْحَضَرِ، وَذَكَرَ التَّوَقُّيْتُ فِيهِ، إِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى إِخْبَارِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَالْمُعْبِرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ . . . فَإِنَّ الْأَسَاقِيَّ مَجْلَّةً مَشْهُورَةً مِنْ مَحَالِّ الْمَدِينَةِ، وَالْحَدِيثُ مَشْهُورٌ بِدَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ الْقُرَّاءِ

وقال الذهبي: على شرطهما.

وفى حاشية ابن حبان: إسناده قوى، على شرط مسلم.

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت زہر بن حبیش رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ نَمْسَحَ عَلَى خِفَافِنَا وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ (نسائی، رقم الحديث ۱۲۷، باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر، واللفظ

لہ؛ ترمذی، رقم الحديث ۹۶؛ ابن ماجہ، رقم الحديث ۴۷۸) ۱

ترجمہ: میں نے حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے خفین پر مسح کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم مسافر ہوں، تو اپنے موزوں پر مسح کریں، اور ان کو نہ اُتاریں تین دن تک پیشاب پاخانے سے بھی اور نیند سے بھی، مگر یہ کہ جنابت لاحق (یعنی غسل واجب) ہو جائے (نسائی؛ ترمذی؛ ابن ماجہ)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ:

كُنَّا نَمْسَحُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ (المعجم الكبير للطبرانی، رقم

الحديث ۷۳۷۹، عاصم بن أبی النجود عن زر)

ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسافر کے لئے تین دن اور تین رات اور مقيم کے لئے ایک دن اور ایک رات تک مسح کیا کرتے تھے (معجم کبیر طبرانی)

۱۔ قال الترمذی: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابوادریس خولانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ:

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ (مسند أحمد، رقم

الحدیث ۲۳۹۹۵، حدیث عوف بن مالک الأشجعی الأنصاری) ۱

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں خفین پر مسح کا حکم فرمایا، مسافر کے لئے تین دن اور تین رات تک، اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات تک (مسند احمد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابو یوسف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْمَسْحِ عَنِ الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث

۱۳۱۸، باب المسح علی الخفین وغیرہما) ۲

ترجمہ: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے خفین پر مسح کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفین پر مسح کیا کرتے تھے (صحیح ابن حبان)

۱ فی حاشیہ مسند احمد: صحیح لغیرہ، وهذا إسناد حسن.

۲ فی حاشیہ ابن حبان: إسناده صحيح على شرط الشيخين.

اور حضرت ابو یوسف رحمہ اللہ سے ہی روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: اِمْسَحْ

عَلَيْهِمَا (الأوسط لابن المنذر، رقم الرواية ۴۴۷، كتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے خفین پر مسح کے بارے

میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ خفین پر مسح کیجئے (اوسط ابن منذر)

حضرت سعید بن عبد الرحمن بن رقیش اشعری رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى قُبَاءَ فَبَالَ ثُمَّ أَتَى بَوْضُوًّا فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ

وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ

جَاءَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى (موطا امام مالک، رقم الرواية ۱۰۲، ما جاء في المسح

على الخفين)

ترجمہ: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ قباء تشریف

لائے، پھر آپ نے پیشاب کیا، پھر وضو کا پانی لایا گیا، آپ نے وضو کیا، اپنا چہرہ

اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے، اور اپنے سر کا مسح کیا، اور خفین پر مسح کیا، پھر

مسجد میں تشریف لائے، اور نماز پڑھی (موطا امام مالک)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابوالاحوص سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

كُنَّا نَمْسَحُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَضَرِ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَفِي

السَّفَرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهَا (فوائد ابن أخي ميمى الدقاق، ۴۹۰)

ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضر (واقامت) کی حالت

میں ایک دن اور ایک رات اور سفر کی حالت میں تین دن اور تین رات تک

(خفین پر) مسح کیا کرتے تھے (فوائد ابن اثیری سی الدقاق)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ عمل کرنے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ خفین پر مسح کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریری سنت میں بھی داخل ہے۔
 حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
 وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمَسَافِرِ ، وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ (مصنف ابن ابی شیبہ، فی المسح
 عَلَى الْخُفَّيْنِ، رقم الحديث ۱۹۰۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خفین پر مسح کے بارے میں فرماتے
 تھے کہ مسافر کے لئے تین دن اور تین رات، اور مقيم کے لئے ایک دن اور ایک
 رات ہے (ابن ابی شیبہ)

حضرت عمرو بن حارث بن مطلق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:
 سَافَرْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، ثَلَاثًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ يَنْزِعْ خُفَّيْهِ
 (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۹۲۴۱، واللفظ له؛ الأوسط لابن المنذر، رقم
 الرواية ۴۴۲، كتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تین دن مدینے کی
 طرف سفر کیا، تو انہوں نے اپنے خفین نہیں اتارے (بلکہ اُن کے اوپر مسح کرتے
 رہے) (طبرانی: الأوسط ابن منذر)

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:
 أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَسَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانُوا
 يَمَسَحُونَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحديث ۱۸۹۵، فی المسح
 عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب، حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم خفین پر مسح کیا کرتے تھے (ابن ابی شیبہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابو زرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَدْخَلَ أَحَدُكُمْ رِجْلَيْهِ فِي خُفَّيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا؛ ثَلَاثًا لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمًا لِلْمُقِيمِ (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحديث ۱۸۹۳، فی المسح علی الخفین)
 ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے پاؤں خفین میں اس حالت میں داخل کرے کہ وہ (حدث سے) پاک ہوں، تو اُن پر مسح کر لے، مسافر ہو تو تین دن، مقیم ہو تو ایک دن تک (ابن ابی شیبہ)

اور حضرت ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يُحْدِثُ فَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ أَيَصْلِي قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ (صحیح ابن حبان، رقم الحديث ۱۳۳۲، ذکر الإباحة للماسح علی الخفین بعد الحدث الخ) ۱

۱۔ فی حاشیہ ابن حبان:

فضیل بن سلیمان: هو النمیری، ليس بالقوی یخطئ کثیراً، وإن خرج له الشیخان،

وباقی رجالہ ثقات، رجال الصحیح، وهو صحیح بشواہدہ.

وَقَالَ أَبُو عَمْرِو بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: وَمِمَّنْ رَوَيْنَا عَنْهُ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَأَنَّهُ أَمَرَ بِالْمَسْحِ عَلَيْهِمَا فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ بِالطَّرْقِ الْحَسَنِ فِي مَصْنَعِي بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدَ الرَّزَّاقِ. فَلَذَكَرَ جَمَاعَةٌ مِمَّنْ ذَكَرْنَا (عن سُفْيَانَ)، وَزَادَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ (وَأَبْنُ عَمْرٍو، وَسَلْمَانُ، وَبَلَالُ، وَعَمْرُو بْنُ أُمِيَّةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءِ الزَّبِيدِي) وَعِمَارُ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَلَمْ يَرَوْا عَنْ غَيْرِهِمْ مِنْهُمْ خِلَافَ إِلَّا الشَّيْءَ الَّذِي لَا يَثْبُتُ عَنْ عَائِشَةَ، وَأَبْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قُلْتُ: قَالَ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ: إِنَّهُ بَاطِلٌ لَا يَصَحُّ (البدر المنير لابن الملقن، ج ۳، ص ۵۱، باب المسح علی الخفین، الحديث الثامن)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا اور عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ ایک آدمی کا وضو ٹوٹ جاتا ہے، پھر وہ وضو کرتا ہے، اور اپنے خفین پر مسح کرتا ہے، کیا وہ نماز پڑھ سکتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں (صحیح ابن حبان)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت سماک بن حرب اور ابو الزبیر رحمہما اللہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۲۰۲۳، قيس بن الربيع الأسدي، عن سماك؛ المعجم

الاولى للطبرانی، رقم الحديث ۳۸۰۴) ۱۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کیا (طبرانی)

حضرت ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: أَلَسُنَّةٌ يَا أَبْنُ أَخِي (سنن الترمذی، رقم الحديث ۱۰۲، باب ما جاء في المسح على العمامة،

واللفظ له؛ مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، رقم الحديث ۱۹۰۹)

ترجمہ: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے خفین پر مسح کے بارے

میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ اے بھتیجے! یہ سنت ہے (ترمذی؛ ابن ابی شیبہ)

۱۔ قال الهيثمي:

رواه الطبرانی في الأوسط، وإسناده حسن - إن شاء الله (مجمع الزوائد، باب المسح على الخفين)

حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث میں روایت ہے کہ:

أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (مسند البزار، رقم الحديث ۳۸۵۵، مسند أبي

برزة الأسلمي رضي الله عنه) ۱

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور خفین پر مسح کیا (مسند بزار)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت مقسم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَشْهَدُ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (مسند البزار، رقم الحديث

۴۷۴۶، مسند ابن عباس رضي الله عنهما)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کیا

ہے (مسند بزار)

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمَسَحَ أَصْحَابُهُ (المعجم الكبير للطبرانی،

رقم الحديث ۱۲۲۳۷)

۱ قال الهيثمي:

رَوَاهُ الْبُزَارُ، وَفِيهِ عَبْدُ السَّلَامِ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ وَعَنْهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، فَإِنْ كَانَ ابْنُ حَرْبٍ، وَإِلَّا فَلَيْتَى لَمْ أَعْرِفْهُ (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۱۳۵۱، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم یہ بات جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خفین پر مسح کیا ہے (طبرانی)

حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۱۱۳۱۹) ۱

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک خفین پر مسح کرتے رہے (طبرانی)

اور حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۱۲۴۲۳)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خفین پر مسح مقيم کے لئے ایک دن اور ایک رات تک، اور مسافر کے لئے تین دن اور تین رات تک ہے (طبرانی)

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثٌ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ (مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، رقم الحديث ۱۹۰۵، فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسافر کے لئے تین دن تین

۱ قال الهيثمي:

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي لَيْلَى، وَهُوَ ضَعِيفٌ لِسُوءِ حِفْظِهِ (مَجْمَعُ الزَّوَادِ، تَحْتَ رَقْمِ الْحَدِيثِ ۱۳۷۲، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

رات، اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات (خفین پر مسح کرنے کے لئے مقرر) ہے (ابن ابی شیبہ)

اور حضرت موسیٰ بن سلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَسْحِ، عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ (الأوسط لابن المنذر، رقم الحديث ۴۲۳، كتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے خفین پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ مسافر کے لئے تین دن اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات (مقرر) ہے (اوسط ابن منذر)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ خفین پر مسح کے جواز کے قائل تھے، اور بعض روایات سے جو یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے سورۃ مائدہ کے نزول کے بعد خفین پر مسح کے مسئلہ کے بارے میں تا مل کا اظہار فرمایا، تو ممکن ہے کہ اُس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے علم میں یہ بات نہ آئی ہو، اور بعد میں آپ کے علم میں یہ بات آگئی ہو۔ ۱

حضرت عبداللہ بن رواحہ و اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی حدیث

حضرت عبداللہ بن رواحہ و اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

۱ عَنْ فَطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ عِكْرَمَةَ كَانَتْ يَقُولُ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَبَقَ الْكِتَابُ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، قَالَ: كَذَبَ عِكْرَمَةُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: "امْسَحْ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَإِنْ خَرَجْتَ مِنَ الْخَلَاءِ". وَكَذَلِكَ رَوَاهُ وَكِيعٌ وَغَيْرُهُ عَنْ فَطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ. وَيَحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَوَى عَنْهُ عِكْرَمَةُ، ثُمَّ لَمَّا جَاءَهُ التَّبَيُّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَسْحَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ قَالَ مَا قَالَ عَطَاءٍ (سنن كبرى للبيهقي، رقم الحديث ۱۲۹۳، باب الرخصة في المسح على الخفين)

(المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۴۳۹، ما أسند عبد الله بن رواحة رضي الله

عنه)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور خفین پر مسح کیا (طبرانی)

حضرت شریدرضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت عمرو بن شرید اپنے والد حضرت شریدرضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (المعجم الكبير

للطبرانی، رقم الحديث ۷۲۸)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کیا (طبرانی)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى خُفَيْهِ (المعجم

الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۴۵۷۹) ۱

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خفین پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے (طبرانی)

حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت علی بن مدرک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

رَأَيْتُ أَبَا أَيُّوبَ نَزَعَ خُفَيْهِ، فَنَظَرُوا إِلَيْهِ.

۱ قال الهيثمي:

رواه الطبرانی في الكبير، وإسناده حسن (مجمع الزوائد، باب المسح على الخفين)

فَقَالَ: أَمَّا إِنِّي قَدْ "رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسِّحُ عَلَيْهِمَا، وَلَكِنْ حُبَّ إِلَيَّ الْوَضُوءُ" (مسند أحمد، رقم الحديث ۲۳۵۷۴، حديث أبي أيوب الأنصاري) ۱

ترجمہ: میں نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے خفین اتارے، لوگوں نے آپ کی طرف دیکھا۔ تو حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خفین پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے، لیکن مجھے پیروں کا دھونا زیادہ پسند ہے (مسند احمد)

اس سے معلوم ہوا کہ اس وقت لوگ خفین پر مسح کے قائل تھے، اسی لیے انہیں حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کے خفین اتارنے پر تعجب ہوا، اور بعض اہل علم حضرات خفین پر مسح کے جائز ہونے کے قائل ہونے کے باوجود بعض حالات میں پیر دھونے کے افضل ہونے کے قائل ہیں۔ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ (الأوسط لابن المنذر، رقم الرواية ۴۴۹، كتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ خفین پر مسح کا حکم فرماتے تھے (اوسط ابن منذر)

اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ:

نُبِّئْتُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ يَأْمُرُ أَصْحَابَهُ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ (مصنف ابن أبي شيبة، في المسح على الخفين، رقم الرواية ۱۹۱۵)

ترجمہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو خفین پر مسح کا حکم فرماتے تھے (ابن ابی شیبہ)

۱۔ فی حاشیہ مسند احمد: إسناده صحيح على شرط الشيخين.

حضرت ابوامامہ وثوبان رضی اللہ عنہما کی حدیث

حضرت ابوامامہ اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ مَا بَالَ
(المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۷۵۵۰)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کرنے کے بعد (وضو کے وقت) خفین پر
مسح کیا (طبرانی)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ
وَصَلَّى (حديث أبي الفضل الزهري، رقم الحديث ۱۶۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور اپنے خفین پر مسح کیا، اور نماز
پڑھی (حدیث ابوفضل زہری)

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت علاء بن عرار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ، أَنَّهُ بَالَ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ظُهُورَ
الْقَدَمَيْنِ (السنن الكبرى للبيهقي، رقم الحديث ۱۳۹۳، باب الاقتصار بالمسح على
ظاهر الخفين)

ترجمہ: حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا، اور

اپنے خفین پر مسح کیا قدموں کی پشت پر (سنن کبریٰ بیہقی)

حضرت ابو العلاء رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ:

بَعَثَنَا عَلَيَّ إِلَى صِفِّينَ ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا قَيْسَ بْنِ سَعْدٍ ، خَادِمَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَرْنَا حَتَّى أَتَيْنَا مَسْكَنَ ، فَرَأَيْتُ قَيْسًا
بَالَ ثُمَّ أَتَى شَطَّ دَجَلَةَ فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ، فَرَأَيْتُ أَثَرَ
أَصَابِعِهِ عَلَى خُفَّيْهِ (مصنف ابن أبي شيبة، رقم الحديث ۱۹۱۹، في المسح على
الخُفَّينِ)

ترجمہ: ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صفین کی طرف بھیجا، اور ہمارا امیر
حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو بنایا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے خادم تھے، پھر ہم چلے، یہاں تک کہ مسکن تک پہنچ گئے، میں نے حضرت قیس
کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا، پھر دریائے دجلہ کے کنارے پر تشریف
لائے، اور وضو کیا، اور اپنے خفین پر مسح کیا، میں نے آپ کی انگلیوں کے (مسح
کے) اثر کو آپ کے خفین پر دیکھا (ابن ابی شیبہ)

اور حضرت یریم بن اسعد سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

كُنْتُ مَعَ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، وَقَدْ خَدَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ
سِنِينَ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ، فَأَمَّا نَا وَنَحْنُ عَشْرَةُ آلَافٍ (الوسط
لابن المنذر، رقم الرواية ۴۵۱، كتاب المسح على الخفین)

ترجمہ: میں حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، جنہوں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی سات سال خدمت کی، آپ نے وضو کیا، اور اپنے خفین پر مسح کیا، پھر
ہماری امامت کرائی، اور ہم دس ہزار افراد تھے (وسط ابن منذر)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت سماک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَأَى جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ (الأوسط لابن المنذر، رقم

الحديث ۴۴۴، كتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو خفین پر مسح کرتے ہوئے

دیکھا (اوسط ابن منذر)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت موسیٰ بن علی اپنے والد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَجَعَ مِنْ جَنَازَةٍ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْنِ

(الأوسط لابن المنذر، رقم الحديث ۴۴۸، كتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: میں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو ایک جنازے سے لوٹتے

ہوئے دیکھا، آپ نے وضو کیا، اور خفین پر مسح کیا (اوسط ابن منذر)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت ابوالاسود رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: عَلَيَّكُمْ بِهِذِهِ الْخِفَافِ السُّودِ فَلَبِسُوهَا،

فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ تَمْسَحُوا عَلَيْهَا (مصنف ابن أبي شيبة، رقم الحديث ۱۹۱۲، في

المسح على الخفين)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم یہ کالے موزے پہننے کا

اہتمام کرو، یہ اس بات کے زیادہ لائق ہیں کہ ان پر تم مسح کرو (ابن ابی شیبہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت عیاض بن نضلہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

خَرَجْنَا مَعَ أَبِي مُوسَى فِي بَعْضِ الْبَسَاتِينِ، فَأَتَى عَلَى أَبُو مُوسَى،
وَأَنَا أُرِيدُ، أَنْ أَخْلَعَ خُفِّي، فَقَالَ: أَقْرِهْمَا وَامْسَحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى
تَضَعَهُمَا حَيْثُ تَنَامُ (الأوسط لابن المنذر، رقم الحديث ۴۵۲، كتاب المسح

على الخفين، واللفظ له؛ مصنف ابن أبي شيبة، رقم الحديث ۱۹۱۰)

ترجمہ: ہم حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بعض باغوں میں گئے، میرے پاس حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، اور میں نے یہ چاہا کہ اپنے خفین اُتاروں تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کو پہنے رکھئے، اور ان پر مسح کیجئے، یہاں تک کہ جب آپ سوئیں تو ان کو اُتار دیں (اوسط ابن منذر)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت عبادہ بن ولید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّهُ سَافَرَ مَعَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي سَعِيدٍ، فَكَانَا يَمْسَحَانِ عَلَى
الْخُفَّيْنِ (الأوسط لابن المنذر، رقم الحديث ۴۵۴، كتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کیا، یہ دونوں حضرات خفین پر مسح کرتے تھے (اوسط ابن منذر)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت مطرف بن عبد اللہ بن ثخیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

دَخَلْتُ عَلَى عَمَارٍ، فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ فِي الْخَلَاءِ، فَخَرَجَ فَتَوَضَّأَ،

وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحديث ۱۹۲۲، فی المسح

عَلَى الْخُفَّيْنِ، واللفظ له؛ الأوسط لابن المنذر، رقم الحديث ۴۵۵)

ترجمہ: میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اور اُس وقت آپ بیٹھ
الخلاء میں تھے، آپ (فارغ ہو کر) باہر تشریف لائے، اور وضو کیا، اور خفین پر مسح
کیا (ابن ابی شیبہ)

حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت سعید بن قطن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ:

يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ (الأوسط لابن

المنذر، رقم الحديث ۴۵۶، كتاب المسح على الخفين؛ شرح معاني الآثار، رقم

الحديث ۵۴۰)

ترجمہ: مسافر تین دن اور تین رات اور مقيم ایک دن اور ایک رات تک (خفین
پر) مسح کر سکتا ہے (اوسط ابن منذر، شرح معانی الآثار)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ فَقَالَ مَسَحَ عَلَيْهِمَا

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحديث ۱۸۹۶، فی المسح على الخفين)

ترجمہ: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے خفین پر مسح کے بارے میں سوال
کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ ان پر مسح کر لیجیے (ابن ابی شیبہ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رحمہ اللہ اپنے والد حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ:

اِنَّهُ مَسَحَ عَلٰی الْخُفَّيْنِ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۹۱۴، فی المسح علی الخُفَّيْنِ)
ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے خفین پر مسح کیا (ابن ابی شیبہ)

خفین پر مسح متواتر المعنی یا مشہور احادیث سے ثابت ہے

خفین پر مسح کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے اتنی کثرت کے ساتھ ہے کہ جس کے انکار کی گنجائش نہیں، محدثین کے نزدیک اپنی کثرت کی وجہ سے وہ احادیث و روایات معنوی اعتبار سے متواتر یا کم از کم مشہور درجے کو پہنچی ہوئی ہیں۔

ان احادیث کی وجہ سے امت کا اس پر اجماع ہو گیا کہ قرآن مجید میں پاؤں دھونے کا حکم اس صورت کے ساتھ مخصوص ہے، جب خفین نہ پہنے ہوں اور اگر وضو کر کے خفین پہن رکھے ہوں، تو اس صورت میں وضو کے دوران ان پر ایک مخصوص مدت تک مسح کرنا جائز ہے۔ ۱

۱۔ المسح علی الخفین أوردھا فی الأزھار من حدیث المغیرة ابن شعبہ وعمر بن الخطاب وعلی بن أبی طالب وسعد بن أبی وقاص وبلال وبریدة وجریر البجلی وحذیفہ وعمرو بن أمیة الضمری وأبى بن عمارة وأوس بن أبی أوس الثقفی وخزیمة بن ثابت وصفوان بن عسال وجابر بن عبد الله وأبى بکرة وأنس وسهل بن سعد الساعدي وعوف بن مالک الأشجعی وعائشة وميمونة وثوبان وأبى أيوب الأنصاری وأبى هريرة وأسامة بن زيد وأسامة بن شریک وجابر بن سمرہ وربیعہ بن کعب الأسلمی والشريد وعبادة بن الصامت وعبد الله بن رواحة وابن عباس وابن عمر وابن مسعود وعبد الرحمن بن حنينة وعصمة وعمرو بن حزم وزمزم والدعوسجة ومقل بن يسار ويعلى بن مرة وأبى أمامة الباهلی وابن برة الأسلمی وأبى سعید الخدری وأبى طلحة وشیب بن غالب وزید بن خریم ومرسل الضحاک ستة وأربعین نفساً (قلت) أوردھا أيضا الحافظ ابن حجر فی تخریج أحادیث الهدایة عن مثل هذا العدد إلا أنه ذکر مما لم یذکره فی الأزھار أبی بکر الصديق وسلمان ویسار جد عبد الله بن مسلم بن يسار وأم أسعد الأنصاریة وخالد بن عرفطة وعبد الرحمن بن بلال وعمرو بن بلال والبراء بن عازب ومالك بن سعد ومالك ابن ربيعة السلولي أبی مریم والد برید وأبى ذر الغفاری فهؤلاء أحد عشر إلى ستة وأربعین بسبع وخمسين ﴿بقية حاشيا﴾ لکھے پرملاحظہ فرمائیں ﴿

اور اسی وجہ سے جو شخص خفین پر مسح کا قائل نہ ہو، اُس کے بارے میں محدثین و فقہائے کرام

﴿گزشتہ صفحہ کا نتیجہ حاشیہ﴾ و تقدم فی الکلام علی حدیث من کذب علی الخ ویاتی قریبا ایضا أن ممن رواه أعنی حدیث المسح هذا العشرة المبشرين بالجنة ولم يذكر منهم هنا عثمان بن عفان وطلحة بن عبيد الله وسعيد بن زيد والزبير بن العوام وعبد الرحمن ابن عوف وأبو عبيدة بن الجراح وهم ستة إلى سبع وخمسين بثلاث وستين وعد الكمال ابن الهمام في فتح القدير ممن رواه أيضا أبا موسى الأشعري وعمرو بن العاص وعبد الله بن الحارث بن جزء ثلاثة إلى ثلاث وستين بست وستين وباب الزياضة مفتوح وقد ذكر البزار أنه روى عن المغيرة بن شعبة من نحو ستين طريقا وذكر ابن منده منها خمسة وأربعين وقال الإمام أحمد في المسح على الخفين أربعون حديثا مرفوعة وموقوفة وقال ابن أبي حاتم فيه عن أحد وأربعين وقال ابن عبد البر في الاستدكار رواه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو أربعين من الصحابة ونقل ابن المنذر عن الحسن البصري قال حدثني سبعون من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يمسح على الخفين وذكر أبو القاسم ابن منده أسماء من رواه في تذكرته فبلغ ثمانين صحابيا وسرد الترمذی منهم جماعة والبيهقي في سننه جماعة وابن عبد البر جماعة والكمال بن الهمام في فتح القدير جماعة وفي فتح المغيث للسخاوي جمع بعض الحفاظ رواه من الصحابة فجاوزوا الثمانين قال وصرح جمع من الحفاظ بأن المسح على الخفين متواتر وعبارة ابن عبد البر منهم روى المسح على الخفين عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو أربعين من الصحابة واستفاض وتواتر وسبقه أحمد فقال ليس في قلبي في المسح على الخفين شيء فيه أربعون حديثا عن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رفعوا إلى النبي صلى الله عليه وسلم وما وقفوا اهـ . وفي فتح الباري صرح جمع من الحفاظ بأن المسح على الخفين متواتر وجمع بعضهم رواه فجاوزوا الثمانين منهم العشرة وفي ابن أبي شيبة وغيره عن الحسن البصري حدثني سبعون من الصحابة بالمسح على الخفين اهـ . ومثله للزرقاني في شرح الموطأ وفي فيض القدير وقد بلغت أحاديث المسح على الخفين التواتر حتى قال الكمال بن الهمام قال أبو حنيفة ما قلت به حتى جاءني فيه مثل ضوء النهار وعنه أخاف الكفر على من لم ير المسح على الخفين لأن الآثار التي جاءت فيه في حيز التواتر اهـ . وفي شرح العقائد النسفية للمعد قال الكرخي إنى أخاف الكفر على من لا يرى المسح على الخفين لأن الآثار التي جاءت فيه في حيز التواتر اهـ . وفي المعلم للمازري أما جواز المسح فالحجة له الأحاديث الواردة في المسح وقد ذكر بعض التابعين من بلوغها في الكثرة ما دل على أنها ترتفع عن رتبة أخبار الآحاد وتلتحق بما هو متواتر في المعنى والمفهوم اهـ . وقد نقله عياض في الاكمال والنصوص بتواتره كثيرة ولكن تواتره كما نقلناه عن المازري وعياض معنوى لا لفظي وقد صرح بذلك أيضا السيوطي في شرحه لألفية العراقي كما نقلناه عنه في الكلام على حديث من كذب على الخ فراجع به هذه النصوص التي نقلناها يرد قول من قال أنه مشهور قريب من المتواتر أو شبهه به راجع التحرير لابن الهمام وشرحه لابن أمير الحاج وقد قال ابن القصار من أئمتنا المالكية إنكاره فسق وابن حبيب لا ينكره إلا مخذول وسئل أنس ابن مالك عن السنة والجماعة فقال أن تحب الشيخين يعني أبا بكر وعمر ولا تطعن في الحسنين يعني ابني علي والزهراء وتمسح على الخفين وسئل أبو حنيفة أيضا عن مذهب أهل السنة والجماعة فقال هو أن يفضل الشيخين وأن يحب الختتين يعني عثمان وعلياً وأن يرى المسح على الخفين (نظم المتناثر، المسح على الخفين)

نے سخت تنقید فرمائی ہے۔

جلیل القدر تابعی حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

مَسَحَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَمَنْ تَرَكَ ذَلِكَ رَغْبَةً عَنْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ (مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، رَقْمُ الْحَدِيثِ ۱۸۹۷، فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے خفین پر مسح کیا ہے، پس جو شخص اس کو بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے ترک کر دیتا ہے، تو وہ شیطان سے تعلق رکھتا ہے (ابن ابی شیبہ)

امام ابوبکر ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

وَمِمَّنْ رَوَيْنَا عَنْهُ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَأَمَرَ بِالْمَسْحِ عَلَيْهِمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، وَأَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ، وَأَبُو أَمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَأَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَجَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ، وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَحَدِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَرَوَى ذَلِكَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، وَخَارِجَةَ بِنِ حَدَّافَةَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَبِلَالٍ، وَرَوَيْنَا عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَبْعُونَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (الأوسط لابن بکر ابن المنذر، تحت رقم الحديث ۴۳۸،

کتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے وہ حضرات کہ جن کے خفین پر مسح کرنے اور ان کے خفین پر مسح کا حکم فرمانے کی روایات ہم تک پہنچیں، حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت جریر بن عبداللہ اور حضرت انس بن مالک اور حضرت عمرو بن عاص اور حضرت ابویوب انصاری اور حضرت ابوامامہ باہلی اور حضرت سہل بن سعد اور حضرت قیس بن سعد اور حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی اور حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت البوسعید خدری اور حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ابوزید انصاری اور حضرت جابر بن سمرہ اور حضرت ابوسعود انصاری اور حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت براء بن عازب اور حضرت معقل بن یسار اور حضرت خارجہ بن حذافہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم ہیں، اور ہمیں حضرت حضرت حسن کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر صحابہ کرام نے (بالواسطہ یا بلا واسطہ) یہ بیان کیا کہ انہوں نے خفین پر مسح کیا ہے (اوسط ابن منذر)

اور امام ابوبکر بن منذر رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں کہ:

وَكَانَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ فِيمَنْ تَبِعَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَرَوْنَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ وَأَهْلُ الْبَصْرَةِ، وَكَذَلِكَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، وَمَنْ

تَبِعَهُمْ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَبِهِ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَمَنْ وَافَقَهُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، وَكَذَلِكَ قَالَ مَكْحُولٌ، وَأَهْلُ الشَّامِ، وَبِهِ قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَالْأَوْزَاعِيُّ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ، وَأَبُو ثَوْرٍ، وَأَصْحَابُ الرَّأْيِ، وَأَجْمَعَ كُلُّ مَنْ نَحْفَظُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَكُلُّ مَنْ لَقِيتُ مِنْهُمْ عَلَى الْقَوْلِ بِهِ، وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اخْتِلَافٌ أَنَّهُ جَائِزٌ، قَالَ وَذَلِكَ أَنَّ كُلَّ مَنْ رَوَى عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ ذَلِكَ. قَالَ أَبُو بَكْرِ: وَإِنَّمَا أَنْكَرَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ مَنْ أَنْكَرَ الرَّجْمَ وَأَبَاحَ أَنْ تُنَكَّحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَعَلَى خَالَتِهَا، وَأَبَاحَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا الرُّجُوعَ إِلَى الزَّوْجِ الْأَوَّلِ إِذَا نَكَحَهَا الثَّانِي، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَأَسْقَطَ الْجِلْدَ عَمَّنْ قَذَفَ مُحْصَنًا مِنَ الرِّجَالِ، وَإِذَا ثَبَتَ الشَّيْءُ بِالسَّنَةِ وَجَبَ الْأَخْذُ بِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ عُذْرٌ فِي تَرْكِهِ، وَلَا التَّخَلُّفُ عَنْهُ (الأوسط لابن بكير ابن المنذر، رقم الحديث ۴۵۷، كتاب المسح

على الخفين)

ترجمہ: اور حضرت عطاء بن ابی رباح جن کی اہل مکہ نے اتباع کی، وہ خفین پر مسح کے قائل ہیں، اور یہی قول حضرت حسن اور بصرہ کے حضرات کا ہے، اور یہی قول حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت سلمہ بن ابوزبیر اور سلیمان بن یسار اور ان کی مدینہ منورہ میں اتباع کرنے والوں کا ہے، اور یہی قول امام شعی اور کوفہ کے ان کی موافقت کرنے والوں کا ہے، اور یہی قول حضرت مکحول اور شام کے حضرات کا ہے، اور یہی قول حضرت مالک بن انس اور امام اوزاعی اور سفیان ثوری اور امام

شافعی اور امام احمد، اور اسحاق اور ابو ثور اور اصحاب رائے و احناف کا ہے، اور ہماری معلومات کی حد تک اس پر تمام اہل علم کا اجماع ہے، اور جس (صاحب علم) سے بھی میں نے ملاقات کی، اس کا قائل پایا، اور ہمیں حضرت ابن مبارک کی یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ خفین پر مسح کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ یہ جائز ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جن اصحاب سے یہ مروی ہے کہ انہوں نے خفین پر مسح کو ناپسند کیا، تو اُن سے اس کے خلاف بھی مروی ہے؛ امام ابو بکر ابن منذر فرماتے ہیں کہ بس خفین پر مسح کا انکار اُن لوگوں نے ہی کیا جنہوں نے (زنا کی سزا) رجم کا انکار کیا، اور انہوں نے اس بات کو جائز قرار دیا کہ عورت اور اس کی پھوپھی اور خالہ کو نکاح میں جمع کیا جائے، اور جس عورت کو تین طلاقیں دیدی گئی ہوں اُس کے پہلے شوہر کی طرف لوٹنے کو جائز قرار دیا، جبکہ دوسرا شخص صرف اُس سے نکاح کر لے، اور اُس سے صحبت نہ کرے، اور انہوں نے اُس شخص سے کوڑے کی سزا کو ساقط قرار دیا، جو پاکدامن لوگوں کو تہمت لگا دے، اور جب کوئی چیز سنت کے ذریعے سے ثابت ہو جائے، تو اُس کا اختیار کرنا ضروری ہو جاتا ہے، اور کسی کے لئے اُس کے چھوڑنے کی گنجائش نہیں ہوتی، اور نہ اُس کی مخالفت کرنے کی (اوسط ابن منذر)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ بخاری شریف کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

وَقَدْ صَرَّحَ جَمْعٌ مِّنَ الْحُفَّاطِ بِأَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ مُتَوَاتِرٌ وَجَمَعَ بَعْضُهُمْ رُؤَاؤَهُ فَجَاوَزُوا الثَّمَانِينَ وَمِنْهُمْ الْعَشْرَةُ (فتح الباری ج ۱، کتاب الوضوء، باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: حدیث کے حفاظ کی ایک بڑی جماعت نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ خفین پر مسح کا حکم متواتر ہے، بعض حضرات نے خفین کے مسح کی روایت کرنے

والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد کو جمع کیا تو ان کی تعداد اسی سے بھی زیادہ تھی، جن میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں (فتح الباری)

اور مفسر علامہ ابوبکر بکری صاحب رحمہ اللہ اپنی تفسیر احکام القرآن میں فرماتے ہیں کہ:

وَالْأَصْلُ فِيهِ أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ أَنَّ مُرَادَ الْآيَةِ الْغُسْلُ عَلَى مَا قَدَّمْنَا فَلَوْ لَمْ تَرِدِ الْأَثَارُ الْمُتَوَاتِرَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لَمَّا أَجَزْنَا الْمَسْحَ، فَلَمَّا وَرَدَتْ الْأَثَارُ الصَّحَاحُ وَاحْتَجَّجْنَا إِلَى اسْتِعْمَالِهَا مَعَ الْآيَةِ اسْتَعْمَلْنَاهَا مَعَهَا عَلَى مُوَافَقَةِ الْآيَةِ فِي احْتِمَالِهَا لِلْمَسْحِ وَتَرَكْنَا الْبَاقِيَ عَلَى مُقْتَضَى الْآيَةِ وَمُرَادِهَا وَلَمَّا لَمْ تَرِدِ الْأَثَارُ فِي جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَيْنِ فِي وَزْنٍ وَرُودِهَا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَبْقَيْنَا حُكْمَ الْغُسْلِ عَلَى مُرَادِ الْآيَةِ وَلَمْ نُنْقِلْهُ عَنْهُ (احکام القرآن جصاص، الجزء الثاني، المسح على الجورين)

ترجمہ: اس سلسلے میں قاعدے اور اصول کی بات یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیت کی مراد سے پاؤں کا دھونا ثابت ہوتا ہے، جیسا کہ پیچھے گزرا؛ لہذا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خفین پر مسح کی متواتر احادیث ثابت نہ ہوتیں تو ہم خفین پر مسح کو جائز قرار نہ دیتے۔ لیکن جب صحیح احادیث و آثار اس سلسلہ میں سامنے آئے اور ہم ان کو قرآن مجید کی آیت کے ساتھ استعمال و اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے تو ہم نے ان احادیث و آثار کو قرآنی آیت کے ساتھ اس طرح اختیار کیا کہ آیت مسح کا احتمال رکھتی تھی، اس کی موافقت ہو گئی اور باقی کو ہم نے قرآنی آیت کے اصل مقتضی و مراد (یعنی دھونے کے حکم) پر رہنے دیا۔ اور کیونکہ جرابوں پر مسح کی احادیث اس وزنی طریقے سے مروی نہیں ہیں جس وزنی طریقے سے خفین پر مسح کی احادیث مروی ہیں؛ اس لیے ہم نے وہاں قرآنی آیت کی اصل مراد یعنی پاؤں

دھونے کے حکم کو برقرار رکھا ہے اور اس حکم کو (خفین کے علاوہ) دوسری چیز (یعنی عام جرابوں) کی طرف منتقل نہیں کیا (احکام القرآن ج ۵ ص ۱۰۷)

اور تفسیر مظہری میں ہے کہ:

فَالْحُجَّةُ لِلْجَمْعِ أَنَّ حَدِيثَ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ مُتَوَاتِرٌ بِالْمَعْنَى يَجُوزُ بِهِ نَسْخُ الْكِتَابِ صَرَّحَ جَمْعٌ مِنَ الْحُفَاطِ بِأَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ مُتَوَاتِرٌ وَجَمَعَ بَعْضُهُمْ رُؤَاةَ فَجَاوَزَ الثَّمَانِينَ مِنْهُمْ الْعَشْرَةَ الْمُبَشَّرَةَ وَرَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرُهُ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ حَدَّثَنِي سَبْعُونَ مِنَ الصَّحَابَةِ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ مَا قُلْتُ بِالْمَسْحِ حَتَّى جَاءَنِي فِيهِ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ وَعَنْهُ أَخَافُ الْكُفْرَ عَلَى مَنْ لَمْ يَرِ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ أَحْمَدُ لَيْسَ فِي قَلْبِي مِنَ الْمَسْحِ شَيْءٌ فِيهِ أَرْبَعُونَ حَدِيثًا عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَفَعُوا وَمَا وَقَفُوا (التفسير المظهری، سورة المائدة، تحت آیت ۶)

ترجمہ: جمہور کی دلیل یہ ہے کہ خفین پر مسح کا جائز ہونا متواتر المعنی کے طور پر ثابت ہے کہ جس کے ذریعے کتاب (اللہ) کا نسخ بھی جائز ہے، حفاظ کی جماعت نے وضاحت کی ہے کہ خفین پر مسح متواتر ہے، اور ان (حفاظ) میں سے بعض نے اس کے راویوں کی تعداد کو شمار کیا تو اسی سے زیادہ تعداد ہو گئی، ان اسی میں دس عشرہ مبشرہ (یعنی جنت کی صریح خوشخبری یافتہ) صحابہ بھی شامل ہیں، اور ابن ابی شیبہ وغیرہ نے حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ صحابہ کرام میں سے ستر نے مجھ سے خفین پر مسح کرنے کو بیان کیا ہے۔

(امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے (خفین پر) مسح (کرنے) کو اس

وقت تک نہیں بیان کیا جب تک کہ یہ (مسئلہ) میرے نزدیک روشن دن کی طرح واضح نہ ہو گیا، اور انہی (امام ابوحنیفہ) سے روایت ہے کہ مجھے اُس شخص پر کفر کا خطرہ ہے جو خفین پر مسح کو جائز نہیں سمجھتا، اور (امام) احمد نے فرمایا کہ میرے دل میں (خفین پر) مسح (کے جائز ہونے) پر کوئی شبہ نہیں، اس (مسئلہ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے مرفوعاً اور موقوفاً چالیس حدیثیں ثابت ہیں (تفسیر مظہری)

اور علامہ شیخ ابراہیم حلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

قَدْ ثَبَتَ الْمَسْحُ بِالْأَخْبَارِ الْمُسْتَفِيضَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَوْلًا وَقَعْلًا رَوَاهُ قَوْلًا عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَصَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ وَخُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَوْفُ بْنُ مَالِكٍ وَعَائِشَةُ وَفَعْلًا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَالْعَبَادَةُ الثَّلَاثَةُ وَالْمُعِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ وَصَفْوَانُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلِيمَانُ بْنُ بُرَيْدَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَجَابِرٌ وَعُمَرُ وَبْنُ حَزَامٍ وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ وَثَوْبَانُ وَعُمَرُ وَبْنُ أُمَيَّةَ الضَّمِيرِيُّ وَبِلَالٌ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَأَبُو أَمَامَةَ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَرِثِ بْنُ جُزْءٍ وَعَبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِ وَيَعْلَى بْنُ مَرَّةٍ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَلِيمَانُ وَأَبُو أَيُّوبَ وَحَذِيفَةُ وَعَائِشَةُ وَأُمُّ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّةُ

(غنية المستملی المعروف حلبی کبیر صفحہ ۱۰۴، فصل فی المسح علی الخفین)

ترجمہ: اور خفین پر مسح کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوی و فعلی کثیر احادیث سے ثابت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قولاً حضرت عمر، حضرت علی، صفوان بن عسال، خذیمہ بن ثابت، عوف بن مالک رضی اللہ عنہم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ سے مروی ہے؛ اور فعلاً حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور عبادة ثلاثہ (یعنی عبد اللہ

بن مسعود، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمر (مغیرہ بن شعبہ، صفوان بن خذیمہ، سعد بن ابی وقاص، جریر بن عبد اللہ، سلیمان بن بریدہ، ابو ہریرہ، براء بن عازب، جابر، عمرو بن حزام، ابو موسیٰ اشعری، ثوبان، عمر بن امیہ ضمیری، بلال، عمرو بن عاص، ابوالمامہ، سہل بن سعد، ابوسعید، عبد اللہ بن حرث بن جزء، عبادہ بن صامت، یعلیٰ بن مرہ، اسامہ بن زید، سلیمان، ابویوب، حذیفہ رضی اللہ عنہم اور حضرت عائشہ و ام سعد انصاریہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے (حلی کبیر)

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ مشکاۃ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ مَا قُلْتُ بِالْمَسْحِ حَتَّى جَاءَ نَبِيٌّ فِيهِ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ وَقَالَ الْكُرْخِيُّ أَخَافُ الْكُفْرَ عَلَى مَنْ لَا يَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِأَنَّ الْأَثَارَ الَّتِي جَاءَتْ فِيهِ فِي حِيزِ التَّوَاتُرِ وَبِالْجُمْلَةِ مَنْ لَا يَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْبِدْعِ وَالْأَهْوَاءِ (مرقاۃ ج ۲ ص ۷۷، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں خفین پر مسح کا اس وقت تک قائل نہیں ہوا جب تک میرے پاس اس کے دلائل اس حد تک واضح و روشن نہیں ہوئے جس طرح دن کی روشنی ہوتی ہے، اور امام کرخی نے فرمایا کہ جو شخص خفین پر مسح کے جائز ہونے کا عقیدہ نہ رکھے اس پر مجھے کفر کا خوف ہے، کیونکہ خفین پر مسح کے بارے میں جو احادیث و آثار وارد ہوئے ہیں وہ تواتر کے درجہ میں ہیں، غرضیکہ جو شخص خفین پر مسح کا قائل نہ ہو تو وہ بدعتی اور ہواء پرستوں میں سے ہے (مرقاۃ)

محدث کبیر علامہ شیخ محمد یوسف بنوری صاحب رحمہ اللہ ترمذی کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ وَشَرِيعَةٌ صَحِيحَةٌ لَا يُنْكَرُهَا الْأُمْتَدِعُ، وَهُوَ مَذْهَبُ الْعُلَمَاءِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ كَافَّةً، لَمْ

يُنْكِرُوهُ إِلَّا الْخَوَارِجُ وَالْإِمَامِيَّةُ، وَنَقَلَ ابْنُ الْمُنْذِرِ عَنِ الْمُبَارَكِ
قَالَ: لَيْسَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَنِ الصَّحَابَةِ اخْتِلَافٌ لِأَنَّ كُلَّ
مَنْ رَوَى عَنْهُ مِنْهُمْ انْكَارُهُ فَقَدْ رَوَى عَنْهُ اثْبَاتُهُ اهـ، قَالَ ابْنُ
عَبْدِ الْبَرِّ: لَا أَعْلَمُ رَوَى عَنْ أَحَدٍ مِّنْ فُقَهَاءِ السَّلَفِ انْكَارُهُ إِلَّا عَنْ
مَالِكٍ مَعَ أَنَّ الرِّوَايَاتِ الصَّحِيحَةَ عَنْهُ مُصَرِّحَةٌ بِإِثْبَاتِهِ اهـ (معارف

السنن ج ۱ ص ۳۳۱، باب المسح على الخفين)

ترجمہ: بلاشبہ خفین پر مسح ایک مضبوط سنت اور صحیح شریعت سے ثابت ہے اس کا
انکار سوائے بدعتی کے اور کوئی نہیں کر سکتا، اور علمائے سلف اور خلف سب کا یہی
مذہب ہے، اس کا انکار سوائے خارجیوں اور امامیوں کے اور کسی نے نہیں کیا، اور
امام ابن منذر نے محدث ابن مبارک سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ خفین
پر مسح کے جائز ہونے میں صحابہ کا کوئی اختلاف نہیں، اس لئے کہ ان میں سے جس
سے اس کا انکار مروی ہے اسی کے ساتھ اس کا اثبات بھی مروی ہے، ابن عبد البر
نے فرمایا: کہ میں نہیں جانتا کہ فقہائے سلف میں سے کسی سے خفین پر مسح کا
انکار مروی ہو سوائے امام مالک کے، لیکن امام مالک سے بھی صحیح روایات خفین پر
مسح کے اثبات کی تصریح کرتی ہیں (معارف السنن)

مزید فرماتے ہیں کہ:

رَأَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ مِنْ شَرَائِطِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَقَالَ: نَحْنُ نَفْضِلُ
الشَّيْخَيْنِ، وَنُحِبُّ الْخَتَنَيْنِ وَنَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمِثْلَهُ رَوَى
عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَيْضًا (معارف السنن ج ۱ ص ۳۳۲، باب المسح على

الخفين)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ خفین پر مسح کو اہل السنۃ والجماعۃ کی شرائط میں سے سمجھتے

ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم شیخین (یعنی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کو فضیلت دیتے ہیں اور ختین (یعنی حضرت عثمان و علی رضی اللہ عنہما) سے محبت کرتے ہیں، اور خفین پر مسح کے جائز ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں، اور اسی طرح حضرت مالک بن انس سے بھی مروی ہے (عارف اسنن)

اور مشہور اہل حدیث عالم مولانا عبدالرحمن مبارک پوری صاحب لکھتے ہیں کہ:

قُلْتُ: الْأَصْلُ هُوَ غَسْلُ الرَّجُلَيْنِ كَمَا هُوَ ظَاهِرُ الْقُرْآنِ وَالْعُدُولُ عَنْهُ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِأَحَادِيثٍ صَحِيحَةٍ اتَّفَقَ عَلَى صِحَّتِهَا أَيْمَةُ الْحَدِيثِ كَأَحَادِيثِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَجَازَ الْعُدُولُ عَنْ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ إِلَى الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ بِإِخْلَافٍ (تحفة الاحوذی جلد ۱ صفحہ ۳۳۳، باب ماجاء فی المسح علی الجورین والتعلین)

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ اصل حکم تو (وضو کے دوران) پاؤں دھونے کا تھا جیسا کہ قرآن مجید کے ظاہر کا تقاضا ہے، اور قرآن مجید کے اس حکم سے عدول سوائے ایسی صحیح احادیث کے جائز نہیں، جن پر ائمہ احادیث نے اتفاق کیا ہو، جیسا کہ خفین پر مسح کی احادیث کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے، لہذا پیروں کے دھونے کے قرآنی حکم سے خفین پر مسح کی طرف عدول کرنا بلا کسی اختلاف کے جائز ہے (تحفة الاحوذی)

اور علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

وَيُعْلَمُ أَنَّ مَشْرُوعِيَّةَ مَسْحِ الْخُفَيْنِ قَدْ دَلَّتْ عَلَيْهِ الْأَحَادِيثُ الْقَوْلِيَّةُ وَالْفَعْلِيَّةُ وَالتَّقْرِيرِيَّةُ، وَشَهِدَتْ بِهَا الْأَثَارُ الْمَرْضِيَّةُ وَانْعَقَدَ عَلَيْهِ الْإِجْمَاعُ مِنْ أَكْثَرِ فُقَهَاءِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ أَمَّا الْأَحَادِيثُ فَهِيَ كَثِيرَةٌ سَرَدَ الزَّيْلَعِيُّ وَابْنُ حَجَرٍ فِي تَخْرِيجِ أَحَادِيثِ الْهَدَايَةِ

مِنْهَا سِتَّةٌ وَأَرْبَعِينَ حَدِيثًا (السَّعَايَة، المجلد الاول في الطهارة

صفحہ ۵۵۸؛ مطبوعہ: سہیل اکیڈمی، لاہور)

ترجمہ: یہ بات معلوم ہو جانی چاہیے کہ خفین پر مسح کے ثبوت پر قوی، قلی اور تقریری (تینوں قسم کی) احادیث موجود ہیں اور (صحابہ و تابعین کے) پسندیدہ آثار بھی اس کی گواہی دیتے ہیں اور اس پر اُمتِ محمدیہ کے اکثر فقہاء کا اجماع ہے (اس کے کچھ بعد فرماتے ہیں) جہاں تک خفین پر مسح سے متعلق احادیث کا معاملہ ہے تو وہ بہت زیادہ ہیں؛ امام زیلعی اور ابن حجر نے احادیث ہدایہ کی تخریج میں اُن کو ذکر کیا ہے، اُن میں سے چھیالیس حدیثیں یہ ہیں (آگے علامہ لکھنوی رحمہ اللہ نے چھیالیس احادیث کو سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) (سعاہ)

علامہ لکھنوی رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں کہ:

أَنَّ الْحَدِيثَ إِنْ رَوَاهُ فِي كُلِّ عَصْرِ عَدَدٌ كَثِيرٌ تَسْتَحِيلُ الْعَادَةُ تَوَافُقُهُمْ فِي الْكِذْبِ يُقَالُ لَهُ الْمُتَوَاتِرُ وَهُوَ يُفِيدُ الْعِلْمَ الضَّرُورِيَّ وَإِنْ لَمْ تَبْلُغْ كَثْرَةُ رَوَاتِهِ إِلَى هَذِهِ الْمَرْتَبَةِ فِي عَصْرِ مِنَ الْعُصُورِ مِنَ الْمَبْدِ إِلَى الْمُتَهَيُّ يُقَالُ لَهُ خَبَرُ الْأَحَادِ وَهُوَ يُفِيدُ الظَّنَّ دُونَ الْيَقِينِ، وَإِنْ كَانَ أَحَادُ الْأَصْلِ بِأَنْ يَرُوهُ فِي الْعَصْرِ الْأَوَّلِ رُوَاةٌ لَمْ تَبْلُغِ الْحَدَّ الْمَذْكُورَ ثُمَّ اشْتَهَرَتْ رَوَايَاتُهُ وَكَثُرَتْ رَوَاتُهُ وَبَلَغَتْ رُوَاةُ الْعَصْرِ الثَّانِي فَمَنْ بَعْدَهُ إِلَى أَنْ تَسْتَحِيلَ الْعَادَةُ تَوَاطُؤُهُمْ عَلَى الْكِذْبِ يُقَالُ لَهُ الْمَشْهُورُ وَهُوَ يُفِيدُ عِلْمَ الطَّمَانِينَةِ كَذَا ذَكَرَهُ أَصْحَابُ الْأُصُولِ وَقَرَّرُوهُ أَيْضًا أَنَّ الزِّيَادَةَ عَلَى الْكِتَابِ وَنَسْخَهُ وَتَقْيِيدَ إِطْلَاقِهِ جَائِزٌ بِالْخَبَرِ الْمُتَوَاتِرِ وَبِالْخَبَرِ الْمَشْهُورِ دُونَ خَبَرِ الْأَحَادِ إِذَا عُرِفَتْ هَذَا فَنَقُولُ أَنَّ أَحَادِيثَ الْوَارِدَةَ فِي بَابِ مَسْحِ

الْخُفَّيْنِ لَيْسَتْ مِنْ أَخْبَارِ الْأَحَادِ حَتَّى لَا يَجُوزَ إِطْلَاقُ الْكِتَابِ
بِهَابِلَ هِيَ سُنَنٌ مَشْهُورَةٌ فَتَجُوزُ بِهَا نَسْخُ إِطْلَاقِهِ بَلْ قَدْ صَرَحَ جَمْعُ
مِنَ الْمُحَدِّثِينَ كَمَا مَرَّبَّاهُمَا تَوَاتُرَةً..... وَالْمُرَادُ بِكُونِ السُّنَّةِ
فِي بَابِ الْمَسْحِ مَشْهُورَةٌ أَوْ مُتَوَاتِرَةٌ شُهْرَةً الْقَدْرُ الْمُشْتَرَكُ
وَتَوَاتُرُهُ لَا الرَّوَايَةُ الْخَاصَّةُ فَإِنَّ كُلَّ رَوَايَةٍ مِّنْ رَوَايَاتِهَا بِنَفَرٍ آدِهَامِنُ
أَخْبَارِ الْأَحَادِ وَالْقَدْرُ الْمُشْتَرَكُ بَيْنَهُمَا الدَّلَالُ عَلَى ثُبُوتِ الْمَسْحِ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَشْهُورٌ بَلْ مُتَوَاتِرٌ (السَّعَايَة، ج ۱، باب الطهارة
صفحة ۷۲۸ و ۷۲۹)

ترجمہ: اگر کسی حدیث کو (تینوں زمانوں کے) ہر زمانے میں اتنے کثیر لوگ
روایت کریں کہ عادتاً اُن کا جھوٹ پر اتفاق ناممکن ہو تو ایسی حدیث کو متواتر کہا
جاتا ہے اور ایسی حدیث سے یقینی و قطعی علم کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اور اگر حدیث
کے راویوں کی تعداد کسی بھی زمانے میں اس درجے کی کثرت سے نہ ہو تو اس کو
خبر واحد کہا جاتا ہے اور اس سے ظن کا فائدہ حاصل ہوتا ہے جو یقین سے کم ہے؛
اور اگر اصل میں تو کوئی حدیث خبر واحد کے درجے میں تھی اس طرح سے کہ پہلے
زمانے (یعنی صحابہ کے دور) میں راویوں کی تعداد مذکورہ حد تک نہیں پہنچی تھی لیکن پھر
(یعنی صحابہ کے دور کے بعد) اُس کی روایات مشہور ہو گئیں اور اُس کے راوی زیادہ
ہو گئے اور دوسرے (یعنی تابعین کے دور میں) اور اس کے بعد کے زمانے (یعنی تبع
تابعین کے دور) میں اس کے راوی اتنے زیادہ ہو گئے کہ عادتاً اُن کا جھوٹ پر اتفاق
ناممکن ہو تو اس کو حدیث مشہور کہا جاتا ہے اور اس سے بھی یقینی علم کا فائدہ حاصل
ہوتا ہے؛ اصحاب اُصول نے اسی طرح ذکر کیا ہے اور انہوں نے یہ بھی واضح فرمایا
ہے کہ کتاب اللہ پر زیادتی اور اُس کا نسخ اور اُس کے اطلاق میں قید لگانا خبر متواتر

اور خیر مشہور کے ذریعے سے جائز ہے، خیر واحد کے ذریعے سے جائز نہیں۔
جب آپ کو یہ بات معلوم ہوگئی تو اب ہم کہتے ہیں کہ جو احادیث خفین پر مسح کے
سلسلے میں وارد ہوئی ہیں وہ خیر واحد کے درجے کی نہیں ہیں کہ اُن کی وجہ سے
کتاب کے اطلاق کو مقید کرنا جائز نہ ہو بلکہ وہ مشہور حدیثیں ہیں جن کے پیش
نظر کتاب کے اطلاق میں قید لگانا جائز ہے؛ بلکہ محدثین کی ایک جماعت نے
تصریح کی ہے کہ خفین پر مسح کی احادیث متواتر ہیں جیسا کہ ماقبل میں گذرا.....
..... اور مسح کے سلسلے میں سنت سے مراد مشہور یا متواتر درجے کی احادیث
ہیں؛ مشہور اور متواتر احادیث کا قدر مشترک ان میں پایا جاتا ہے اس طور پر نہیں
کہ خاص روایت متواتر یا مشہور ہو اس لیے کہ ان روایتوں میں سے ہر روایت
الگ الگ تو خیر واحد کا درجہ رکھتی ہے، لیکن ان سب میں قدر مشترک یہ بات ہے
کہ ان سب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خفین پر مسح کرنا مشہور بلکہ متواتر
طریقے پر ثابت ہے (سعیہ)

خلاصہ یہ کہ خفین پر مسح کے جائز ہونے کی احادیث و روایات اتنی کثرت سے ہیں کہ ان کی
وجہ سے خفین پر مسح کے جائز ہونے پر اہل السنۃ والجماعہ کا اجماع ہو چکا ہے، اس لئے خفین پر
مسح کے جائز ہونے کا انکار سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں، اور اسی وجہ سے ایسے شخص کو
فقہائے کرام نے بدعتی اور اہل السنۃ والجماعہ سے خارج قرار دیا ہے، اور بعض نے ایسے شخص
پر کفر کا اندیشہ ظاہر کیا ہے۔ ۱

۱۔ احادیث المسح علی الخفین عند البعض متواتر معنیٰ فبانکارہایخاف الکفر وعند البعض دون
المعواتر۔ فلا یخاف الکفر علی منکرہا ولکن یکون منکر المسح علی الخفین خارجا عن اهل السنۃ
والجماعۃ۔ فلا تعارض بین الاقوال المذكورة فیہا؛ واللہ تعالیٰ اعلم۔ محمد رضوان
(بسنت مشہورہ) فمنکرہ مبتدع، وعلی رأی الثانی کافر۔ وفي التحفة لبوتہ بالإجماع، بل
بالتواتر ورواہ اکثر من ثمانین منهم العشرۃ قہستانی (الدر المختار)
(قوله بسنته) متعلق بقوله جائز. وهي لغة: الطريقة والعادة. واصطلاحا في العبادات النافلة، وفي
﴿بقية حاشية الگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

خفین کی حقیقت

جس قسم کے موزوں پر مسح کرنا تواتر معنوی یا مشہور درجے کی احادیث سے ثابت ہے، اور ان پر

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الأدلة وهو المراد هنا ما روى عنه -صلى الله عليه وسلم- قولاً أو فعلاً أو تقريراً لأمر عاينه، والمسح روى قولاً وفعلاً. مطلب تعريف الحديث المشهور (قوله مشهورة) المشهور في أصول الحديث ما يرويه أكثر من اثنين في كل طبقة من طبقات الرواة ولم يصل إلى حد التواتر وفي أصول الفقه ما يكون من الآحاد في العصر الأول: أي عصر الصحابة ثم ينقله في العصر الثاني وما بعده قوم لا يتوهم تواطؤهم على الكذب، فإنه كان كذلك في العصر الأول أيضاً فهو المتواتر، وإن لم يكن كذلك في العصر الثاني أيضاً فهو الآحاد. وبه علم أن المشهور عند الأصوليين قسم للآحاد والمتواتر: وأما عند المحدثين فهو قسم من الآحاد، وهو ما لم يبلغ رتبة التواتر.

والذي وقع الخلاف في تبديع منكره أو تكفيره هو المشهور المصطلح عند الأصوليين لا عند المحدثين فافهم (قوله وعلى رأى الثاني كافى) أى بناء على جعله المشهور قسماً من المتواتر، لكن قال في التحرير، والحق الاتفاق على عدم الإكفار بإنكار المشهور لآحادية أصله، فلم يكن تكذيباً له -عليه الصلاة والسلام- بل ضلالة لتخطئة المجتهدين (قوله وفي التحفة) أى للإمام محمد السمرقندى التى شرحها تلميذه الكاشانى بشرح عظيم سماه البدائع (قوله بالإجماع) ولا عبرة بخلاف الرافضة. وأما من لم يره كابن عباس وأبى هريرة وعائشة -رضى الله عنهم- فقد صح رجوعه (قوله بل بالتواتر إلخ) ليس هذا من عبارة التحفة، بل عزاه القهستانی إلى ابن حجر ثم الظاهر أن هذا بناء على أن ذلك العدد يفيد اليقين والعلم الضروري، ويرفع تهمة الكذب بالكلية، وكان الإمام توقف في إفادته ذلك أو لم يثبت عنده هذا العدد، ولذا قال: أخاف الكفر على من لم ير المسح على الخفين؛ لأن الآثار التى جاءت فيه فى حيز التواتر (ردالمحتار جلد ۱ صفحہ ۲۶۵)

(وفى تقريرات الرافعى) فى القهستانی انه ثابت بآثار قريبة من التواتر وقالوا على القياس قول ابى يوسف يكفر جاحدة لذلك اه. فجعل عللة الاكفار عنده ان الآثار فيه قريبة من التواتر لا كون المشهور قسماً من المتواتر (تقريرات رافعى صفحہ ۳۵ مشموله ردالمحتار جلد ۱)

ولا تجوز الصلاة خلف منكر المسح على الخفين أو صحبة الصديق أو من يسب الشيخين أو يقذف الصديقة ولا خلف من أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة لكفره ولا يلتفت إلى تأوله واجتهاده (حاشية الطحطاوى على مراعى الفلاح شرح نور الإيضاح، ج ۱، ص ۳۰۳)

وَقَدْ جَاءَتْ السُّنَّةُ بِجَوَازِهِ قَوْلًا وَفِعْلًا حَتَّى قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ مَا قُلْتُ بِالْمَسْحِ حَتَّى جَاءَنِي فِيهِ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ وَعَنْهُ أَخَافُ الْكُفْرَ عَلَى مَنْ لَمْ يَرَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ؛ لِأَنَّ الْآثَارَ الَّتِي جَاءَتْ فِيهِ فِي حَيْزِ التَّوَاتُرِ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ خَبَرَ الْمَسْحَ يَجُوزُ نَسْخُ الْكِتَابِ بِهِ لِشُهْرَتِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ لَيْسَ فِي قَلْبِي شَيْءٌ

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مسح کے جائز ہونے پر اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماع ہے، اُن موزوں کو عربی میں خُفَّین کہا جاتا ہے۔

﴿گزشتہ صفحہ کا لقیہ حاشیہ﴾

مِنَ الْمَسْحِ فِيهِ أَرْبَعُونَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَفَعُوا وَمَا وَقَفُوا .
وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَدْرَكْتُ سَبْعِينَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَرَوْنَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَرَ الْمَسْحَ عَلَيْهِمَا جَائِزًا مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَدْ صَحَّ رُجُوعُهُمْ كَابِنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ . وَقَالَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ مُنْكَرَ الْمَسْحِ ضَالٌّ مُتَّبِعٌ مَا رَوَى أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ سُئِلَ عَنْ مَذْهَبِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَقَالَ هُوَ أَنَّ تَفَضُّلَ الشَّيْخَيْنِ وَتَحِبُّهُ الْخُفَّيْنِ وَتَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (البحر الرائق، شرح كنز الدقائق ج ۱، ص ۷۳، كتاب الطهارة، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ولكثرة الأخبار قال أبو حنيفة رحمه الله : ما قلت بالمسح على الخفين حتى جاء في مثل ضوء النهار، وفي رواية قال : حتى رأيت له شعاعاً كشعاع الشمس . وعن أنس بن مالك رضى الله عنه أنه سُئِلَ عن السنّة والجماعة فقال : أن تحب الشيخين ولا تطعن في الحسنين وتمسح على الخفين . وقال الكرخي رحمه الله : من أنكر المسح على الخفين يخشى عليه الكفر . قالوا : وعلى قياس قول أبي يوسف رحمه الله : من أنكر المسح على الخفين يكفر لأن حديث المسح على الخفين بمنزلة التواتر عنده، ومن أنكر التواتر يكفر (المحيط البرهاني في الفقه النعماني، كتاب الطهارات، الفصل السادس في المسح على الخفين)

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- الْمَشْهُورُ مَا كَانَ مِنَ الْأَحَادِ فِي الْأَصْلِ ثُمَّ انْتَشَرَ فَصَارَ يُنْقَلُهُ قَوْمٌ لَا يَتَوَهَّمُونَ تَوَاطُؤَهُمْ عَلَى الْكُذْبِ، وَهُمْ الْقَرْنُ الثَّانِي بَعْدَ الصَّحَابَةِ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ-، وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَأُولَئِكَ قَوْمٌ ثِقَاتٌ لَا يُتَّهَمُونَ فَصَارَ بِشَهَادَتِهِمْ وَتَصْدِيقِهِمْ بِمَنْزِلَةِ الْمُتَوَاتِرِ حُجَّةٌ مِنْ حُجَجِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى قَالَ الْجَبَّاصُ : إِنَّهُ أَخَذَ قِسْمِي الْمُتَوَاتِرِ، وَقَالَ عِيسَى بْنُ أَبَانَ : إِنَّ الْمَشْهُورَ مِنَ الْأَخْبَارِ يُضِلُّ جَاذِئَةً، وَلَا يَكْفُرُ مِثْلُ حَدِيثِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَحَدِيثِ الرَّجْمِ وَهُوَ الصَّحِيحُ عِنْدَنَا؛ لِأَنَّ الْمَشْهُورَ بِشَهَادَةِ السَّلَفِ صَارَ حُجَّةً لِلْعَمَلِ بِهِ كَالْمُتَوَاتِرِ فَصَحَّحْتُ الزِّيَادَةَ بِهِ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، وَهُوَ نَسَخٌ عِنْدَنَا (اصول البردوى مع كشف الاسرار، ج ۲، ص ۳۶۸، بَابُ الْمَشْهُورِ مِنَ الْأَخْبَارِ)
قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ مَنْ أَنْكَرَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ يُخَافُ عَلَيْهِ الْكُفْرُ فَإِنَّهُ وَرَدَ فِيهِ مِنَ الْأَخْبَارِ مَا يُشَبِّهُ الْمُتَوَاتِرَ وَمَا فِي النِّهَايَةِ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ خَيْرُ الْمَسْحِ يَجُوزُ نَسْخُ الْكِتَابِ بِهِ لَشَهْرَتِهِ وَمَا فِي الْمَسْبُوطِ جَوَازُ الْمَسْحِ بِأَقَارِ مَشْهُورَةٍ قَرِيبَةٍ مِنَ التَّوَاتُرِ وَإِلَّا فَقَدْ نَصَّ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ عَلَى أَنَّهُ مُتَوَاتِرٌ وَالظَّاهِرُ أَنَّ عَلَيْهِ مَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ قَالَ الْكَرْخِيُّ أَثَبْنَا الْكُفْرَ عَلَى مَنْ لَا يَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ (التقرير والتحبير، الباب الثالث السنّة)

إذن... فالأمر قد اتضح ببيان أن القائِلين بكفر جاحد المسح على الخفين، إنما لأنه بالتواتر، وذلك صحيح إن صحَّ. أما إن كان قد ثبت بالمشهور فإن جاحده لا يكفر. الرأى الثالث : إنكار الحديث المشهور بدعة. وإليه ذهب أبو علي الشاشي من الأحناف (اصول الشاشي ص ۲۷۲)

اور خُفَّین بنیادی طور پر چمڑے کے موزے ہوتے ہیں، جن کو انگریزی زبان میں ”Leather socks“ کہا جاتا ہے، اور ”خف“ گھوڑے کے گھر کے مقابلے میں اونٹ کے پیروں کو بھی کہا جاتا ہے۔

چنانچہ القاموس الفقہی میں ہے کہ:

الْخُفُّ: مَا يُلْبَسُ فِي الرَّجْلِ مِنْ جِلْدٍ رَقِيقٍ (ج) خِفَافٌ، وَأَخْفَافٌ

(القاموس الفقہی، ج ۱، ص ۱۱۸)

ترجمہ: خف اُس موزے کو کہا جاتا ہے جو پیر میں پہنا جاتا ہے، تپلی کھال کا بنا ہوا ہوتا ہے، جس کی جمع خفاف اور اخفاف آتی ہے (قاموس فقہی) اور البحر الرائق میں ہے کہ:

وَالْخُفُّ فِي الشَّرْعِ اسْمٌ لِّلْمُتَّخَذِ مِنَ الْجِلْدِ السَّاتِرِ لِلْكَعْبَيْنِ فَصَاعِدًا وَمَا الْحَقُّ بِهِ وَاسْمَى الْخُفُّ خُفًّا مِنَ الْخِفَةِ؛ لِأَنَّ الْحُكْمَ خَفَّ بِهِ مِنَ الْغُسْلِ إِلَى الْمَسْحِ (البحر الرائق شرح كنز الدقائق، ج ۱، ص ۱۷۳، باب المسح على الخفين)

ترجمہ: اور خف شریعت میں اُس چیز کا نام ہے، جو چمڑے سے تیار کی جاتی ہے، ٹخنوں کو یا اُس سے بھی اوپر تک کے حصے کو چھپائے ہوئے ہوتی ہے، اور جو اس (چمڑے) جیسی ہو (اس کو بھی) اور خف کا نام خف ہلکے ہونے کی وجہ سے رکھا گیا ہے، کیونکہ اس کی وجہ سے شریعت کا حکم (پیروں کو) دھونے سے مسح کی طرف ہلکا ہو گیا ہے (البحر الرائق) اور بلغة السالك میں ہے کہ:

الْخُفُّ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنْ جِلْدٍ (بلغة السالك لأقرب المسالك المعروف بحاشية الصاوي على الشرح الصغير، باب في بيان الطهارة، فصل المسح على الخفين)

وَنَحْوِهِ، شُرُوطُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

ترجمہ: خف چڑے کا ہی ہوتا ہے (بلغۃ السالک)

اور الموسوعۃ الفقہیہ میں ہے کہ:

الْخُفُّ مَا يُلبَسُ فِي الرَّجْلِ مِنْ جِلْدٍ رَقِيقٍ وَجَمْعُهُ أَخْفَافٌ. وَالْمُرَادُ بِهِ فِي بَابِ الطَّهَارَةِ: هُوَ السَّاتِرُ لِلْكَعْبَيْنِ فَأَكْثَرُ مِنْ جِلْدٍ وَنَحْوِهِ

(الموسوعة الفقهية ج ۱، ص ۴۴، ماده الخف)

ترجمہ: خف وہ ہوتا ہے، جو پیر میں پہنا جاتا ہے، نرم کھال سے بنا ہوا ہوتا ہے، اس کی جمع اخفاف آتی ہے، اور وضو کے سلسلہ میں اس سے مراد وہ ہے جو کہ ٹخنوں کو چھپائے ہوئے ہو، یا اس سے زیادہ حصہ کو کھال یا اس جیسی چیز سے بنا ہوا ہو (الموسوعۃ الفقہیہ)

اور ایک مقام پر ہے کہ:

فَالْفَرْقُ بَيْنَ الْخُفِّ وَالْجُرْمُوقِ وَالْجَوْرَبِ: أَنَّ الْخُفَّ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنْ جِلْدٍ وَنَحْوِهِ، وَالْجُرْمُوقُ يَكُونُ مِنْ جِلْدٍ وَغَيْرِهِ، وَالْجَوْرَبُ لَا يَكُونُ مِنْ جِلْدٍ (الموسوعة الفقهية ج ۱، ص ۱۳۴، ماده الجورب)

ترجمہ: خف اور جرموق (یعنی لمبے اور فوجی بوٹ) اور جراب میں فرق یہ ہے کہ خف تو چڑے وغیرہ کا ہی ہوتا ہے، اور جرموق چڑے کا اور اس کے علاوہ کا بھی ہوتا ہے، اور جراب چڑے کی نہیں ہوتی (الموسوعۃ الفقہیہ)

اور لغت کی مشہور کتاب المعجم الوسيط میں ہے کہ:

الْخُفُّ لِلْبُعَيْرِ كَالْحَافِرِ لِلْفَرَسِ وَمَا أَصَابَ الْأَرْضَ مِنْ بَاطِنِ قَدَمِ الْإِنْسَانِ وَمَا يُلبَسُ فِي الرَّجْلِ مِنْ جِلْدٍ رَقِيقٍ (المعجم الوسيط،

ج ۱، ص ۵۱۳، ماده الخف)

ترجمہ: خف اونٹ کے پیروں کو کہا جاتا ہے، جیسا کہ گھر گھوڑے کے پاؤں کو کہا جاتا ہے۔ اور انسان کے قدم کے اُس اندرونی حصے کو بھی کہا جاتا ہے، جو زمین سے لگتا ہے، اور اُن موزوں کو بھی کہا جاتا ہے جو پیر میں پہنے جاتے ہیں پتلی کھال کے (مجموعہ وسط)

گھوڑے کے گھر ہڈی کے اور سخت ہوتے ہیں، اور ایک پیر میں دو گھر ہوتے ہیں؛ اور اس کے مقابلے میں اونٹ کے قدم نرم کھال کے ہوتے ہیں، اور پورا ایک پاؤں ایک نرم کھال کے اندر ملبوس ہوتا ہے۔ ۱

عام جوتوں اور خفین میں بھی یہ فرق ہوتا ہے کہ عام جوتوں کا چمڑا اور خصوصاً تلوا سخت ہوتا ہے، اور اس کے مقابلے میں خفین نرم ہوتے ہیں، اور خفین ٹخنوں سمیت پورے پاؤں پر مشتمل ہوتے ہیں، اور خفین کی نرمی کی وجہ سے اُن کا ہمہ وقت پہنے رکھنا اور اُن کو پہن کر نقل و حرکت کرنا، یہاں تک کہ نماز پڑھنا بآسانی ممکن ہوتا ہے۔

خفین کے علاوہ دوسرے موزوں پر مسح کا حکم

جو موزے چمڑے کے نہ ہوں بلکہ کپڑے وغیرہ کے ہوں، کیا ان پر بھی مسح جائز ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں بعض فقہائے کرام اور محدثین عظام کا قول تو یہ ہے کہ خفین کے علاوہ کسی اور قسم کے شخصین موزوں اور جرابوں پر مسح جائز نہیں، جب تک کہ ان پر چمڑا چڑھا کر ان کو مجلد یا منعل نہ بنالیا جائے، جبکہ فقہائے کرام اور محدثین عظام کی ایک بڑی جماعت کے نزدیک جو

۱. Camels have two toes on each foot, each with a hoof on the front that looks like a toenail. They walk on their toes much like a woman wearing a pair of high heels. But, instead of a heel, a camel has a ball of fat that helps form the soft pad on the bottom of its foot. This pad supports the animal on the sand like a pair of snowshoes, and makes the camel almost completely silent when it walks and runs.

(<http://fohn.net/camel-pictures-facts/arabian-camels-3.html>)

موزے چڑے کے تو نہ ہوں لیکن چڑے کے موزوں والی صفت و خصوصیت رکھتے ہوں، ان پر بھی مسح جائز ہے، ایسے موزے بھی خفین کا حکم حاصل کر لیتے ہیں، جہاں تک ایسے موزوں اور عام جرابوں کا تعلق ہے کہ جو باریک ہوں اور ان میں خفین والی صفت و خصوصیت نہ پائی جاتی ہو، ان پر مسح کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ نہ تو حقیقت میں خفین ہیں اور نہ خفین کے حکم میں داخل ہیں۔

بعض احادیث و روایات میں جرابوں پر مسح کرنے کا ذکر ملتا ہے، لیکن وہ احادیث و روایات اس درجہ اور پایہ کی نہیں ہیں کہ جس درجہ اور پایہ کی احادیث و روایات خفین پر مسح کی ہیں۔ اَوْ لَا تَوْنُ احادیث و روایات پر محدثین نے نقد و جرح فرمائی ہے۔

دوسرے اگر اُن میں سے بعض احادیث و روایات کی سند کو درست بھی مان لیا جائے، تب بھی وہ تواتر اور مشہور درجے کی احادیث و روایات نہیں ہیں کہ جن کی وجہ سے قرآن مجید میں مذکور پیروں کے دھونے کے حکم کو ترک کر کے مسح کے حکم کو اختیار کیا جاسکے۔

اور تیسرے ان جرابوں سے آج کل کی عام رائج جرابیں مراد نہیں۔

لہذا آج کل کی مروجہ عام جرابوں کو خفین کے مسئلہ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

البتہ اگر کسی غیر چڑے کے موزوں میں چڑے والی خصوصیات و صفات پائی جائیں، تو پھر اُن پر مسح کے جائز ہونے کو خفین پر مسح کے مسئلے پر قیاس کرنا درست ہے۔

آگے اس مسئلہ کی محدثین و فقہاء اور اہل علم حضرات کی عبارات کی روشنی میں کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: لَا يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّ
الْمَعْرُوفَ عَنِ الْمُغِيرَةِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى

الْخُفَّيْنِ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَى هَذَا أَيْضًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ،
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَلَيْسَ
بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِيِّ (سنن أبي داود، تحت رقم الحديث ۱۵۹، باب المسح

على الجوربين)

ترجمہ: عبد الرحمن بن مہدی اس حدیث کو بیان نہیں کیا کرتے تھے، کیونکہ حضرت
مغیرہ سے جو حدیث مشہور و معروف ہے، وہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین
پر مسح کیا (نہ کہ جور بین پر) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری سے
بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ مروی ہے کہ آپ نے جور بین پر مسح
کیا، لیکن یہ حدیث نہ تو متصل ہے، اور نہ ہی قوی (ابوداؤد)

اور اگرچہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت شعبہ کی جور بین کی روایت کو حسن صحیح قرار دیا ہے،
لیکن انہوں نے ساتھ ہی اس سے ایسی جرابیں مراد لی ہیں، جو کہ خفین ہوں۔

چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ، هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهُوَ
قَوْلٌ غَيْرٌ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَبِهِ يَقُولُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ
الْمُبَارَكِ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ، قَالُوا: يُمَسَّحُ عَلَى
الْجَوْرَبَيْنِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ نَعْلَيْنِ إِذَا كَانَا نَعْلَيْنِ (سنن الترمذی، رقم

الحديث ۹۹، باب في المسح على الجوربين والنعلين)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے وضو کیا، اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا، یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور کئی اہل علم کا
یہی قول ہے، یہی قول سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی، امام احمد اور اسحاق

کا ہے، جو یہ فرماتے ہیں کہ جو زمین پر مسح کر لیا جائے گا، اگرچہ چمڑا چڑھا ہوا نہ ہو، بشرطیکہ وہ ٹخنیں ہوں (ترمذی)

جلیل القدر تابعین حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن بصری رحمہما اللہ سے جرابوں پر مسح کرنے کا جواز اسی صورت میں منقول ہے جبکہ وہ ٹخنیں و صفيق ہوں۔ چنانچہ حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ:

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ أَنَّهُمَا قَالَا : يُمَسَّحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ إِذَا كَانَا صَفِيقَيْنِ (مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، رَقْمُ الرَّوَايَةِ ۱۹۸۸، فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ) ۱

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن بصری رحمہما اللہ نے فرمایا کہ جرابوں پر مسح جائز ہے بشرطیکہ وہ ”صفيق“ ہوں (مصنف ابن ابی شیبہ)

ٹخنیں اور صفيق، گاڑھی، موٹی، کثیف، اور ایسی ٹھوس اور گھنی چیز کو کہا جاتا ہے، جو اندر سے پوری طرح بھری ہوئی ہو اور کھوکھلی نہ ہو، جس کو انگریزی زبان میں thick, heavy; dense; viscid; viscous; solid وغیرہ کہا جاتا ہے۔ ۲

۱۔ رجالہ رجال الجماعة (اعلاء السنن جلد ۱ صفحہ ۳۴۶)

۲۔ ثُنَّ الشيءُ من باب ظُرْفِ أَيْ غَلِظَ وَصَلَبَ فَهُوَ ثُنَيْنٌ (مختار الصحاح، مادہ ث خ ن) ثُنَّ الشيءُ ثُنُونَةً وَثُنَانَةً وَثُنًا فَهُوَ ثُنَيْنٌ كَثُفَ وَغَلِظَ وَصَلَبَ (لسان العرب، مادہ ثخن) ثخن: يقال ثخن الشيء فهو ثخين: إذا غلظ فلم يسل، ولم يستمر في ذهابه (مفردات ألفاظ القرآن، للراغب الأصفهاني، ج ۱، ص ۱۵۲) والثنانة الغلظة فكل شيء غليظ، فهو ثخين. فقولہ: (حَتَّى يَثْنِيَنَّ فِي الْأَرْضِ) معناه حتى يقوى ويستند ويغلب ويبالغ ويقهر (تفسير الفخر الرازي، تحت سورة الانفال) صفق الثوب - صفاقة: كثف نسجه (القاموس الفقهي، مادہ صفق) (سفق) السَّفَقُ لغة في الصَّفْقِ وثوب سَفِيقٌ أَيْ صَفِيقٌ وَسَفَقُ الثَّوبُ يَسْفُقُ صَفَاقَةً فَهُوَ سَفِيقٌ كَثُفَ (لسان العرب، مادہ سفق) وثوبٌ صَفِيقٌ بَيْنَ الصَّفَاقَةِ: ضِدُّ سَخِيفٍ وَالسَّيْنُ لُغَةٌ فِيهِ أَيْ: مَتِينٌ جَيِّدٌ النَّسِيجِ وَقَدْ صَفَقُ صَفَاقَةً إِذَا كَثَفَ نَسْجَهُ (تاج العروس، مادہ صفق)

حضرت حسن بصری اور حضرت سعید بن مسیب رحمہما اللہ دونوں جلیل القدر تابعین میں سے ہیں، جنہوں نے کئی صحابہ کرام کو پایا ہے اور انہوں نے صحابہ کرام کا عمل دیکھ کر ہی یہ فتویٰ دیا ہے۔ ۱

مزید براں فقہائے کرام بھی بعض تو چڑے کے علاوہ دوسرے موزوں پر مسح کو جائز قرار نہیں دیتے، تا آنکہ ان پر چڑا نہ چڑھا دیا جائے، اور بعض فقہائے کرام ان موزوں پر مسح کو جائز قرار دیتے ہیں، جو چڑے کے تونہ ہوں لیکن ٹخنیں اور صفتیق ہوں۔

لہذا ان حضرات کے عمل اور فتوے سے جو بات ثابت ہوئی وہ اس سے زیادہ نہیں کہ جو موزے موٹے اور ٹھوس ہونے کی وجہ سے چڑے کے اوصاف کے حامل ہوں، ان پر مسح جائز ہے (فتہی مقالات جلد دوم صفحہ ۲۰، بتصریح اضافہ)

صحیح مسلم کے شارح امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

وَالْجَوَابُ عَنْ حَدِيثِ الْمُغِيرَةِ مِنْ أَوْجِهٍ (أَحَدُهَا) أَنَّهُ ضَعِيفٌ، ضَعْفُهُ الْحِفَاطُ وَقَدْ ضَعَّفَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَنَقَلَ تَضْعِيفَهُ، عَنْ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَأَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَعَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ وَيَحْيَى بْنَ مَعِينٍ وَمُسْلِمَ بْنَ الْحُجَّاجِ وَهَؤُلَاءِ أَغْلَامُ أَيْمَةِ الْحَدِيثِ وَإِنْ كَانَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ "حَدِيثٌ حَسَنٌ فَهَؤُلَاءِ مُقَدِّمُونَ عَلَيْهِ بَلْ

۱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرعزی جرابوں پر مسح کا ذکر ملتا ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صِرَارٍ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى جُورَيْنِ مَرْعَزِيٍّ (مصنف ابن أبي شيبة، رقم الحديث ۱۹۹۳، في المسح على الجورَيْنِ)

اور مرعزی سے مراد اونی ٹھوس جرابیں ہیں۔

(المرعز) الزغب الذي تحت شعر العنز.

(المرعزاء) المرعز

(المرعز) المرعز

(المرعزى) المرعز

(المرعز) يقال ثوب ممرعز نسج من المرعز (المعجم الوسيط، مادة المرعز)

كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ هَؤُلَاءِ لَوْ اِنْفَرَدَ قُدِّمَ عَلَى التِّرْمِذِيِّ بِاتِّفَاقِ اَهْلِ
 الْمَعْرِفَةِ (الثَّانِي) لَوْ صَحَّ لِحُمِلَ عَلَى الَّذِي يُمَكِّنُ مُتَابَعَةَ الْمَشْيِ
 عَلَيْهِ جَمْعًا بَيْنَ الْأَدَلَّةِ وَلَيْسَ فِي اللَّفْظِ عُمُومٌ يَتَعَلَّقُ بِهِ
 (الثَّالِث) حَكَاهُ الْبَيْهَقِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنِ الْأُسْتَاذِ أَبِي الْوَلِيدِ
 النَّيْسَابُورِيِّ أَنَّهُ حَمَلَهُ عَلَى أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْنِ مُنْعَلَيْنِ لِأَنَّهُ
 جَوْرَبٌ مُنْفَرِدٌ وَنَعْلٌ مُنْفَرِدٌ فَكَانَتْهُ قَالَ ”مَسَحَ جَوْرَبِيهِ
 الْمُنْعَلَيْنِ“ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا يَدُلُّ
 عَلَى ذَلِكَ، وَالْجَوَابُ عَنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى مِنَ الْأَوْجُهَةِ الثَّلَاثَةِ
 فَإِنَّ فِي بَعْضِ رُوَايِهِ ضَعْفًا وَفِيهِ أَيْضًا رِسَالٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ
 هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِيِّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ (المجموع شرح

المهذب، الجزء الاول، المسح على الجورب)

ترجمہ: اور حضرت مغیرہ کی حدیث (جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جرابوں پر مسح کرنا
 مذکور ہے) کے کئی جواب ہیں۔

پہلا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے، حفاظ کی ایک جماعت نے اسے
 ضعیف قرار دیا ہے، اور امام بیہقی نے بھی اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور حضرت
 سفیان ثوری، عبد الرحمن بن مہدی اور امام احمد بن حنبل اور علی بن مدینی اور یحییٰ بن
 معین اور مسلم بن حجاج رحمہم اللہ سے اس حدیث کا ضعیف ہونا نقل کیا ہے، اور یہ
 تمام حضرات ائمہ، حدیث کے ستون ہیں، اگرچہ امام ترمذی نے اس حدیث کو
 حسن کہا ہے، لیکن یہ مذکورہ تمام حضرات امام ترمذی پر مقدم ہیں، بلکہ حدیث کے
 ان ائمہ حضرات میں سے ہر ایک اس شان کا حامل ہے کہ اگر ان میں سے کوئی
 تنہا بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیتا تب بھی اس کو اہل معرفت کے اتفاق سے

امام ترمذی پر مقدم رکھا جاتا۔ ۱۔
 دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر اس حدیث کو صحیح بھی مان لیا جائے تو اس کو ایسے (مضبوط اور ٹھوس) موزوں پر محمول کیا جائے گا جنہیں پہن کر (جوٹوں کے بغیر) مسلسل چلنا ممکن ہو، تاکہ دوسرے (مضبوط) دلائل کے ساتھ اجتماعیت پیدا ہو جائے (اور اس کا ٹکراؤ نہ رہے) اور اس حدیث میں کوئی ایسا لفظ موجود بھی نہیں جو ہر قسم کے موزوں سے متعلق ہو (اور اس میں آجکل رائج پتلی اور کزور جرائیں بھی شامل ہوں)

اور تیسرا جواب یہ ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنے استاد ابو ولید نسیا پوری سے نقل کیا ہے کہ دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منعل جرابوں (یعنی جوٹوں والی جگہ چڑا چڑھی ہوں جرابوں) پر مسح کیا ہے، نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا جراب پر مسح فرمایا اور نہ تنہا نعل (پینتادے/چڑے کے جوتے) پر، پس گویا کہ حدیث میں یہ فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منعل جرابوں (یعنی پینتادے نہ چڑا گئی ہوئی جرابوں پر) مسح فرمایا اور امام بیہقی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے اس سے اس پر دلالت ہوتی ہے۔ اور ابو موسیٰ کی حدیث (جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جرابوں پر مسح کرنا مذکور ہے) کے جوابات بھی مذکورہ تینوں ہی ہیں اس لئے کہ اس کے بعض راوی تو ضعیف ہیں اور بعض میں ارسال ہے، امام ابوداؤد اس کے متعلق اپنی سنن میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث نہ تو متصل ہے اور نہ قوی ہے، واللہ اعلم (مجموع شرح مہذب)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

فَإِذَا كَانَ الْخُفَّانِ مِنْ لُبُودٍ أَوْ ثِيَابٍ أَوْ طُفَى فَلَا يَكُونَانِ فِي مَعْنَى الْخُفِّ حَتَّى يُنْعَلَا جِلْدًا أَوْ خَشَبًا أَوْ مَا يَبْقَى إِذَا تَوَبَّعَ الْمَشْيُ عَلَيْهِ

۱۔ لیس هذا الاصل متفقاً عليه راجع لتحقيقه الرفع والتكميل في الجرح والتعديل للامام عبدالحی اللکنوی (حاشیہ اعلاء السنن ج ۱ ص ۳۴۷)

وَيَكُونُ كُلُّ مَا عَلَى مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا صَفِيْقًا لَا يَشْفُ فَإِذَا كَانَ هَكَذَا مَسَحَ عَلَيْهِ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ هَكَذَا لَمْ يَمْسَحْ عَلَيْهِ وَذَلِكَ أَنَّ يَكُونُ صَفِيْقًا لَا يَشْفُ وَغَيْرُ مُنْعَلٍ فَهَذَا جَوْرَبٌ أَوْ يَكُونُ مُنْعَلًا وَيَكُونُ يَشْفُ فَلَا يَكُونُ هَذَا خُفًّا إِنَّمَا الْخُفُّ مَا لَمْ يَشْفُ.

(قَالَ الشَّافِعِيُّ) : وَإِنْ كَانَ مُنْعَلًا وَمَا عَلَى مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ صَفِيْقًا لَا يَشْفُ وَمَا فَوْقَ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ يَشْفُ لَمْ يَضُرَّهُ؛ لِأَنَّهُ لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ لَمْ يَضُرَّهُ وَإِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا عَلَى مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ شَيْءٌ يَشْفُ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِ (الام للشافعي، كِتَاب الطَّهَارَةِ، بَابُ مَنْ لَّهُ الْمَسْحُ)

ترجمہ: پس جب خفین اون کے یا کپڑے وغیرہ کے ہوں تو خف کے درجے میں نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ اُن پر جوتوں کی جگہ چڑایا لکڑی یا ایسی (مضبوط) چیز نہ چڑھائی جائے کہ اس کو پہن کر مسلسل چلا جاسکے۔

اور اُس کی وضو والی تمام جگہ دبیز (موٹی وٹھوس) ہو، جو پتلی اور باریک نہ ہو، پس جب اس طرح کی جرابیں (دبیز) ہوں، تو اُن پر مسح کر لے، اور جب اس طرح کی نہ ہوں تو اُن پر مسح نہ کرے، اور وہ یہ کہ دبیز (موٹی وٹھوس) ہوں اور پتلی نہ ہوں، اور جو منْعَل نہ ہوں تو یہ جراب ہے، یا یہ کہ منْعَل ہوں لیکن پانی چھنتا ہو، تو یہ خف نہیں ہوگا، خف تو وہ ہوتا ہے جو ٹھوس اور موٹا ہوتا ہے۔

امام شافعی نے فرمایا کہ اگر منْعَل ہوں (یعنی جوتوں والی جگہ چڑا چڑھا ہوا ہو) اور وضو کی جگہ دبیز (موٹی وٹھوس) ہو، پتلی نہ ہو، اور وضو والے مقام (یعنی ٹخنوں) سے اوپر والی جگہ پتلی و باریک ہو، تو اس میں کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ اگر اس جگہ کچھ بھی نہ ہو، تو کوئی حرج نہیں؛ اور اگر وضو والی کوئی جگہ بھی ایسی ہو، کہ وہ پتلی

اور باریک ہو تو اس پر مسح کرنا جائز نہیں (کتاب الام)

مشہور اہل حدیث عالم مولانا عبدالرحمن مبارک پوری صاحب لکھتے ہیں کہ:

إِعْلَمُ أَنَّ التِّرْمِذِيَّ حَسَنَ حَدِيثِ الْبَابِ وَصَحَّحَهُ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِّنْ أَيْمَةِ الْحَدِيثِ ضَعَّفُوهُ قَالَ النَّسَائِيُّ فِي سُنَنِهِ الْكُبْرَى لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ أَبَا قَيْسٍ عَلَى هَذِهِ الرَّوَايَةِ وَالصَّحِيحُ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ انْتَهَى وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ لَا يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّ الْمَعْرُوفَ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ وَرَوَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْجُورَيْنِ وَلَيْسَ بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِيِّ وَذَكَرَ الْبَيْهَقِيُّ حَدِيثَ الْمُغِيرَةِ هَذَا وَقَالَ إِنَّهُ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ ضَعَّفَهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَعَلَى بْنِ الْمَدِينِيِّ وَمُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَالْمَعْرُوفُ عَنِ الْمُغِيرَةِ حَدِيثُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَيُرْوَى عَنْ جَمَاعَةٍ أَنَّهُمْ فَعَلُوهُ قَالَ النَّوَوِيُّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ هَؤُلَاءِ لَوْ أَنْفَرَدَ قُدِّمَ عَلَى التِّرْمِذِيِّ مَعَ أَنَّ الْجَرَحَ مُقَدَّمٌ عَلَى التَّعْدِيلِ قَالَ وَاتَّفَقَ الْحُفَّاظُ عَلَى تَضْعِيفِهِ وَلَا يَقْبَلُ قَوْلُ التِّرْمِذِيِّ إِنَّهُ حَسَنٌ صَحِيحٌ. انْتَهَى.

وَقَالَ الشَّيْخُ تَقِيُّ الدِّينِ فِي الْإِمَامِ أَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَرْوَانَ احْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ وَذَكَرَ الْبَيْهَقِيُّ فِي سُنَنِهِ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ رَأَيْتُ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ ضَعَّفَ هَذَا الْخَبَرَ وَقَالَ أَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ وَهَزِيلُ بْنُ

شُرْحَبِيلَ لَا يَحْتَمِلَانِ وَخُصُوصًا مَعَ مُخَالَفَتِهِمَا الْأَجَلَةَ الَّذِينَ رَوَوْا
هَذَا الْخَبَرَ عَنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالُوا مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالُوا لَا يُتْرَكُ
ظَاهِرُ الْقُرْآنِ بِمِثْلِ أَبِي قَيْسٍ وَهَزِيلٍ قَالَ فَذَكَرْتُ هَذِهِ الْحِكَايَةَ
عَنْ مُسْلِمٍ لِأَبِي الْعَبَّاسِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدُّغُولِيِّ فَسَمِعْتُهُ
يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْبَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قُدَامَةَ
السَّرْحَسِيِّ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ
لَوْ حَدَّثْتَنِي بِحَدِيثِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هَزِيلٍ مَا قَبِلْتُهُ مِنْكَ فَقَالَ سُفْيَانُ
الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ.

ثُمَّ أَسْنَدَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ لَيْسَ يُرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ
إِلَّا مِنْ رِوَايَةِ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ أَنَّ
يُحَدِّثُ بِهِذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ هُوَ مُنْكَرٌ النَّاسُ كُلُّهُمْ
رَوَوْا عَنِ الْمُغِيرَةِ بِلَفْظِ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَأَبُو قَيْسٍ يُخَالِفُهُمْ
جَمِيعًا فَيَرَوِي عَنْ هَزِيلٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بِلَفْظِ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ
وَالنَّعْلَيْنِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى مَا رَوَوْا بَلْ خَالَفَ مَا رَوَوْا نَعَمْ لَوْ رَوَى بِلَفْظِ
مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ لَصَحَّ أَنْ يُقَالَ إِنَّهُ رَوَى
أَمْرًا زَائِدًا عَلَى مَا رَوَوْهُ وَإِذْ لَيْسَ فَلَيْسَ فَتَفَكَّرُوا.

فَإِذَا عَرَفْتُمْ هَذَا كُلَّهُ ظَهَرَ لَكُمْ أَنَّ أَكْثَرَ الْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ
حَكَمُوا عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ بِأَنَّهُ ضَعِيفٌ مَعَ أَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا غَافِلِينَ
عَنْ مَسْأَلَةِ زِيَادَةِ الثِّقَةِ فَحُكْمُهُمْ عِنْدِي وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ مُقَدِّمٌ عَلَى
حُكْمِ التِّرْمِذِيِّ بِأَنَّهُ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَفِي الْبَابِ حَدِيثَانِ آخَرَانِ حَدِيثُ بْنُ مَسْعُودٍ وَحَدِيثُ بِلَالٍ وَهُمَا

أَيْضًا ضَعِيفَانِ لَا يَصْلُحَانِ لِلْاِحْتِجَاجِ أَمَّا حَدِيثُ أَبِي مُوسَى
فَأُخْرِجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي شَرْحِ الْأَثَارِ مِنْ طَرِيقِ أَبِي سِنَانٍ عَنِ
الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى جَوْرَبِيهِ وَنَعْلَيْهِ وَأُخْرِجَهُ أَيْضًا ابْنُ مَاجَةَ
وَالْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيقِ عِيْسَى بْنِ سِنَانٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي مُوسَى وَقَدْ تَقَدَّمَ أَنَّ أَبَا دَاوُدَ حَكَّمَ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ بِأَنَّهُ
لَيْسَ بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِيِّ.

وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ بَعْدَ رَوَايَةِ الْحَدِيثِ لَهُ عِلَّتَانِ إِحْدَاهُمَا أَنَّ الضَّحَّاكَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَمْ يَثْبُتَ سَمَاعُهُ مِنْ أَبِي مُوسَى وَالثَّانِيَةُ أَنَّ عِيْسَى
بْنَ سِنَانٍ ضَعِيفٌ انْتَهَى.

قُلْتُ أَبُو سِنَانٍ الَّذِي وَقَعَ فِي سَنَدِ الطَّحَاوِيِّ هُوَ عِيْسَى بْنُ سِنَانٍ
قَالَ الْحَافِظُ فِي تَهْذِيبِ التَّهْذِيبِ فِي تَرْجَمَتِهِ قَالَ الْأَثَرُ قُلْتُ لِأَبِي
عَبْدِ اللَّهِ أَبُو سِنَانٍ عِيْسَى بْنُ سِنَانٍ فَضَعَّفَهُ قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنِ
بْنِ مُعِينٍ لَيْسَ الْحَدِيثُ وَقَالَ جَمَاعَةٌ عَنْ بْنِ مُعِينٍ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ
وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ مُخْلَطٌ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ
فِي الْحَدِيثِ وَقَالَ الْعَجَلِيُّ لَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ النَّسَائِيُّ ضَعِيفٌ وَقَالَ
بْنُ خِرَاشٍ صَدُوقٌ وَقَالَ مَرَّةً فِي حَدِيثِهِ نَكْرَةٌ وَذَكَرَهُ بْنُ حَبَّانٍ فِي
الثَّقَاتِ وَقَالَ الْكِنَانِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ يُكْتَبُ حَدِيثُهُ وَلَا يُحْتَجُّ بِهِ
انْتَهَى كَلَامُ الْحَافِظِ.

فَإِنْ قُلْتُ قَالَ الشَّيْخُ عَلَاءُ الدِّينِ الْمَارِدِيُّ إِنَّ التَّضْعِيفَ بَعْدَ
ثُبُوتِ سَمَاعِ عِيْسَى بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي مُوسَى وَهُوَ عَلَى مَذْهَبِ مَنْ

يُسْتَرْطُ لِلِاتِّصَالِ ثُبُوتِ السَّمَاعِ قَالَ ثُمَّ هُوَ مُعَارِضٌ بِمَا ذَكَرَهُ عَبْدُ
الْغَنِيِّ فَإِنَّهُ قَالَ فِي الْكَمَالِ سَمِعَ الضَّحَّاكُ مِنْ أَبِي مُوسَى قَالَ وَبُنُ
سِنَانٍ وَثَّقَهُ بَنُ مُعِينٍ وَضَعَفَهُ غَيْرُهُ وَقَدْ أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْجَنَائِزِ
حَدِيثًا فِي سَنَدِهِ عِيسَى بْنُ سِنَانٍ هَذَا وَحَسَنَهُ انْتَهَى.

كَذَا نَقَلَ بَعْضُ مُجَوِّزِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوَرِبِ مُطْلَقًا فِي رِسَالَتِهِ
وَأَقَرَّهُ فَالظَّاهِرُ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي مُوسَى حَسَنٌ صَالِحٌ لِلِاجْتِجَاعِ.
قُلْتُ ذَكَرَ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْمَذْكُورِ
عِلَّتَيْنِ لِضَعْفِهِ الْأُولَى الْإِنْقِطَاعُ وَالثَّانِيَةُ ضَعْفُ عِيسَى بْنِ سِنَانٍ فَإِنْ
ثَبَتَ سَمَاعُ الضَّحَّاكِ مِنْ أَبِي مُوسَى تَرْتَفِعُ الْعِلَّةُ الْأُولَى وَتَبْقَى
الثَّانِيَةُ وَهِيَ كَافِيَةٌ لِضَعْفِ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْمَشْهُورِ.

وَأَمَّا قَوْلُ الْمَارِذِيِّ وَبُنُ سِنَانٍ وَثَّقَهُ بَنُ مُعِينٍ وَضَعَفَهُ غَيْرُهُ فَفِيهِ أَنَّ
بَنَ مُعِينٍ أَيْضًا ضَعَفَهُ قَالَ الدَّهَبِيُّ فِي الْمِيزَانِ ضَعَفَهُ أَحْمَدُ وَبُنُ
مُعِينٍ وَهُوَ مِمَّا يُكْتَبُ عَلَى لَبْنِهِ إِنْ خُ.

وَقَالَ الْحَافِظُ فِي تَهْذِيبِ التَّهْذِيبِ قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ بَنِ
مُعِينٍ لَيْسَ الْحَدِيثُ وَقَالَ جَمَاعَةٌ عَنْ بَنِ مُعِينٍ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ كَمَا
عَرَفْتُ أَنْفًا.

قُلْتُ وَلِضَعْفِ هَذَا الْحَدِيثِ عِلَّةٌ ثَالِثَةٌ وَهِيَ أَنَّ عِيسَى بْنَ سِنَانٍ
مُخَلِّطٌ قَالَ الْحَافِظُ أَبُو زُرْعَةَ مُخَلِّطٌ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ كَمَا عَرَفْتُ
أَنْفًا فِي كَلَامِ الْحَافِظِ.

وَأَمَّا قَوْلُ الْمَارِذِيِّ وَقَدْ أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْجَنَائِزِ حَدِيثًا فِي
سَنَدِهِ عِيسَى بْنُ سِنَانٍ وَحَسَنَهُ فَمِمَّا لَا يُصْغَى إِلَيْهِ فَإِنَّ التِّرْمِذِيَّ قَدْ

يُحْسِنُ الْحَدِيثَ مَعَ تَصْرِيحِهِ بِالْإِنْقِطَاعِ وَكَذَا مَعَ تَصْرِيحِهِ بِضَعْفِ
بَعْضِ رَوَاتِهِ ثُمَّ تَسَاهَلَ التِّرْمِذِيُّ مَشْهُورٌ.

وَأَمَّا حَدِيثُ بِلَالٍ فَهُوَ أَيْضًا ضَعِيفٌ قَالَ الزَّيْلَعِيُّ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي
مُعْجَمِهِ مِنْ طَرِيقِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ
الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ
وَبْنُ أَبِي لَيْلَى مُسْتَضْعَفَانِ مَعَ نِسْبَتِهِمَا إِلَى الصَّدِّقِ انْتَهَى كَلَامُ
الزَّيْلَعِيِّ.

قُلْتُ فِي سَنَدِهِ الْأَوَّلِ الْأَعْمَشُ وَهُوَ مُدَلِّسٌ وَرَوَاهُ عَنِ الْحَكَمِ
بِالْعُنْعَنَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ سِمَاعَهُ مِنْهُ قَالَ الدَّهَبِيُّ فِي الْمِيزَانِ فِي تَرْجُمَةِ
الْأَعْمَشِ رُبَّمَا دَلَّسَ عَنْ ضَعِيفٍ لَا يَدْرِي بِهِ فَإِنْ قَالَ حَدَّثَنَا فَلَا
كَلَامَ وَإِنْ قَالَ عَنْ تَطَرَّقَ إِلَيْهِ الْإِحْتِمَالُ إِلَّا فِي شُيُوخٍ أَكْثَرَ مِنْهُمْ
كَإِبْرَاهِيمَ وَأَبِي وَائِلٍ وَأَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ فَإِنَّ رِوَايَتَهُ عَنْ هَذَا
الصَّنْفِ مَحْمُولَةٌ عَلَى الْإِتِّصَالِ انْتَهَى.

وَفِي سَنَدِهِ الثَّانِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ قَالَ الْحَافِظُ فِي
التَّقْرِيبِ فِي تَرْجُمَتِهِ ضَعِيفٌ كَبُرَ فَتَغَيَّرَ وَصَارَ يَتَلَقَّنُ وَكَانَ شَيْعِيًّا
انْتَهَى.

فَإِنْ قُلْتُ كَيْفَ قُلْتُمْ إِنَّ حَدِيثَ بِلَالٍ ضَعِيفٌ وَقَدْ قَالَ الْحَافِظُ فِي
الدَّرَايَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بِلَالٍ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ بِسَنَدَيْنِ رِجَالُ
أَحَدِهِمَا ثِقَاتٌ انْتَهَى.

وَأَرَادَ بِرِجَالِ أَحَدِهِمَا رِجَالَ السَّنَدِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُمْ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

قُلْتُ لَا شَكَّ فِي أَنَّ رِجَالَ السَّنَدِ الْأَوَّلِ مِنْ حَدِيثِ بِلَالٍ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَلَكِنْ فِيهِمُ الْأَعْمَشُ وَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ مُدَلِّسٌ وَرَوَاهُ عَنِ الْحَكَمِ بِالْعَنْعَنَةِ وَعَنْعَنَةُ الْمُدَلِّسِ غَيْرُ مَقْبُولَةٍ وَقَدْ تَقَرَّرَ أَنَّهُ لَا يَلْزَمُ مِنْ كَوْنِ رِجَالِ السَّنَدِ ثِقَاتٍ صِحَّةُ الْحَدِيثِ لِجَوَازِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثِقَةٌ مُدَلِّسٌ وَرَوَاهُ عَنْ شَيْخِهِ الثَّقَةِ بِالْعَنْعَنَةِ أَوْ يَكُونَ فِيهِ عِلَّةٌ أُخْرَى أَلَا تَرَى أَنَّ الْحَافِظَ ذَكَرَ فِي التَّلْخِصِ حَدِيثَ الْعَيْنَةِ الَّذِي رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ طَرِيقِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ بَنِي عُمرَ وَذَكَرَ أَنَّ بَنِي الْقَطَّانِ صَحَّحَهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَفْظُهُ وَعِنْدِي أَنَّ الْأَسْنَادَ الَّذِي صَحَّحَهُ بَنِي الْقَطَّانِ مَعْلُومٌ لِأَنَّهُ لَا يَلْزَمُ مِنْ كَوْنِهِ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ أَنْ يَكُونَ صَحِيحًا لِأَنَّ الْأَعْمَشَ مُدَلِّسٌ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمَاعَهُ مِنْ عَطَاءٍ انْتَهَى كَلَامُ الْحَافِظِ.

وَقَالَ الزَّيْلَعِيُّ فِي نَضْبِ الرَّايَةِ فِي بَحْثِ الْجَهْرِ بِالسُّمْلَةِ نَقْلًا عَنْ بَنِي الْهَادِي وَلَوْ فُرِضَ ثِقَةُ الرِّجَالِ لَمْ يَلْزَمُ مِنْهُ صِحَّةُ الْحَدِيثِ حَتَّى يَنْتَفِيَّ مِنْهُ الشُّدُودُ.

وَالْحَاصِلُ أَنَّهُ لَيْسَ فِي بَابِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَيْنِ حَدِيثٌ مَرْفُوعٌ صَحِيحٌ خَالٍ عَنِ الْكَلَامِ هَذَا مَا عِنْدِي (تحفة الاحوذى، باب ماجاء في

المسح على الجورين والتعليق جلد ۱ صفحہ ۷۸ تا ۲۸۱)

ترجمہ: یہ بات جان لینی چاہئے کہ ترمذی نے حدیث باب (یعنی جرابوں پر مسح کی حدیث) کو حسن اور صحیح قرار دیا ہے، لیکن اکثر ائمہ حدیث نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے، امام نسائی نے اپنی سنن کبریٰ میں فرمایا کہ ہمارے علم کے مطابق کسی نے ابوقیس کی اس روایت کی اتباع (و پیروی) نہیں کی، اور حضرت مغیرہ سے صحیح

روایت یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کیا، امام نسائی کا کلام ختم ہوا۔ اور امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں فرمایا کہ عبدالرحمن بن مہدی اس حدیث کو بیان نہیں کیا کرتے تھے، کیونکہ حضرت مغیرہ سے جو حدیث مشہور و معروف ہے، وہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کیا (نہ کہ جور بین پر) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری سے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ مروی ہے کہ آپ نے جور بین پر مسح کیا، لیکن یہ حدیث نہ تو متصل ہے، اور نہ ہی قوی۔

اور امام بیہقی نے حضرت مغیرہ کی اس حدیث کو ذکر کیا ہے، اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے، جس کو سفیان ثوری اور عبدالرحمن بن مہدی اور امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی اور مسلم بن حجاج نے ضعیف قرار دیا ہے، اور حضرت مغیرہ سے مشہور و معروف حدیث خفین پر مسح کی ہے، اور ایک جماعت سے مروی ہے کہ انہوں نے اس کو اختیار کیا ہے، امام نووی نے فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک اگر تنہا ہوتا تو امام ترمذی پر مقدم ہوتا، باوجودیکہ جرح تعدیل پر مقدم ہوتی ہے، اور فرمایا کہ حفاظ حدیث اس حدیث کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں، اور امام ترمذی کا یہ قول کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے، قابل قبول نہیں، امام نووی کا کلام ختم ہوا۔

اور شیخ تقی الدین نے امام ابوقیس اودی کے بارے میں فرمایا کہ اُن کا نام عبدالرحمن بن ثروان ہے، جن سے بخاری نے اپنی صحیح میں دلیل پکڑی ہے، اور امام بیہقی نے اپنی سنن میں ذکر فرمایا کہ ابو محمد یحییٰ بن منصور نے فرمایا کہ میں نے مسلم بن حجاج کو دیکھا ہے، انہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے، اور فرمایا کہ ابوقیس اودی اور ہزریل بن شریحیل قوی نہیں ہیں، بالخصوص جبکہ ان کی مخالفت

بڑے بڑے محدثین نے کی ہے، جنہوں نے اس حدیث کو حضرت مغیرہ سے روایت کیا ہے، اور انہوں نے فرمایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کیا، اور ان حضرات نے فرمایا کہ قرآن مجید کے ظاہر (یعنی وضو میں پیر دھونے کے واضح حکم) کو ابوقیس اور ہزریل جیسوں کی روایت کی وجہ سے نہیں چھوڑا جائے گا۔ اور فرمایا کہ میں نے مسلم بن حجاج کی اس روایت کو ابوالعباس محمد بن عبدالرحمن دغولی کے سامنے ذکر کیا، تو میں نے اُن سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے علی بن محمد بن شیبان سے سنا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابوقد امہ سرہسی سے سنا ہے، انہوں نے فرمایا کہ عبدالرحمن بن مہدی نے فرمایا کہ میں نے سفیان ثوری سے عرض کیا کہ اگر آپ ابوقیس کی ہزریل سے حدیث مجھے بیان کریں گے تو میں آپ کی اس حدیث کو قبول نہیں کروں گا، حضرت سفیان نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

پھر امام بیہقی نے حضرت احمد بن حنبل سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث ابوقیس اودی اور ابوعبدالرحمن بن مہدی کے علاوہ کسی اور سے مروی نہیں ہے کہ کسی اور نے اس کو روایت کیا ہو، اور فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے..... تمام حضرات نے حضرت مغیرہ سے خفین پر مسح کے الفاظ سے روایت کیا ہے، اور ابوقیس نے ان سب کی مخالفت کی ہے، انہوں نے ہزریل سے حضرت مغیرہ کی روایت جو ربین اور نعلین پر مسح کے لفظ سے روایت کی ہے، تو ابوقیس نے دوسرے حضرات کی روایت پر زائد چیز بیان نہیں کی، بلکہ اُن سب کی روایت کی مخالفت کی ہے، ہاں البتہ اگر وہ خفین اور جو ربین اور نعلین پر مسح کے لفظ کے ساتھ روایت کرتے، تو یہ کہنا صحیح تھا کہ انہوں نے دوسرے حضرات کی روایت پر ایک زائد چیز کو روایت کیا ہے، اور جب ایسا نہیں ہے تو ایک زائد چیز کو روایت کرنے کا حکم

لگانا بھی صحیح نہیں ہے، اس کو اچھی طرح سمجھ لیجئے۔

جب آپ یہ تمام تفصیل جان چکے تو آپ کے سامنے یہ بات ظاہر ہو چکی کہ احادیث کے اکثر ائمہ حضرات نے اس حدیث کے ضعیف ہونے کا حکم لگایا ہے، باوجودیکہ وہ زیادتی ثقہ کے مسئلہ سے غافل نہیں تھے۔

پس واللہ تعالیٰ اعلم اُن کا یہ حکم لگانا میرے نزدیک ترمذی کے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دینے کے حکم پر مقدم ہے۔

اور اس باب میں دو اور حدیثیں بھی ہیں، ایک ابن مسعود کی حدیث اور دوسری بلال کی حدیث، مگر وہ دونوں بھی ضعیف ہیں، جو دلیل بننے کی صلاحیت نہیں رکھتیں۔

جہاں تک حضرت ابو موسیٰ کی حدیث کا تعلق ہے تو اس کو طحاوی نے شرح آثار میں ذکر کیا ہے، ابوسنان کی ضحاک بن عبدالرحمن کی حضرت ابو موسیٰ کی سند سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا، اور ابن ماجہ اور بیہقی نے عیسیٰ بن سنان کی ضحاک بن عبدالرحمن کی حضرت ابو موسیٰ کی سند سے تخریج کی ہے، اور یہ بات گزر چکی ہے کہ امام ابوداؤد نے اس حدیث پر متصل اور قوی نہ ہونے کا حکم لگایا ہے۔

اور امام بیہقی نے اس حدیث کی روایت کے بعد فرمایا کہ اس حدیث میں دو علتیں ہیں، ایک تو یہ کہ ضحاک بن عبدالرحمن کا حضرت ابو موسیٰ سے سماع ثابت نہیں ہے، اور دوسری یہ کہ عیسیٰ بن سنان ضعیف ہیں، امام بیہقی کا کلام ختم ہوا۔

میں کہتا ہوں کہ ابوسنان جو کہ طحاوی کی سند میں آئے ہیں، وہ عیسیٰ بن سنان ہیں، حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں ان کے تریجے میں فرمایا کہ اصرم نے فرمایا کہ میں نے ابو عبد اللہ سے، ابوسنان عیسیٰ بن سنان کے بارے میں عرض کیا،

تو انہوں نے ان کو ضعیف قرار دیا۔ یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ ابنِ معین نے فرمایا کہ یہ حدیث میں ضعیف ہیں، اور ایک جماعت نے ابنِ معین سے ضعیف الحدیث ہونا روایت کیا ہے۔

اور ابو زرہ نے فرمایا کہ ان کو اختلاط ہو گیا تھا، اور یہ حدیث میں ضعیف ہیں، اور ابو حاتم نے فرمایا کہ یہ حدیث میں قوی نہیں ہیں، اور عجلی نے فرمایا کہ ان میں کوئی حرج نہیں، اور نسائی نے فرمایا کہ ضعیف ہیں، اور ابنِ خراش نے ان کو صدوق قرار دیا، اور بعض مرتبہ فرمایا کہ ان کی حدیث میں نکارت ہے، اور ابنِ حبان نے ان کو ثقافت میں ذکر کیا ہے، اور کنانی نے ابو حازم کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے فرمایا کہ ان کی حدیث لکھ لی جائے گی، لیکن اس سے دلیل نہیں پکڑی جائے گی، حافظ ابنِ حجر کا کلام ختم ہوا۔

اور اگر آپ یہ کہیں کہ شیخ علاء الدین ماردینی نے یہ فرمایا ہے کہ اس حدیث کو ضعیف قرار دینا عیسیٰ بن سنان کے حضرت ابو موسیٰ سے سماع کے ثبوت نہ ہونے پر مبنی ہے، اور یہ اُس شخص کے مذہب پر ہے، جو سماع کے ثبوت کے لئے اتصال کو شرط قرار دیتا ہے، پھر یہ اُس کے مخالف بھی ہے، جس کو عبد الغنی نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے کمال میں فرمایا کہ ضحاک نے ابو موسیٰ سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ابنِ سنان کو ابنِ معین نے ثقہ قرار دیا، اور ان کے علاوہ نے ضعیف قرار دیا، اور امام ترمذی نے جناز کے باب میں ایک حدیث روایت کی ہے، جس میں یہی عیسیٰ بن سنان ہیں، اور ان کی حدیث کو حسن قرار دیا ہے، شیخ علاء الدین کا کلام ختم ہوا۔

اسی طریقے سے جرابوں پر مسح کو جائز قرار دینے والوں نے اپنے رسالے میں مطلقاً نقل کیا ہے اور انہوں نے اس پر اکتفاء کیا (اور سہارا پکڑا) ہے، جس سے یہ

بات ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ کی حدیث حسن ہے، دلیل پکڑنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ امام ابو داؤد وغیرہ نے ابو موسیٰ کی مذکورہ حدیث کے ضعیف ہونے کی دو علتیں ذکر کی ہیں، پہلی انقطاع ہونا اور دوسری عیسیٰ بن سنان کا ضعیف ہونا۔ پس اگر ضحاک کا ابو موسیٰ سے سماع ثابت ہو جائے تو پہلی علت تو ختم ہو جاتی ہے، لیکن دوسری علت پھر بھی باقی رہتی ہے، جو کہ ابو موسیٰ کی مشہور حدیث کے ضعیف ہونے کے لئے کافی ہے۔

جہاں تک ماردینی کا یہ قول ہے کہ ابن سنان کو ابن معین نے ثقہ قرار دیا اور ان کے علاوہ نے ضعیف قرار دیا تو اس کے بارے میں کہا جائے گا کہ ابن معین نے بھی ان کو ضعیف قرار دیا ہے، امام ذہبی نے میزان میں فرمایا کہ ان کو امام احمد اور ابن معین نے ضعیف قرار دیا ہے، اور یہ ان راویوں میں سے ہیں کہ کمزور ہونے کے باوجود ان کی حدیث کو لکھ لیا جائے گا۔ الیٰ آخرہ۔

اور حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں فرمایا کہ یعقوب بن شیبہ نے ابن معین سے ان کا حدیث میں ضعیف ہونا فرمایا ہے۔

اور ایک جماعت نے ابن معین سے ان کا ضعیف الحدیث ہونا بیان کیا ہے، جیسا کہ آپ ابھی جان چکے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کے ضعیف ہونے کی ایک تیسری علت بھی ہے اور وہ یہ کہ عیسیٰ بن سنان کو اختلاط ہو گیا تھا، حافظ ابو زرعہ نے ان کے اختلاط اور ضعیف الحدیث ہونے کا حکم لگایا ہے، جیسا کہ آپ ابھی حافظ ابن حجر کے کلام میں جان چکے ہیں۔

جہاں تک ماردینی کے اس قول کا تعلق ہے کہ امام ترمذی نے جنائز میں ایک

حدیث ذکر کی ہے، جس میں عیسیٰ بن سنان ہیں، اور اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے، تو یہ بات اُن چیزوں میں سے ہے کہ جس کو اہمیت نہیں دی جاسکتی، کیونکہ امام ترمذی بعض اوقات حدیث کو حسن قرار دیتے ہیں، باوجود منقطع ہونے کی تصریح کرنے کے، اور باوجود بعض راویوں کے ضعف کی تصریح کرنے کے۔ پھر امام ترمذی کا تساہل مشہور ہے۔

اور جہاں تک حدیث بلال کا تعلق ہے، تو وہ بھی ضعیف ہے، امام زیلعی نے فرمایا کہ اس کو طبرانی نے اپنی معجم میں ابن ابی شیبہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے حکم سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے حضرت بلال سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح (یعنی جرابوں پر مسح) کیا کرتے تھے۔ اور یزید بن ابی زیاد اور ابن ابی لیلیٰ دونوں ضعیف ہیں، باوجودیکہ ان کی طرف صدق کی نسبت کی گئی ہے، امام زیلعی کا کلام ختم ہوا۔

میں کہتا ہوں کہ پہلی سند میں اعمش ہیں، جو کہ مدلس ہیں، اور وہ اس کو حکم سے عنعنہ کے ساتھ روایت کر رہے ہیں، اور ان سے سماعت کا ذکر نہیں کر رہے، امام ذہبی نے میزان میں اعمش کے ترجمے کے باب میں فرمایا کہ بسا اوقات یہ ضعیف سے تدلیس کرتے ہیں، جس کو یہ نہیں جانتے۔

پس اگر یہ کہیں کہ ہم سے حدیث بیان کی تو کوئی کلام نہیں، اور اگر یہ عن کے ساتھ بیان کریں تو اس میں ضعف کا احتمال راہ پکڑتا ہے، مگر ان کے جو اکثر شیوخ ہیں، جیسا کہ ابراہیم اور ابووائل اور ابوصالح سمان تو اس طرح کے مشائخ کی روایت اتصال پر محمول ہے۔ امام ذہبی کا کلام ختم ہوا۔

اور دوسری سند میں یزید بن ابی زیاد ہیں، یہ بھی ضعیف ہیں، حافظ ابن حجر نے

تقریب میں ان کے ترجمہ میں فرمایا کہ ضعیف ہیں، بوڑھے ہونے پر تغیر پیدا ہو گیا تھا، اور تلقین حاصل کرنے لگے تھے، اور شیعہ تھے، حافظ کا کلام ختم ہوا۔ اور اگر آپ یہ کہیں کہ تم نے بلال کی حدیث کو کیسے ضعیف کہہ دیا، حالانکہ حافظ ابن حجر نے درایہ میں فرمایا کہ اس باب میں بلال کی حدیث ہے، جس کو طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے، جن میں سے ایک سند کے رجال ثقہ ہیں، حافظ کا کلام ختم ہوا۔

اور حافظ ابن حجر نے ان میں سے ایک کے رجال سے مراد پہلی سند کے رجال لیے ہیں، کیونکہ وہ سب کے سب ثقہ ہیں، میں کہتا ہوں کہ حدیث بلال کی پہلی سند کے سب رجال کے ثقہ ہونے میں شک نہیں، لیکن اُن میں ایک اعمش ہیں، اور آپ یہ بات پہچان چکے کہ وہ مدلس ہیں، اور وہ حکم سے عنعنہ کے ساتھ روایت کر رہے ہیں، اور مدلس کی عنعنہ قبول نہیں کی جاتی، اور یہ بات طے شدہ ہے کہ سند کے رجال کے ثقہ ہونے سے حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا، کیونکہ یہ بات ممکن ہے کہ اس میں کوئی ثقہ مدلس ہو، اور وہ اپنے ثقہ شیخ سے عنعنہ کے ساتھ روایت کرے، یا اس میں کوئی دوسری علت ہو۔

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حافظ نے تلخیص میں اُس حدیث کو ذکر کیا ہے، جس کو امام طبرانی نے اعمش کی عطاء سے اور اُن کی ابن عمر کی سند سے روایت کیا ہے، اور یہ بات ذکر کی ہے کہ ابن قطان نے اس کو صحیح قرار دیا، پھر انہوں نے یہ فرمایا کہ میرے نزدیک وہ سند جس کو ابن قطان نے صحیح قرار دیا ہے، معلول ہے، کیونکہ اس کے رجال کے ثقہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ صحیح ہے۔ اس لئے کہ اعمش مدلس ہیں، اور عطاء سے اپنے سماع کا ذکر نہیں کر رہے، حافظ کا کلام ختم ہوا۔

اور امام زیلعی نے نصبِ الراہیہ میں بسم اللہ کو جہر اُڑھنے کی بحث میں ابنِ ہادی سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر رجال کا ثقہ ہونا فرض کر لیا جائے تو اس سے حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا، یہاں تک کہ اس کا شد و ختم نہ ہو جائے۔
اور تحقیق کا خلاصہ اور لبِ لباب یہ ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا کسی مرفوع، صحیح حدیث سے ثابت نہیں جو محدثین کی جرح و تنقید سے خالی ہو؛ میرے نزدیک یہی بات صحیح ہے (تحفۃ الاحوذی)

اور علامہ مبارک پوری صاحب ہی مزید لکھتے ہیں کہ:

فَإِنْ قُلْتَ قَدْ وَقَعَ فِي أَحَادِيثِ الْبَابِ لَفْظُ الْجَوْرَيْنِ مُطْلَقًا غَيْرَ مُقَيَّدٍ بِشَيْءٍ مِّنْ هَذِهِ الْقِيُودِ الَّتِي قَيَّدَهُمَا بِهَا هَؤُلَاءِ الْأَئِمَّةُ فَمَا بِالْهَمِّ قَيَّدُوهُمَا بِهَا وَاشْتَرَطُوا جَوَازَ الْمَسْحِ عَلَيْهِمَا بِتِلْكَ الْقِيُودِ فَبَعْضُهُم بِالْتَّجْلِيدِ وَبَعْضُهُم بِالتَّنْعِيلِ وَبَعْضُهُم بِالصَّفَاقَةِ وَالتُّخُونَةِ. قُلْتُ: الْأَصْلُ هُوَ غَسْلُ الرَّجُلَيْنِ كَمَا هُوَ ظَاهِرُ الْقُرْآنِ وَالْعُدُولُ عَنْهُ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِأَحَادِيثٍ صَحِيحَةٍ اتَّفَقَ عَلَى صَحِّهَا أئِمَّةُ الْحَدِيثِ كَأَحَادِيثِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَجَازَ الْعُدُولُ عَنْ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ إِلَى الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ بِإِخْلَافٍ. وَأَمَّا أَحَادِيثُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَيْنِ فَفِي صَحِّهَا كَلَامٌ عِنْدَ أئِمَّةِ الْفَنِّ كَمَا عَرَفْتُ، فَكَيْفَ يَجُوزُ الْعُدُولُ عَنْ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ إِلَى الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَيْنِ مُطْلَقًا وَالْإِشَارَةُ مُسْلِمٌ بِقَوْلِهِ لَا يَتْرُكُ ظَاهِرُ الْقُرْآنِ بِمَثَلِ أَبِي قَيْسٍ وَهَزْبِلٍ أَنْتَهَى. فَلَا جُلَّ ذَلِكَ إِشْتَرَطُوا جَوَازَ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَيْنِ بِتِلْكَ الْقِيُودِ لِيَكُونَا فِي مَعْنَى الْخُفِّ وَيَدْخُلَا تَحْتَ أَحَادِيثِ الْخُفَّيْنِ، فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ الْجَوْرَيْنِ إِذَا كَانَا مُجَلَّدَيْنِ

كَانَافِي مَعْنَى الْخُفَّيْنِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّهُمَا إِذَا كَانَ مُنْعَلَيْنِ كَانَافِي
مَعْنَاهُمَا، وَعِنْدَ بَعْضِهِمْ أَنَّهُمَا إِذَا كَانَا صَفِيْقَيْنِ فَخُفَّيْنِ كَانَافِي
مَعْنَاهُمَا وَإِنْ لَمْ يَكُونَا مُجَلَّدَيْنِ وَلَا مُنْعَلَيْنِ (حقة الاحوذی

جلد ۱ صفحہ ۲۸۴، باب ماجاء فی المسح علی الجوربین والنعلین)

ترجمہ: اگر آپ یہ شبہ کریں کہ احادیث الباب میں جو بین کا لفظ عام اور ان
قیودوں میں سے کسی قید کے بغیر واقع ہوا ہے، جو قیدیں ان ائمہ کرام نے لگائی
ہیں، تو ان کو کیا ہوا کہ انہوں نے جرابوں پر مسح کے جائز ہونے کے لئے یہ قیود اور
شرطیں لگائیں بعضوں نے جرابوں پر چڑھا چڑھے ہوئے ہونے کی، اور بعضوں
نے جوتوں والی جگہ چڑھا چڑھے ہوئے ہونے کی اور بعضوں نے دبیز موٹے اور
سخت ہونے کی؟ میں کہتا ہوں کہ اصل حکم تو (وضو کے دوران) پاؤں دھونے کا تھا
جیسا کہ قرآن مجید کے ظاہر کا تقاضا ہے، اور قرآن مجید کے اس حکم سے عدول
سوائے ایسی صحیح احادیث کے جائز نہیں، جن پر ائمہ احادیث نے اتفاق کیا ہو،
جیسا کہ خفین پر مسح کی احادیث کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے، لہذا پیروں کے
دھونے کے قرآنی حکم سے خفین پر مسح کی طرف عدول کرنا بلا کسی اختلاف کے
جائز ہے۔ اور جرابوں پر مسح کی احادیث کے صحیح ہونے میں ائمہ فن نے کلام کیا
ہے، جیسا کہ آپ پہچان چکے ہیں، لہذا پیروں کے دھونے کے قرآنی حکم کو چھوڑ کر
جرابوں پر مسح کو علی العموم کیسے گوارا کیا جاسکتا ہے، اور اسی کی طرف مسلم نے اپنے
اس قول سے اشارہ کیا ہے کہ قرآن کے ظاہر کو ابوقیس اور ہزیل جیسے لوگوں کی وجہ
سے (جنہوں نے جرابوں پر مسح کی روایت بیان کی ہے) کیسے چھوڑا جاسکتا ہے۔

پس اس وجہ سے علماء و فقہاء نے جرابوں پر مسح کے جائز ہونے کے لئے یہ قیدیں
(اور شرطیں) لگائی ہیں تاکہ جرابیں چڑھے کے موزوں کے درجہ میں آجائیں اور

خُفَّین (یعنی چوڑے کے موزوں) کی احادیث کے تحت داخل ہو جائیں، پس بعض فقہاء نے دیکھا کہ جب جرابوں کے اوپر چڑا چڑھا دیا جائے تو وہ خُفَّین کے درجہ میں آ جاتی ہیں، اور بعض نے دیکھا کہ جب جوتے پہنے جانے والے حصہ پر چڑا چڑھا دیا جائے تو خُفَّین کا درجہ حاصل کر لیتی ہیں اور بعض فقہاء کے نزدیک جب وہ موٹی و مضبوط اور ٹھوس ہوں تو خُفَّین کا درجہ حاصل کر لیتی ہیں، اگرچہ ان کے اوپر ٹخنوں تک یا اس سے کم حصے میں چڑا نہ چڑھایا گیا ہو (تحفۃ الاغوی)

اور علامہ مبارک پوری صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:

وَأَمَّا قَوْلُهُ لَا يَظْهَرُ بَيْنَ الْجَوْرَيْنِ وَالْخُفَّيْنِ فَرْقٌ مُؤَثِّرٌ إِنْ كَانَ الْخُفَّيْنِ إِذَا كَانَا مِنْ غَيْرِ الْجِلْدِ وَكَانَا خُفَّيْنِ صَفِيْقَيْنِ بَحِيْثٍ يَسْتَمْسِكَانِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ بِلَا شِدِّ وَيُمْكِنُ تَتَابُعُ الْمَشْيِ فِيهِمَا فَلَا شَكَّ فِي أَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْجَوْرَيْنِ وَالْخُفَّيْنِ فَرْقٌ مُؤَثِّرٌ لِأَنَّهُمَا فِي مَعْنَى الْخُفَّيْنِ وَأَمَّا إِذَا كَانَا رَقِيْقَيْنِ بَحِيْثٍ لَا يَسْتَمْسِكَانِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ بِلَا شِدِّ وَلَا يُمْكِنُ تَتَابُعُ الْمَشْيِ فِيهِمَا فَهُمَا لَيْسَا فِي مَعْنَى الْخُفَّيْنِ فَلَا شَكَّ فِي أَنَّ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْخُفَّيْنِ فَرْقًا مُؤَثِّرًا لَا تَرَى أَنَّ الْخُفَّيْنِ بِمَنْزِلَةِ النَّعْلَيْنِ عِنْدَ عَدَمِ وَجْدَانِهِمَا يَذْهَبُ الرَّجُلُ فِيهِمَا وَيَجْئُ وَيَمْشِي أَيْنَمَا شَاءَ فَلَا بَسَ الْخُفَّيْنِ لَا يَحْتَاجُ إِلَى نَزْعِهِمَا عِنْدَ الْمَشْيِ فَلَا يَنْزِعُهُمَا يَوْمًا وَلَيْلَةً بَلْ أَيَّامًا وَلَيَالِي فَهَذَا يَشُقُّ عَلَيْهِ نَزْعُهُمَا عِنْدَ كُلِّ وَضُوءٍ بِخِلَافِ لَا بَسِ الْجَوْرَيْنِ الرَّقِيْقَيْنِ فَإِنَّهُ كَلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَمْشِيَ يَحْتَاجُ إِلَى النَّزْعِ فَيَنْزِعُهُمَا فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَرَّاتٍ عَدِيْدَةً وَهَذَا لَا يَشُقُّ عَلَيْهِ نَزْعُهُمَا عِنْدَ كُلِّ وَضُوءٍ وَهَذَا الْفَرْقُ يَقْتَضِي أَنْ يُرَخَّصَ لِلْأَبْسِ الْخُفَّيْنِ دُونَ لَا بَسِ الْجَوْرَيْنِ

الرَّقِيقَيْنِ فِقْيَاسُ هَذَا عَلَى ذَلِكَ قِيَاسٌ مَعَ الْفَارِقِ فَعَدَمُ ظُهُورِ
الْفَرْقِ الْمُؤَثِّرِ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْخُفَّيْنِ مَمْنُوعٌ وَلَوْ سَلِمَ أَنَّهُ لَا يَظْهَرُ
الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْخُفَّيْنِ فَلَا شَكَّ فِي أَنَّ الْجَوْرَبَيْنِ الرَّقِيقَيْنِ
لَيْسَ دَاخِلَيْنِ تَحْتَ أَحَادِيثِ الْخُفَّيْنِ لِأَنَّ الْجَوْرَبَ لَيْسَ مِنْ أَفْرَادِ
الْخُفِّ فَلَا وَجْهَ لِحَوَازِ الْمَسْحِ عَلَيْهِمَا إِلَّا مُجَرَّدُ الْقِيَاسِ وَلَا
يُتْرَكُ ظَاهِرُ الْقُرْآنِ بِمُجَرَّدِ الْقِيَاسِ الْبَتَّةَ.

فَإِنْ قُلْتَ قَدْ أَجَابَ الْحَافِظُ بْنُ الْقَيِّمِ عَنْ قَوْلِ مُسْلِمٍ لَا يُتْرَكُ
ظَاهِرُ الْقُرْآنِ بِمِثْلِ أَبِي قَيْسٍ وَهَزِيلٍ فَقَالَ جَوَابُهُ مِنْ وَجْهَيْنِ
أَحَدُهُمَا أَنَّ ظَاهِرَ الْقُرْآنِ لَا يَنْفَى الْمَسْحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ إِلَّا كَمَا
يَنْفَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمَا كَانَ الْجَوَابُ عَنْ مَوَارِدِ الْإِجْمَاعِ
فَهُوَ الْجَوَابُ عَنْ مَسْأَلَةِ النِّزَاعِ.

الْثَّانِي الَّذِينَ سَمِعُوا الْقُرْآنَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَرَفُوا
تَأْوِيلَهُ مَسَحُوا عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَهُمْ أَعْلَمُ الْأُمَّةِ بِظَاهِرِ الْقُرْآنِ وَمُرَادِ
اللَّهِ مِنْهُ انْتَهَى. قُلْتُ فِي كِلَا الْوَجْهَيْنِ مِنَ الْجَوَابِ نَظَرٌ.

أَمَّا الْوَجْهُ الْأَوَّلُ فَفِيهِ أَنَّهُ قَدْ وَرَدَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَحَادِيثُ
كَثِيرَةٌ قَدْ أُجْمِعَ عَلَى صِحَّتِهَا أئِمَّةُ الْحَدِيثِ فَلِأَجْلِ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ
الصَّحِيحَةِ تَرَكَوا ظَاهِرَ الْقُرْآنِ وَعَمِلُوا بِهَا وَأَمَّا الْمَسْحُ عَلَى
الْجَوْرَبَيْنِ فَلَمْ يَرَدْ فِيهِ حَدِيثٌ أُجْمِعَ عَلَى صِحَّتِهِ وَمَا وَرَدَ فِيهِ فَقَدْ
عَرَفْتُ مَا فِيهِ مِنَ الْمَقَالِ فَكَيْفَ يُتْرَكُ ظَاهِرُ الْقُرْآنِ وَيُعْمَلُ بِهِ.

وَأَمَّا الْوَجْهُ الثَّانِي فَفِيهِ أَنَّهُ لَمْ يَبُثَّ أَنَّ الْجَوَارِبَةَ الَّتِي كَانَ الصَّحَابَةُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَمْسَحُونَ عَلَيْهَا كَانَتْ رَقَائِقَ بِحَيْثُ لَا

تَسْتَمْسِكُ عَلَى الْأَقْدَامِ وَلَا يُمَكِّنُ لَهُمْ تَتَابُعُ الْمَشْيِ فِيهَا.
فَيَحْتَمِلُ أَنَّهَا كَانَتْ صَفِيْقَةً فُخِيْنَةً فَرَأَوْا أَنَّهَا فِي مَعْنَى الْخِفَافِ
وَأَنَّهَا دَاخِلَةٌ تَحْتَ أَحَادِيثِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَهَذَا الْإِحْتِمَالُ
هُوَ الظَّاهِرُ عِنْدِي. وَقَدْ عَرَفْتُ قَوْلَ الْإِمَامِ أَحْمَدَ إِنَّمَا مَسَحَ الْقَوْمُ
عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ لِأَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْخُفِّ فَلَا يَلْزَمُ مِنْ
مَسْحِ الصَّحَابَةِ عَلَى الْجَوَارِبَةِ الَّتِي كَانُوا يَمَسَحُونَ عَلَيْهَا جَوَازُ
الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ مُطْلَقًا فَيُخَيَّنُ كَانَا أَوْ رَقِيقَيْنِ فَتَفَكَّرْ (صفحة

الاحوذی، جلد ۱ صفحہ ۲۸۵ و ۲۸۶، باب ماجاء فی المسح علی الجوربین والنعلین)

ترجمہ: اور جہاں تک ابن قیم کی اس بات کا تعلق ہے کہ جرابوں اور خفین میں کوئی
موثر فرق ظاہر نہیں ہوتا (لہذا خفین کی طرح جرابوں پر بھی مسح جائز ہونا چاہئے)
تو اس میں یہ بات ہے کہ جرابیں جبکہ کھال کی نہ ہوں، لیکن وہ اس طرح کی خفین
اور صفت (دبیز موٹی اور ٹھوس) ہوں کہ وہ قد میں پر بغیر باندھے (اور ربڑ و
لاسٹک وغیرہ کے بغیر) ٹھہری رہیں، اور اُن کو پہن کر مسلسل چلنا ممکن ہو، تو پھر تو
کوئی شک نہیں کہ اس طرح کی جرابوں اور خفین میں کوئی موثر فرق نہیں ہے،
کیونکہ اس طرح کی جرابیں بھی خفین کے حکم میں ہیں۔

اور اگر وہ اس طرح کی پتلی ہوں کہ وہ بغیر باندھے (اور بغیر ربڑ و لاسٹک وغیرہ
ڈالے) قد میں پر نہ ٹھہری رہیں، اور اُن کو پہن کر مسلسل چلنا ممکن نہ ہو، تو وہ خفین
کے درجے میں داخل نہیں، تو پھر ایسی جرابوں اور خفین کے درمیان موثر فرق
ہونے میں بھی کوئی شک نہیں۔

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اگر جوتے نہ ہوں تو خفین جوتوں کے قائم مقام ہو جاتے
ہیں، آدمی اُن کو پہن کر جاتا آتا ہے، اور جہاں چاہے (جوتوں کے بغیر) چلتا

ہے، تو خفین پہننے والا چلتے وقت ان کے اُتارنے کی ضرورت نہیں سمجھتا، تو ان کو ایک دن اور ایک رات بلکہ کئی دن اور کئی راتوں تک نہیں اُتارتا، تو ان موزوں کا ہر وضو کے وقت اُتارنا مشقت سے خالی نہیں، برخلاف پتلی (اور عام) جرابوں کے پہننے والے کے، کیونکہ وہ جب (ان کو پہننے کی حالت میں جوتے کے بغیر) چلنا چاہتا ہے تو اُتارنے کی ضرورت سمجھتا ہے، تو ان جرابوں کو دن اور رات میں کئی مرتبہ اُتار لیتا ہے، اور ان کے ہر وضو کے وقت اُتارنے میں (اس طرح کی) مشقت نہیں ہے۔

اور اس فرق کا تقاضا یہ ہے کہ خفین کے پہننے والے کو (مسح کی) رخصت دی جائے، نہ کہ پتلی جرابیں پہننے والے کو۔

پس ان جرابوں کو خفین پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق (اور غلط قیاس) ہے۔
تو ان جرابوں اور خفین کے درمیان مؤثر فرق کا ظاہر نہ ہونا ممنوع و ناممکن بات ہے (لہذا خفین اور جوربین میں واضح فرق ظاہر ہو گیا، جس کی تردید ممکن نہیں) اور اگر یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے کہ جرابوں اور خفین کے درمیان فرق ظاہر نہیں ہوتا تو اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ پتلی جرابیں خفین کی احادیث کے تحت داخل نہیں، کیونکہ جراب خف کے قبیل سے تعلق نہیں رکھتی، لہذا ان پر مسح کے جائز ہونے کی سوائے قیاس کے اور کوئی وجہ نہیں ہو سکتی، اور قرآن کے ظاہر کو لازمی طور پر صرف قیاس کے ذریعے سے نہیں چھوڑا جاسکتا۔

پھر اگر آپ کہیں کہ حافظ ابن قیم نے مسلم کے اس قول کا جواب دیا ہے کہ ظاہر قرآن کو ابوقیس اور ہزیل وغیرہ جیسے حضرات کی روایت سے نہیں چھوڑا جاسکتا، اور اس کا جواب انہوں نے دو طریقے سے دیا ہے، ایک تو یہ کہ ظاہر قرآن جرابوں پر مسح کی نفی نہیں کرتا، مگر اسی طریقے سے نفی کرتا ہے جس طریقے سے خفین پر مسح کی

نفی کرتا ہے، اور جو جواب اجماعی مسائل میں ہوتا ہے، وہی جواب نزاعی مسئلہ میں بھی ہے۔

دوسرے یہ کہ جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کو سنا اور انہوں نے اس کے مطلب کو سمجھا (یعنی صحابہ کرام) تو انہوں نے جرابوں پر مسح کیا ہے، اور وہ امت میں قرآن کے ظاہر اور اللہ تعالیٰ کی مراد کو زیادہ جاننے والے ہیں، ابنِ قیم کا کلام ختم ہوا۔

میں کہتا ہوں کہ دونوں طریقوں کے جوابوں میں کمزوری پائی جاتی ہے: پہلے طریقے میں یہ کمزوری ہے کہ خفین پر مسح کے بارے میں کثیر احادیث آئی ہیں، جن کی صحت پر ائمہ حدیث کا اجماع ہو چکا ہے؛ پس ان کثیر اور صحیح احادیث کی وجہ سے انہوں نے ظاہر قرآن کو ترک کیا، اور ان (احادیث) پر عمل کیا، مگر جرابوں پر مسح کے بارے میں کوئی ایسی حدیث وارد نہیں ہوئی، جس کی صحت پر اجماع ہو، اور جو اس سلسلے میں حدیث وارد ہوئی ہے، تو اس کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے، اُس کو آپ جان چکے ہو۔ پس ظاہر قرآن کو ترک کر کے کیسے اُس (جرابوں کی حدیث) پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

اور دوسرے طریقے میں یہ کمزوری ہے کہ یہ بات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی کہ جن جرابوں پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مسح کیا، وہ ایسی رقیق اور پتلی تھیں کہ وہ قدموں پر نہ ٹھہر سکتی ہوں، اور اُن کو پہن کر مسلسل چلنا ممکن نہ ہو؛ لہذا اس بات کا احتمال موجود ہے کہ وہ موٹی، دبیز اور ٹھوس ہوں، جس کی وجہ سے ان حضرات نے ان کو خفین کے درجے میں سمجھا ہو۔

اور وہ خفین پر مسح کی احادیث کے تحت داخل ہوں، اور یہ احتمال میرے نزدیک زیادہ قوی ہے۔

اور آپ امام احمد کا یہ قول جان چکے ہیں کہ اُن حضرات نے جرابوں پر مسح صرف اس وجہ سے کیا ہے کہ وہ ان کے نزدیک خُفَّین کے درجے میں تھیں؛ الٰہی آخرہ۔
لہذا صحابہ کے اُن جرابوں پر مسح کرنے سے کہ جن پر انہوں نے مسح کیا ہے، یہ لازم نہیں آتا کہ ہر قسم کی جرابوں پر مسح جائز ہو، چاہے وہ ٹخنیں (موٹی اور ٹھوس) ہوں، یا رقیق (پتلی اور باریک) ہوں؛ پس اس کو اچھی طرح سمجھ لیجئے (تحفۃ الاحوذی)
اور ابن عبد البر قرطبی مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

فَإِنْ كَانَ الْجَوْرَبَانِ مُجَلَّدَيْنِ كَالْخُفَّيْنِ مَسَحَ عَلَيْهِمَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ
مَالِكٍ مَنَعَ الْمَسْحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَإِنْ كَانَا مُجَلَّدَيْنِ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ

(الکافی فی فقہ اہل المدینۃ، لابن عبد البر القرطبی، باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: اگر جرابیں ایسی ہوں کہ ان پر چمڑا چڑھا دیا گیا ہو، خُفَّین کی طرح تو اُن پر مسح کرنا جائز ہے، اور امام مالک سے جرابوں پر مسح کی ممانعت مروی ہے، اگرچہ اُن پر چمڑا بھی چڑھا دیا جائے، اور پہلی روایت زیادہ صحیح ہے (الکافی)
اور فقہ مالکی کی کتاب الثمر الدانی میں ہے کہ:

فَشُرُوطُ الْمَمْسُوحِ أَنْ يَكُونَ جِلْدًا لَا مَا صُنِعَ عَلَى هَيْئَةِ الْخُفِّ مِنْ

نَحْوِ الْقُطْنِ (الثمر الدانی فی تقریب المعانی شرح رسالة ابن أبي زيد

القيروانی، ج ۱، ص ۸۳، باب فی المسح علی الخفین)

ترجمہ: جس چیز پر مسح کیا جائے، اُس کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ چمڑے کی ہو، جو چیز خف کی شکل میں روئی وغیرہ سے بنائی گئی ہو، اُس پر مسح جائز نہیں (ثمر الدانی)
علامہ ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

قُلْنَا لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِمَّا يُتَبَثُ بِنَفْسِهِ، وَيُمْكِنُ

مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ فِيهِ فَأَمَّا الرَّقِيقُ فَلَيْسَ بِسَاتِرٍ (المعنى لابن قدامة، ج ۱،

ص ۲۱۵، باب المسح علی الخفین، الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبِ الصَّفِيقِ (الخ)
ترجمہ: ہم کہتے ہیں کہ جرابوں پر مسح جائز نہیں، ہاں مگر کوئی موزے اتنے مضبوط
ہوں کہ وہ پنڈلی پر خود سے ٹھہرے رہیں اور ان کو پہن کر مسلسل اور غیر معمولی چلنا
ممکن ہو، جہاں تک پتلے موزوں کا معاملہ ہے (جن میں مذکورہ شرائط نہ ہوں)
تو وہ پاؤں کے لئے سائر نہیں ہیں (لہذا ان پر مسح جائز نہیں) (ابن قدامہ)
اور فقہ حنبلی کی کتاب دقائق اولی النہی میں ہے کہ:

(و) يَصِحُّ الْمَسْحُ أَيْضًا عَلَى (جَوْرَبٍ صَفِيقٍ) نِعْلٍ أَوَّلًا
وَلَا نَعْنَى فِي الْمَعْنَى الْخُفِّ إِذْ هُوَ مَلْبُوسٌ سَاوَرٌ لِمَحَلِّ الْفَرَضِ يُمَكِّنُ
مُتَابَعَةَ الْمَشْيِ فِيهِ، أَشْبَهَ الْخُفَّ (دقائق اولی النہی لشرح المنتہی المعروف
بشرح منتہی الإرادات، لمنصور بن یونس بن صلاح الدین ابن حسن بن إدریس
البهوتی الحنبلی، ج ۱، ص ۶۱، کتاب الطہارۃ، بابُ مَسْحِ الْخُفِّينِ وَمَا فِي مَعْنَاهُمَا)
ترجمہ: اور صفیق (موٹی وٹھوس) جرابوں پر بھی مسح جائز ہے، چاہے وہ متعل ہوں
یا نہ ہوں کیونکہ وہ خف کے درجے میں ہیں، اس لئے کہ وہ (وضو میں
دھوئے جانے والے) فرض مقام کو چھپائے اور ڈھکے ہوئے ہوتی ہیں، اور اُن
میں مسلسل چلنا ممکن ہوتا ہے، تو وہ خف کے مشابہ ہو گئیں (دقائق)
علامہ ابن ہمام حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

لَا شَكَّ أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفِّ عَلَى خِلَافِ الْقِيَاسِ، فَلَا يَصْلُحُ
الْحَاقُّ غَيْرَهُ بِهِ، إِلَّا إِذَا كَانَ بِطَرِيقِ الدَّلَالَةِ، وَهُوَ أَنْ يَكُونَ فِي مَعْنَاهُ،
وَمَعْنَاهُ السَّاتِرُ لِمَحَلِّ الْفَرَضِ الَّذِي هُوَ بِصَدَدِ مُتَابَعَةِ الْمَشْيِ فِيهِ فِي
السَّفَرِ وَغَيْرِهِ لِلْقَطْعِ بِأَنْ تَعْلِيْقَ الْمَسْحِ بِالْخُفِّ لَيْسَ لِصُورَتِهِ
الْخَاصَّةِ بَلْ لِمَعْنَاهُ (فتح القدیر، جلد ۱ صفحہ ۱۳۹، باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: اس بات میں کوئی شک نہیں کہ خُفین پر مسح کا ثبوت خلافِ قیاس ثابت ہے، پس اس کے ساتھ (خُفین کے علاوہ) کسی اور چیز کو شامل نہیں کیا جائے گا مگر یہ کہ وہ دلالتِ النص کے طریقے پر خُفین کے معنی میں داخل ہو، اور خُفین کے معنی ایک ایسے موزے کے ہیں جنہوں نے پاؤں کو بالکل ڈھانپ اور چھپا لیا ہو (جس کی وجہ سے پاؤں دھونے والی جگہ تک وضو ٹوٹنے کا اثر نہ پہنچے) اور ان میں (پیدل بغیر جوتوں کے) سفر وغیرہ کے دوران مسلسل چلنا ممکن ہو؛ کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ خُف پر مسح کے جائز ہونے کا حکم اس کی مخصوص صورت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے معنی (اور مخصوص اوصاف) کی وجہ سے ہے (فی القدر)

فقہ حنفی کی کتاب بدائع الصنائع میں ہے کہ:

فَإِنْ كَانَا رَفِيقَيْنِ يَشْفَانِ الْمَاءَ لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا بِالْإِجْمَاعِ
(بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۰، فَضْلُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، الْمَسْحُ عَلَى الْجُزْبِ)

ترجمہ: اگر موزے اتنے پتے ہوں کہ ان میں سے پانی چھن جاتا ہو تو ان پر بالاجماع مسح جائز نہیں (بدائع الصنائع)
حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

حدیث میں جو (جراہوں پر مسح کا ذکر) آیا ہے وہ مجمل و مبہم (یعنی غیر واضح) ہے کیونکہ وہ واقعہ کی حکایت ہے اور حکایتِ فعل کو عموم نہیں ہوتا۔ لہذا دوسرے دلائل کی طرف رجوع کیا جاوے گا، چونکہ ہماری متعارف (و مرؤبہ) جراثیم اس شان کی نہیں ہوتیں، لہذا ان پر مسح جائز نہیں (امداد الفتاویٰ جلد ۱ صفحہ ۴۲، وراجع للتفصیل امداد الفتاویٰ جلد ۶ صفحہ ۲۲، الی صفحہ ۲۲۳، در ذیل عنوان ”اہل حدیث کے فتاویٰ کی حقیقت“)

۱۔ مطلب یہ ہے کہ جس حدیث میں جراثیم پر مسح کا ذکر آیا ہے، اُس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فعل و عمل کا ذکر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ہے، اور فعل ”قول کی طرح“ عام نہیں ہوتا، بلکہ اس میں کئی احتمالات ہوتے ہیں، جس کی تفصیل گزر چکی۔ محمد رضوان

محدث علامہ ظفر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَيْنِ ثَبَتَ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ وَغَسْلُ الرَّجُلَيْنِ قَطْعِيٌّ
فَلَا يَكُونُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَيْنِ بَدْلًا عَنْهُ إِلَّا إِذَا كَانَ الْجَوْرَبُ
كَالْخُفِّ الثَّابِتِ مَسْحُهُ بِالتَّوَاتُرِ (اعلاء السنن، جلد ۱ صفحہ ۳۴۹، باب
المسح على الجورين)

ترجمہ: جرابوں پر مسح کرنا خبر واحد سے ثابت ہے اور پیروں کا دھونا قطعی دلیل
سے ثابت ہے، لہذا جرابوں پر مسح کرنا پیروں کے دھونے کا بدل نہیں بن
سکتا مگر اسی صورت میں جبکہ جراب اس چڑے کے موزے کی طرح (اور اس کے
معنی میں) ہوں، جن پر مسح کرنا تواتر کے ذریعے سے ثابت ہے (اعلاء السنن)

محدث کبیر علامہ شیخ محمد یوسف بنوری صاحب رحمہ اللہ ترمذی کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

إِنَّ عَمَلَ قَوْمٍ مِنَ الْمُتَسَاهِلِينَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْجَوَارِبِ الرِّقِيقَةِ لَيْسَ
أَصْلٌ لَهُ فِي الشَّرِيعَةِ يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ، إِنْ كَانَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَدْ عَرَفَتْ
فِيهِ مَا قَالُوا الْأَيْمَةُ وَإِنْ كَانَ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ فَهُمْ اشْتَرَطُوا إِمَّا التَّجْلِيدَ
وَأَمَّا التَّنْعِيلَ وَعَلَى الْأَقْلِ الشَّخَانَةَ (معارف السنن ج ۱ ص ۳۵۱، باب ماجاء في

المسح على الجورين والعمامة)

ترجمہ: بعض لاپرواہ اور کاہل لوگوں نے (آج کل کی مروجہ نائیلون، سوتی یا ادنیٰ)
باریک جرابوں پر مسح کرنے کا جو عمل شروع کر دیا ہے اس کی شریعت میں کوئی
قابلِ اعتماد بنیاد نہیں ہے اگر (ترمذی کی مذکورہ) اس حدیث کی وجہ سے ہو تو آپ اس
کے بارے میں ائمہ حدیث کے اقوال جان چکے ہیں اور اگر فقہاء کے قول کی وجہ
سے ہو تو فقہاء نے جرابوں پر مسح کے جائز ہونے کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ ان پر
مکمل چڑا چڑھا ہوا ہو یا کچھ حصے پر چڑا چڑھا ہوا ہو، اور کم از کم شرط یہ ہے کہ ان

میں مٹھانت (اور ٹھوس پن، موٹائی و مضبوطی) پائی جاتی ہو (جس کی وجہ سے وہ جرابیں چمڑے کے اوصاف و خصوصیات پائے جانے کی وجہ سے خفین کا درجہ حاصل کر لیں) (معارف السنن)

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ:

مسح علی الجوربین کا جواز درحقیقت تنقیح المناط ”علت“ کے طریقہ پر ہے، یعنی جن جوارب میں مذکورہ تین شرائط پائی جاتی ہوں ان کو خفین ہی میں داخل کر کے ان پر جواز مسح کا حکم لگایا گیا ہے، ورنہ جن روایات میں مسح علی الجوربین کا ذکر ہے وہ سب ضعیف ہیں، ورنہ کم از کم خیر واحد ہیں، جن سے کتاب اللہ پر زیادتی نہیں ہو سکتی بلکہ اس کا جواز مسح علی الخفین کی احادیث متواترہ ہی سے تنقیح مناط کے طور پر ثابت ہوا ہے (درس ترمذی جلد ۱ صفحہ ۳۳۵، باب المسح علی الجوربین والعلین)

اور مشہور اہل حدیث عالم شمس الحق صاحب عظیم آبادی نے تو جرابوں پر مسح کی حدیث کو چمڑے کی جرابوں اور چمڑے کے موزوں پر محمول کیا ہے، اور چمڑے کے علاوہ دوسرے موزوں پر مسح کا ناجائز ہونا بیان کیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

أَنَّ الْجَوْرَبَ يَتَّخِذُ مِنَ الْأَدِيمِ وَكَذَا مِنَ الصُّوفِ وَكَذَا مِنَ الْقُطْنِ
وَيُقَالُ لِكُلِّ مِّنْ هَذَا أَنَّهُ جَوْرَبٌ، وَمِنَ الْمَعْلُومِ أَنَّ هَذِهِ الرُّخَصَةَ
بِهَذَا الْعُمُومِ الَّتِي ذَهَبَتْ إِلَيْهَا تِلْكَ الْجَمَاعَةُ لَا تُبْتِغِ الْأَبْعَادُ أَنْ يُثَبَّتَ
أَنَّ الْجَوْرَبَيْنِ الَّذِينَ مَسَحَ عَلَيْهِمَا النَّبِيُّ ﷺ كَانَا مِنَ صُوفٍ سَوَاءٍ
كَانَ مُنْعَلَيْنِ أَوْ نَحِيزَيْنِ فَقَطُّ وَلَمْ يُثَبَّتْ هَذَا قَطُّ، فَمِنْ أَيْنَ عُلِمَ جَوَازُ
الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ غَيْرِ الْمُجَلَّدَيْنِ بَلْ يُقَالُ إِنَّ الْمَسْحَ يَتَعَيَّنُ
عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ الْمُجَلَّدَيْنِ لَا غَيْرِهِمَا لِأَنَّهُمَا فِي مَعْنَى الْخَفِ
وَالْخَفُ لَا يَكُونُ إِلَّا عَنِ الْأَدِيمِ نَعَمْ لَوْ كَانَ الْحَدِيثُ قَوْلًا بِأَنَّ قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ اْمَسَحُوا عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ لَكَانَ يُمَكِّنُ الْإِسْتِدْلَالَ بِعُمُومِهِ

عَلَى كُلِّ أَنْوَاعِ الْجَوَارِبِ وَادْلَيْسَ فَلَيْسَ ، فَإِنْ قُلْتَ لِمَا كَانَ
الْجَوْرَبُ مِنَ الصُّوفِ أَيْضًا احْتُمِلَ أَنَّ الْجَوْرَبَيْنِ الَّذِينَ مَسَحَ
عَلَيْهِمَا النَّبِيُّ ﷺ كَانَا مِنْ صُوفٍ أَوْ قُطْنٍ إِذَا لَمْ يُبَيِّنِ الرَّاوِي، قُلْتُ
نَعَمْ أَلَا احْتِمَالٌ فِي كُلِّ جَانِبٍ سَوَاءٍ يَحْتُمِلُ كَوْنُهُمَا مِنْ صُوفٍ
وَكَذَا مِنْ أَدِيمٍ وَكَذَا مِنْ قُطْنٍ لَكِنْ تُرَجِّحُ الْجَانِبَ الْوَاحِدَ وَهُوَ كَوْنُهُ
مِنْ أَدِيمٍ لِأَنَّهُ يَكُونُ حِينَئِذٍ فِي مَعْنَى الْخُفِّ وَيَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ
قُطْعًا وَأَمَّا الْمَسْحُ عَلَى غَيْرِ الْأَدِيمِ فَثَبَّتَ بِالْإِحْتِمَالَاتِ الَّتِي لَمْ
تُطْمَئِنَّ النَّفْسُ بِهَا وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعْ مَا يَرِيئُكَ إِلَى مَا لَا
يُرِيئُكَ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ وَالنَّسَائِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَثَمَةِ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ (عون المعبود،

جلد ۱ صفحہ ۶۲، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الجوربین)

ترجمہ: جرائیں کھال و چڑے کی بھی ہوتی ہیں، اون کی بھی اور روئی کی بھی، اور
ان میں سے ہر ایک کو جراب کہا جاتا ہے اور ہر قسم کے موزے پر مسح کی اجازت
اس وقت تک ثابت نہیں ہو سکتی جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اون کی جرابوں پر مسح فرمایا، خواہ وہ جرائیں ایسی ہوں کہ ان پر جوتے پہننے والی
جگہ چڑا لگا ہوا ہو یا صرف موٹی ہوں، اور یہ بات ہرگز بھی ثابت نہیں، پس اُن
جرابوں پر مسح کا جائز ہونا کہاں سے معلوم ہوا جن پر ٹخنوں تک چڑا لگا ہوا نہ ہو،
بلکہ یہی کہا جائے گا کہ مسح صرف ایسی جرابوں تک محدود ہے جن پر ٹخنوں تک
چڑا چڑھا ہوا ہو، ان کے علاوہ نہیں، کیونکہ ٹخنوں تک چڑا چڑھی ہوئی جرائیں خف
کے معنی اور درجہ میں آ جاتی ہیں اور خف چڑے کا ہی ہوتا ہے، البتہ اگر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث قوی ہوتی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

فرمایا ہوتا کہ جرابوں پر مسح کرو تو پھر اس سے جرابوں کی ہر قسم پر مسح کی دلیل پکڑنا ممکن ہوتا، اور جب اس طرح کی کوئی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے تو ہر قسم کی جرابوں پر مسح کے جائز ہونے کی دلیل پکڑنا بھی درست نہیں، اگر آپ یہ شبہ کریں کہ اگر جراب اوئی ہو تو اس بات کا احتمال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جن جرابوں پر مسح فرمایا وہ اون کی ہوں یا روئی کی، چونکہ راوی نے اس کی وضاحت نہیں فرمائی، میں اس کے جواب میں کہوں گا کہ بے شک احتمال تو ہر جانب کا برابر ہے، یہ بھی احتمال ہے کہ وہ جرابیں اُون کی ہوں اور اسی طرح یہ بھی احتمال ہے کہ وہ چڑے کی ہوں اور اسی طرح یہ بھی احتمال ہے کہ وہ روئی کی ہوں، لیکن ان میں سے ایک جانب کو ترجیح دی جائے گی اور وہ چڑے کی ہونا ہے، اس لئے کہ اس صورت میں وہ خف کے درجے میں ہوں گی، اور خف پر مسح کرنا قطعی دلیل سے ثابت ہے، اور چڑے کے علاوہ پر مسح کرنا صرف احتمالات سے ثابت ہے جن پر اطمینان نہیں ہو سکتا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ایسی چیز کو چھوڑ دیں جس میں شک ہو اور ایسی چیز کو اختیار کریں جس میں شک نہ ہو (اور وہ یقینی ہو) اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں اور امام نسائی نے حضرت حسن بن علی سے روایت کیا ہے، اور کئی ائمہ نے روایت کیا ہے، اور یہ حدیث صحیح ہے (عون المعبود)

فائدہ: اگرچہ مذکورہ اہل حدیث عالم صاحب نے تو جرابوں پر مسح والی حدیث کو ایسی جرابوں کے ساتھ خاص کیا ہے جن پر ٹخنوں تک چڑا چڑھا ہوا ہو اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ وہ خفین (چڑے کے موزوں) کا درجہ رکھتی ہیں، لیکن دوسرے بہت سے فقہاء نے اس علت اور وجہ پر مسح کے جائز ہونے کا دارومدار رکھا ہے کہ ان میں چڑے کے موزوں کی خصوصیات و اوصاف پائی جائیں، لہذا وہ علت اور وجہ جس قسم کے موزوں میں بھی پائی جائیں گی، خواہ وہ

ربڑ کی ہوں یا ریگزین کی، ان پر مسح جائز ہوگا، کیونکہ علت کے پائے جانے سے حکم مشترک ہوا کرتا ہے، لہذا مذکورہ فقہاء کا قول ہی رائج ہے۔

مشہور اہل حدیث عالم میاں نذیر حسین صاحب دہلوی سے سوال کیا گیا کہ اونی، سوتی جرابوں پر مسح جائز ہے یا نہیں ہے؟ تو انہوں نے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

مذکورہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے، کیونکہ اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں اور مجوزین (جائز قرار دینے والوں) نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے، اس میں خدشات ہیں۔

(اور کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں)

وَالْحَاصِلُ أَنَّهُ لَمْ يَقُمْ عَلَى جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَةِ الْمَسْئُولَةِ عَنْهُ دَلِيلٌ لَّامِنِ الْكِتَابِ وَلَّامِنِ السُّنَّةِ وَلَّامِنِ الْإِجْمَاعِ وَلَّامِنِ الْقِيَاسِ الصَّحِيحِ كَمَا عَرَفْتُ.

الغرض مندرجہ بالا جرابوں پر مسح کی کوئی دلیل نہیں، نہ تو قرآن کریم سے نہ سنت سے، نہ اجماع سے اور نہ قیاس صحیح سے جیسے کہ آپ نے دیکھ لیا (فتاویٰ نذیریہ

جلد صفحہ ۳۲ تا ۳۳)

اسی طرح ایک اور مشہور اہل حدیث عالم مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی لکھتے ہیں کہ:

یہ (جرابوں پر مسح کا) مسئلہ نہ قرآن سے ثابت ہوا ہے، نہ حدیث مرفوعہ صحیح سے نہ

اجماع سے نہ قیاس سے نہ چند صحابہ کے فعل اور اس کے دلائل سے اور غسل

رجلین (پیروں کا دھونا) نص قرآنی سے ثابت ہے، لہذا خف چرمی (چڑے کے

موزے) کے سوا جراب پر مسح کرنا ثابت نہیں ہے (فتاویٰ ثنائیہ جلد صفحہ ۴۲۳)

فائدہ: معلوم ہوا کہ مسلک اہل حدیث کے کئی بڑے بڑے اہل علم حضرات کے فتوے اور

تحقیق کی رو سے بھی مروجہ جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں۔

مرؤجہ جرابوں پر مسح جائز نہیں

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ امت کے مستند فقہاء و مجتہدین سمیت اہل حدیث مسلک کے کئی بڑے حضرات کا فتویٰ یہی ہے کہ مرؤجہ عام جرابیں اور پتے موزے جو چمڑے کے موزوں کے معنی میں داخل نہ ہوں ان پر مسح کرنا جائز نہیں اور چونکہ ہمارے زمانے میں جو عام سوتی، اوتی یا نائیلون کے موزے و جرابیں رائج ہیں وہ باریک ہوتے ہیں اور ان میں چمڑے والے اوصاف اور معنی نہیں پائے جاتے، اس لئے ان پر مسح کرنا جائز نہیں۔ ۱۔

اور عام مرؤجہ جرابوں پر مسح کے جواز سے متعلق جو بعض روایات و احادیث پیش کی جاتی ہیں، ان کی سندوں کے ضعیف ہونے اور بعض دوسری وجوہات کے پیش نظر ان سے استدلال کرنا غلط ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران ایڑی کا حصہ خشک رہ جانے کے بارے میں اتنی سخت وعید بیان فرمائی ہے کہ:

وَيْلٌ لِّلَا عِقَابِ مِنَ النَّارِ (مسلم، کتاب الطہارۃ، بابُ وُجُوبِ غَسْلِ الرَّجْلَيْنِ)

ترجمہ: ایسی خشک ایڑیوں کے لیے جہنم کی آگ کی ہلاکت ہے (مسلم)

ملاحظہ فرمائیے کہ جب پیر دھونے کے باوجود صرف ایڑیاں خشک رہ جانے پر اتنی سخت وعید ہے تو اگر پورے پیر کے دھونے کا فرض ہی ادا نہ ہو تو اس پر کتنی سخت وعید ہوگی۔

جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ آج کل کی عام رائج اوتی، سوتی یا نائیلون وغیرہ کی جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں تو یہ بات سمجھنا بھی کوئی مشکل نہیں کہ اگر کوئی شخص وضو کے دوران ان جرابوں پر مسح کرے گا تو اس کا وضو صحیح نہیں ہوگا اور جب وضو صحیح نہیں ہوگا تو نماز بھی ادا نہیں ہوگی (فقہی مقالات جلد ۲ صفحہ ۲۳ بتصریح)

۱۔ وقول الامام ابن القيم مخالف للجمهور في هذه المسئلة.

اور اگر کوئی شخص ایسی جرابوں پر مسح کر کے امامت کرائے تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا بھی درست نہ ہوگا، اور اگر پڑھ لی گئی ہو تو اس نماز کا لوٹانا ضروری ہوگا۔

(کذانی فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل، جلد ۲۱۰ صفحہ ۲۱۰، درذیل ”موزوں وغیرہ پر مسح کے احکام“؛ وغیرہ الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۴۰۳)

قولِ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر دو شبہات کے جوابات

اب حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ایک قول کے بارے میں دو شبہات کے جوابات تحریر کیے جاتے ہیں۔

ان میں سے پہلا شبہ تو وہ ہے جس کا زیادہ تر تعلق عوام سے ہے اور دوسرا شبہ وہ ہے جس کا زیادہ تر تعلق اہل علم حضرات سے ہے۔

(۱)..... کیا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ آخر میں عام جرابوں پر مسح کے قائل ہو گئے تھے؟ پہلا شبہ جو کہ عامیانہ ہے وہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ شروع میں جرابوں پر مسح کے قائل نہیں تھے، لیکن اپنی عمر کے آخری حصے میں انہوں نے اپنے پہلے قول سے رجوع کر لیا تھا، اور جرابوں پر مسح کے جائز ہونے کے قائل ہو گئے تھے۔

لیکن حقیقت اور واقعہ یہ ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ شروع میں صرف چمڑے کے موزوں پر مسح کے قائل تھے، چمڑے کے علاوہ موٹے موزوں پر مسح کے قائل نہیں تھے، البتہ آپ کا فرمانا یہ تھا کہ اگر غیر چمڑے کے موٹے موزوں پر مکمل طرح سے اوپر تک (جنہیں عربی میں مجلّدین کہا جاتا ہے) یا جوتے پہنے جانے والی جگہ میں (جنہیں عربی میں مغّلیں کہا جاتا ہے) چمڑا سی دیا جائے، تو پھر ان پر مسح کرنا جائز ہے، اور اگر مذکورہ طریقہ پر چمڑا نہ چڑھایا جائے تو پھر مسح کرنا جائز نہیں، خواہ وہ کتنے ہی موٹے اور مضبوط کیوں نہ ہوں؟ لیکن بعد میں انہوں نے مذکورہ طریقہ پر چمڑا چڑھانے کی شرط سے رجوع فرمایا اور آپ کا آخری قول یہ ہوا کہ جو موزے چمڑے کے نہ ہوں لیکن چمڑے والی خصوصیات و اوصاف ان میں

موجود ہوں (جن کو حکمی خفین کہا جاتا ہے) ان پر بھی مسح جائز ہے۔ ۱
اور بعض حضرات نے یہ فرمایا کہ دراصل امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تحقیق اور علم میں پہلے ایسے
موزے نہیں آئے تھے جو چمڑے کے علاوہ کے ہوں اور ان میں چمڑے کے موزوں والی
خصوصیات و اوصاف پائے جاتے ہوں، لیکن جب آپ کے علم و تحقیق میں ایسے موزوں کا
وجود ثابت ہو گیا تو آپ نے ان پر مسح کی اجازت بیان فرمائی۔ ۲

۱۔ واما المسح علی الجوربین فان كانا ثخينين منعلين يجوز المسح عليهما لان مواظبة المشي
سفر ابهما ممكن وان كانا رقيقين لا يجوز المسح عليهما لانهما بمنزلة اللقافة وان كانا ثخينين غير منعلين
لا يجوز المسح عليهما عند ابي حنيفة رحمه الله تعالى لان مواظبة المشي بهما سفر اغير ممكن
فكانا بمنزلة الجوارب الرقيق وعلى قول ابي يوسف ومحمد رحمهما الله تعالى يجوز المسح
عليهما وحكى ان ابا حنيفة رحمه الله تعالى في مرضه مسح على جوربيه ثم قال لو اده فعلت ما كنت
امنع الناس عنه فاستدلوا به على رجوعه (المبسوط للسرخسي ج ۱، المسح على الجوربين)
واما المسح على الجوربين فان كانا مجلدين او منعلين يجزيه بخلاف عند اصحابنا وان لم
يكونا مجلدين ولا منعلين فان كانا رقيقين يشفان الماء لا يجوز المسح عليهما بالاجماع وان
كانا ثخينين لا يجوز عند ابي حنيفة وعند ابي يوسف ومحمد يجوز وروى عن ابي حنيفة انه رجع الى
قولهما في آخر عمره وذلك انه مسح على جوربيه في مرضه ثم قال لو اده فعلت ما كنت امنع
الناس عنه فاستدلوا به على رجوعه (بدائع الصنائع جلد ۱، المسح على الجورب)
المسح على الجوربين على ثلاثة اوجه في وجه يجوز بالاتفاق وهو ما اذا كان ثخينين منعلين وفي
وجه لا يجوز بالاتفاق وهو الا يكونا ثخينين ولا منعلين، وفي وجه لا يجوز عند ابي حنيفة خلافا
لصاحبيه وهو ان يكونا ثخينين غير منعلين، يقال جراب منقل و منقل اذا وضع على اسفله
جلدة كالنعل المقدم والمجلد هو الذي وضع الجلد اعلاه واسفله (العناية ج ۱ باب المسح الخفين)
۲۔ وذكر الشيخ الامام شمس الائمة الحلواني رحمه الله تعالى: روى عن ابي حنيفة رحمه الله تعالى،
انه لا يجوز المسح على الخفاف المتخذة من اللبوء، قال مشايخنا رحمهم الله تعالى: كان ابو حنيفة
رحمه الله تعالى لم يعرف صلابة هذا النوع من الخف، وصلاحيته لقطع السفر، وتتابع المشي
به، اما لو عرف ذلك لافتى به، لان مثل هذا الخف صالح لقطع السفر، وتتابع المشي به، فكان
كالخف المتخذ من الاديم وغيره (المحيط البرهاني جلد ۱ صفحہ ۳۴۲ و ۳۴۳، كتاب
الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين)

اقول انه كان ينهى عن المسح على الجوربين لماراهما غير ثخينين ومسح عليهما حين
وجد هما ثخينين فالاولى التفصيل في الروايتين فالحاصل جواز المسح عليهما اذا كانا ثخينين
عندائمتنا الثلاثة (العرف الشدى ج ۱ ص ۱۳۴، باب ما جاء في المسح على الجوربين والنعلين)
ويحتمل ان يكون منع ابي حنيفة اولاً من الرقيقين لا الثخينين ومسحه على الثخينين دون الرقيقين
فلا يكون قولاه متنافيين (معارف السنن جلد ۱ صفحہ ۳۴۷، باب في المسح على الجوربين والنعلين)

بہر حال جو کچھ بھی ہو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے آخری اور بعد کے قول کے مطابق بھی حقیقی خفین کی طرح حکمی خفین پر ہی ”جن میں چڑے کی خصوصیات و اوصاف ہوں“ مسح جائز ہے، غیر حقیقی و غیر حکمی خفین یعنی عام جرابوں پر مسح جائز نہیں۔

(۲)..... کیا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک منغل پتلے موزوں پر مسح جائز ہے؟
 امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے بارے میں ایک شبہ وہ ہے جو بعض اہل علم حضرات کو عام طور پر پیش آتا ہے، کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پہلے قول کے مطابق اگر کپڑے وغیرہ کی جرابوں پر نیچے جوتے پہنے جانے والے حصے پر چڑا چڑھا دیا جائے جنہیں عربی میں ”جورین منغلین“ کہا جاتا ہے تو ایسی صورت میں جرابوں کے اوپر والے حصہ کا موٹا اور چڑے کی دیگر خصوصیات و اوصاف کا حامل ہونا ضروری نہیں بلکہ پتلی منغل جرابوں پر بھی مسح جائز ہے۔
 ہماری مذکورہ تفصیل و تحقیق سے اس شبہ کا جواب بھی ہو گیا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے کسی قول کے مطابق بھی جو موزے نہ تو چڑے کے ہوں اور نہ چڑے والی خصوصیات و اوصاف اُن میں پائے جاتے ہوں، اگر اُن کے تلوے یا جوتے پہنے جانے والے حصے میں یعنی ٹخنوں سے نیچے والے حصہ میں چڑا سلوا دیا جائے جن کو ”منغل رقیق جرابیں“ کہا جاتا ہے، اُن پر بھی مسح جائز نہیں (دلائل کی رُو سے صحیح اور رائج یہی ہے) ۱۔

۱۔ احکام القرآن للتماوی میں مدلل بحث کے بعد مذکور ہے کہ:

فثبت ان المسح على الرقيقين المنعلين غير جائز بالاتفاق (احکام القرآن الجزء الاول من الحزب الثاني، سورة المائدة صفحة ۴۴۹؛ ادارہ اشرف التحقیق، لاہور)

امداد الاحکام میں ہے کہ:

جورب کی چار قسمیں ہیں: اول صفیق منغل۔ دوم صفیق غیر منغل۔ سوم رقیق منغل۔ چہارم رقیق غیر منغل۔
 قسم اول پر بالاتفاق مسح جائز ہے، اور دوم پر جو از مسح میں اختلاف ہے کہ امام صاحب کے نزدیک جائز نہیں اور صاحبین جائز کہتے ہیں اور فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے (خلاصہ یہ کہ قسم دوم پر بھی مسح جائز ہے)
 اور قسم سوم کا حکم عنقریب آتا ہے اور قسم چہارم پر کسی کے نزدیک مسح جائز نہیں (امداد الاحکام جلد ۱ صفحہ ۳۸۹)
 اور امداد الاحکام میں قسم سوم کے متعلق تفصیلی دلائل اور بعض عبارات عربی فقہی اصلاحات کی نشاندہی کرتے ہوئے مذکور ہے کہ:
 ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مسح کے حکم کے اعتبار سے موزوں کی قسموں کا خلاصہ

گزشتہ تفصیل کی روشنی میں جن موزوں پر مسح جائز ہے اور جن پر مسح جائز نہیں؛ اس اعتبار سے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

پس معلوم ہوا کہ رقیق متعلین پر بالاتفاق مسح ناجائز ہے (امداد الاحکام جلد ۱ صفحہ ۳۹۲)

امداد المتعین میں ہے کہ:

کپڑے کے اعتبار سے جرابوں کی دو قسم ہیں۔ ٹخنیں اور رقیق، ٹخنیں اصطلاح فقہاء میں وہ جراب ہے جس کا کپڑا اس قدر درپز، موٹا اور مضبوط ہو کہ اس میں تین میل بغیر جوتہ کے سفر کر سکیں اور وہ ساق پر بغیر (ٹخنیں وغیرہ سے) باندھے ہوئے قائم رہ سکے بشرطیکہ یہ قائم رہنا کپڑے کی تنگی اور چستی کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اس کی ضخامت اور جرم کے موٹا ہونے کی وجہ سے ہو، نیز یہ کہ وہ پانی کو جلدی سے جذب نہ کرے اور پانی اس میں نہ چھنے۔ الغرض ٹخنیں کے لیے تین شرطیں ہیں، ایک یہ کہ اس میں کم از کم تین میل بغیر جوتہ کے سفر کریں تو چھنے نہیں، دوسرے یہ کہ ساق پر بغیر باندھے ہوئے قائم رہ جائے، تیسرے یہ کہ اس میں پانی نہ چھنے اور جلدی سے جذب نہ ہو اور جس جراب میں ان شرطوں میں کوئی شرط نہ پائی جائے وہ رقیق ہے (چند عبارات فقہ تحریف فرمانے کے بعد ہے) فائدہ: عبارات مذکورہ سے ٹخنیں کی تمام شرائط مندرجہ بالا ثابت ہوگئی اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جرابیں اونچی ہوں یا سوتی، دونوں میں شرائط مذکورہ ضروری ہیں، جس میں یہ شرائط موجود نہ ہوں وہ رقیق ہے اگرچہ اونچی ہوں؛ اور جس میں ہوں وہ ٹخنیں ہے اگرچہ سوتی ہو (امداد المتعین، کتاب الطہارۃ صفحہ ۲۸۰ و ۲۸۱ ملخصاً، رسالہ "نبیل المازب فی المسح علی الجوارب")

امداد المتعین ہی میں مذکور ہے کہ:

اس تفصیل و تقسیم کا نتیجہ یہ ہوا کہ جرابوں کی کل چھ قسمیں ہو گئیں، تین قسم ٹخنیں کی، یعنی (۱) ٹخنیں جلد (۲) ٹخنیں مععل (۳) ٹخنیں سادہ (یعنی غیر جلد وغیر مععل) اور تین قسم رقیق کی یعنی (۴) رقیق جلد (۵) رقیق مععل (۶) رقیق سادہ۔ اقسام کی تفصیل کے بعد احکام کی تفصیل لکھی جاتی ہے۔ ان اقسام سے میں سے پہلی تینوں قسموں پر باتفاق حنفیہ مسح جائز ہے، تیسری قسم میں اگرچہ امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف منقول ہے، لیکن ساتھ ہی امام صاحب کا رجوع قول صاحبین کی طرف اور فتویٰ عامہ مشائخ حنفیہ کا قول صاحبین پر منقول ہے، اس لیے تیسری قسم بھی مثل متفق علیہ کے ہوگئی..... باقی تین قسمیں، رقیق جلد، رقیق مععل، رقیق سادہ میں یہ تفصیل ہے کہ رقیق جلد پر مطلقاً بلا کسی تفصیل کے باتفاق حنفیہ مسح جائز ہے اور رقیق سادہ پر مطلقاً باتفاق ناجائز (امداد المتعین، کتاب الطہارۃ صفحہ ۲۸۴)

اور رقیق مععل کے بارے میں تفصیلی دلائل اور مدلل بحث کے بعد امداد المتعین میں ہی مذکور ہے کہ:

الغرض اگر درپز اور جرابوں کو مععل کر لیا جائے یعنی صرف تلے پر یا پچھے اور ایڑی پر بھی چڑھاؤں ہالیا جائے تو اس پر مسح کرنا شامی اور شارح منیہ جائز مگر خلاف تقویٰ ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اصولی انداز میں ان موزوں کی تین قسمیں بنتی ہیں:

﴿گزشتہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ﴾ قرار دیتے ہیں اور دوسرے عالمہ مشائخ ناجائز فرماتے ہیں..... اب وجوہ ترجیح میں اگر طبقات فقہاء کے اعتبار سے غور کیا جائے تو ناجائز کہنے والے حضرات، طبقے اور درجے میں قائلین جواز سے اقدم و ارفع ہیں جیسے صاحب بدائع و صاحب خلاصہ وغیرہ۔ اور دلیل کے اعتبار سے دیکھا جائے تو دلیل بھی انہیں حضرات کی رائج معلوم ہوتی ہے کیونکہ حسب تصریح بھاص و محقق ابن ہام جرابوں پر مسح کرنے کے جواز کا مدار اس پر ہے کہ یہ جرابیں یقینی طور پر خف کے ساتھ ملحق اور محکم خف ہوں اور جس میں شبہ رہے وہ محکم خفین نہیں ہو سکتیں، اور فریضہ اصلی جو پاؤں کا ڈھونسا ہے مشتبہ چیز کے لیے نہیں چھوڑا جاسکتا، اس لیے خیال احقر کا یہ ہے کہ اس قسم کی جرابوں پر بھی مسح کی اجازت نہ دی جائے (امداد الخفین، کتاب الطہارۃ صفحہ ۲۹۴، ۲۹۵ ملخصاً رسالہ ”نبیل المازب فی المسح علی الجوارب“)

احسن الفتاویٰ میں ہے کہ:

مطل جراب کا چڑے سے خالی کپڑا اگر ایسا ٹھین ہو کہ اس میں جواز مسح کی شرائط موجود ہوں تو ان پر بالاتفاق مسح جائز ہے اور عام سوتی کپڑا ہو تو بالاتفاق مسح جائز نہیں اور اگر اونی کپڑا ہو اور دبیز ہو مگر اس میں جواز مسح کی شرائط موجود نہ ہوں تو ان پر جواز مسح میں متاخرین کا اختلاف ہے؛ عدم جواز قول اکثر ہونے کے علاوہ احوط بھی ہے (احسن الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۶۵؛ باب المسح علی الخفین والجبیرۃ)

خیر الفتاویٰ میں ہے کہ:

رفیق مغل ہونے کی صورت میں مسح جائز نہیں (خیر الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۱۳۰، المسح علی الخفین والجوربین والجبائر)

مذکورہ تفصیل و تحقیق کو پیش نظر رکھ کر اب ہم یہ خلاصہ نکال سکتے ہیں کہ:

موزوں کی ابتداء دو قسمیں ہیں (۱) ٹھین یا صفیق (۲) رفیق یعنی غیر ٹھین وغیرہ صفیق۔

پھر ان دونوں قسموں کی مزید دو دو قسمیں اور کل ملا کر چار قسمیں ہیں (۱) ٹھین یا صفیق حقیقی: جس سے مراد حقیقی ٹھین ہیں (۲) ٹھین یا صفیق حکمی: جس سے مراد حکمی ٹھین ہیں یعنی چڑے کے علاوہ کپڑے وغیرہ کے وہ موزے جن میں چڑے کے موزوں کی خصوصیات و اوصاف پائے جاتے ہوں (۳) رفیق حقیقی: جس سے مراد کپڑے وغیرہ کی وہ جرابیں ہیں جن میں چڑے کے موزوں کی مذکورہ خصوصیات و اوصاف میں سے کوئی بھی نہ پائی جائے (۴) رفیق حکمی: جس سے مراد کپڑے وغیرہ کی وہ جرابیں ہیں جن میں چڑے کے موزوں کی مذکورہ تمام خصوصیات تو نہ پائی جاتی ہوں البتہ ان میں سے بعض پائی جاتی ہوں۔

ان چاروں قسموں میں سے پہلی دونوں قسموں پر مسح جائز ہے اور تیسری و چوتھی قسموں پر مسح جائز نہیں البتہ اگر تیسری و چوتھی قسم کی جرابوں پر ٹخنوں تک چھڑا چڑھا دیا جائے تو پھر مسح جائز ہے؛ کیونکہ اس حالت میں یہ پہلی قسم کے موزوں میں داخل ہو جاتے ہیں، اور اگر تیسری قسم کی جرابوں کے تلوے والے حصے پر یا ٹخنوں سے نیچے جوتے پہنے جانے والی جگہ پر چھڑا چڑھا دیا جائے تو ان پر بھی مسح جائز نہیں، اور چوتھی قسم کی جرابوں پر اگر مذکورہ طریقہ پر چھڑا چڑھا دیا جائے تو بعض حضرات کے بقول ان پر مسح جائز ہے لیکن دلائل کی رو سے رائج اور احوط یہ ہے کہ ان پر بھی مسح جائز نہیں۔ محمد رضوان

(۱).....چڑے کے موزے جنہیں خُفَّین کہا جاتا ہے۔

(۲).....وہ موزے جو چڑے کے تو نہیں ہیں، لیکن ان میں موٹے ہونے کی بناء

پر اوصاف چڑے کے موزوں والے ہی پائے جاتے ہیں۔

(۳).....وہ باریک موزے جو نہ چڑے کے ہوں اور نہ ان میں چڑے کے

اوصاف پائے جاتے ہوں، جیسے آج کل کے عام مروّجہ سوتی، اونی یا نائیلون کے

موزے (فقہی مقالات جلد دوم صفحہ ۱۵۱۲ بتیمیر و اضافہ)

(۱).....حقیقی خُفَّین اور ان پر مسح کا جواز

چڑے کے موزے (خواہ اونٹ کی کھال کے ہوں، یا گائے بھینس اور بکری کی کھال کے) جنہیں عربی میں خُفَّین کہا جاتا ہے، ان موزوں پر وضو کے دوران مسح کے جائز ہونے پر اہل السنۃ والجماعہ کے فقہائے مجتہدین اور محدثین عظام کا اتفاق ہے؛ لہذا چڑے کے موزوں یعنی حقیقی خُفَّین پر بلاشبہ مسح جائز ہے (کیونکہ خُفَّین یعنی چڑے کے موزوں پر مسح کرنا متواتر یا مشہور درجہ کی عبارت النص سے ثابت ہے)

(۲).....حکمی خُفَّین اور ان پر مسح کا جواز

البتہ جو موزے چڑے کے نہ ہوں بلکہ کپڑے وغیرہ کے ہوں لیکن وہ اتنے موٹے و مضبوط ہوں کہ وہ اپنی خصوصیات اور اوصاف میں چڑے کے ہم پایہ ہو گئے ہوں تو ایسے موزوں پر مسح کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے؛ بعض حضرات نے فرمایا کہ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح متواتر یا مشہور درجے کی احادیث سے صرف خُفَّین (چڑے کے موزوں) پر ہی ثابت ہے، اس لیے چڑے کے علاوہ کپڑے وغیرہ کے موزوں پر مسح کرنا درست نہیں، اگرچہ اُن میں چڑے کی خصوصیات اور اوصاف بھی کیوں نہ پائے جاتے ہوں اور بہت سے فقہاء نے فرمایا کہ یہ موزے (اگرچہ اپنی حقیقت کے اعتبار سے خُفَّین کے

بجائے) یورین کہلائے جانے کے مستحق ہیں مگر ایسے موزے چڑے کی خصوصیات اور اوصاف پائے جانے کی وجہ سے مسح کے سلسلہ میں خفین یعنی چڑے ہی کے موزوں کے معنی میں آگئے ہیں اور گویا کہ انہوں نے حکمی خفین کا درجہ حاصل کر لیا ہے، اس لیے ان پر مسح جائز ہے (ہمارے فقہاء کا اسی پر فتویٰ ہے، گویا ان موزوں پر مسح کرنا دلالۃً اخص اور قیاس صحیح سے ثابت ہے)

(فتہی مقالات جلد دوم صفحہ ۱۴ بتعیر و اضافہ)

(۳)..... غیر حقیقی و غیر حکمی خُفَّین یعنی عام جرابیں اور اُن پر مسح کا عدم جواز

جو موزے نہ چڑے کے ہوں اور نہ چڑے کی خصوصیات و اوصاف ان میں پائے جاتے ہوں، ان پر مسح جائز نہیں ہے، اور اس کی وجہ یہی ہے کہ پاؤں دھونے کے قرآنی حکم کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جاسکتا جب تک کہ مسح کا حکم ایسے دلائل و احادیث سے ثابت نہ ہو جائے جس قسم کے دلائل و احادیث سے خفین پر مسح کا جائز ہونا ثابت ہے؛ یا پھر خفین پر مسح جائز ہونے کی علت ان میں ثابت نہ ہو جائے۔

لہذا فقہائے کرام نے چڑے کے علاوہ کپڑے کے موزوں پر مسح کے لیے جو شرطیں لگائی ہیں وہ اپنی طرف سے نہیں لگائیں، بلکہ ان موزوں میں چڑے کے اوصاف پائے جانے کے لیے لگائی ہیں تاکہ وہ موزے مسح کے جائز ہونے کے سلسلے میں چڑے کے موزوں کا حکم حاصل کر لیں، اور اس میں اختلاف رہا ہے کہ ان شرائط کے پائے جانے کے بعد بھی ان پر مسح جائز ہے یا نہیں (ہمارے فقہاء کا فتویٰ ان پر مسح جائز ہونے کا ہے)

خلاصہ یہ ہے کہ جو موزے نہ تو چڑے کے ہوں اور نہ ہی اُن میں چڑے کی خصوصیات اور اوصاف پائے جاتے ہوں؛ جیسا کہ آج کل عام طور سے جرابیں رائج ہیں تو کیونکہ وہ نہ حقیقی خفین میں داخل ہیں اور نہ حکمی خفین میں داخل ہیں کہ ان کو مشہور یا متواتر المعنی خفین پر مسح کی احادیث پر قیاس کر لیا جائے؛ اس لیے ان پر مسح کرنا جائز نہیں۔

پس جو موزے نہ تو حقیقت میں چمڑے کے ہوں اور نہ ہی مخصوص اوصاف و شرائط پائے جانے کی وجہ سے چمڑے کے موزوں کے حکم میں داخل ہوں؛ ان پر مسح کرنا جائز نہیں (کیونکہ ان پر مسح کرنا نہ عبارتہً النص سے ثابت ہے، اور نہ دلالتہً النص و قیاس صحیح سے) (فقہی مقالات جلد دوم صفحہ ۱۴ و ۱۵ بتغیر و اضافہ)

چمڑے کے موزوں کی خصوصیات و اوصاف

اب یہ مسئلہ باقی رہ جاتا ہے کہ مسح کے بارے میں چمڑے کے وہ اوصاف اور خصوصیات کیا ہیں؛ جن کی وجہ سے چمڑے کے علاوہ کسی بھی چیز سے بنے ہوئے موزے خفین یعنی چمڑے کے موزوں کے معنی اور درجے و مرتبے میں داخل ہو جاتے ہیں؟ تو سمجھ لینا چاہیے کہ فقہائے کرام نے اپنے اپنے اجتہاد کی روشنی میں اس کے اوصاف و خصوصیات بیان فرمائی ہیں؛ ہمارے فقہائے کرام نے اس کے جو اوصاف و خصوصیات بیان فرمائے ہیں، ان کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:

(۱)..... وہ موزے اس قدر موٹے اور مضبوط ہوں کہ جوتے پہنے بغیر ان کو پہن کر غیر معمولی چلنے سے وہ پھٹیں نہیں اور غیر معمولی چلنے کی مقدار بعض فقہاء نے کم از کم تین میل یا بارہ ہزار قدم بیان فرمائی ہے۔

(۲)..... وہ پنڈلی پر خود سے ٹھہرے رہیں اور گریں نہیں؛ اور یہ ٹھہرا رہنا کپڑے کی تنگی اور چستی (لاسٹک اور ربڑ وغیرہ) کی وجہ سے نہ ہو بلکہ ان کی ضخامت اور جرم کے موٹا ہونے کی وجہ سے ہو۔

(۳)..... یہ کہ وہ پانی کو جلدی سے جذب نہ کریں اور پانی ان میں نہ چھنے۔

(۴)..... یہ کہ ان کے اندر سے کوئی چیز نظر نہ آوے؛ یعنی آنکھ لگا کر ان میں سے دیکھا جائے تو ایک طرف سے دوسری طرف دکھائی نہ دے۔

الغرض چمڑے کی خصوصیات و اوصاف پائے جانے کے لیے یہ شرط ہے کہ ان

میں غیر معمولی یا کم از کم تین میل بغیر جو تہ کے پیدل چلیں تو وہ پھٹیں نہیں، اور وہ موٹائی اور سختی کی وجہ سے پنڈلی پر بغیر باندھے ہوئے ٹھہرے رہیں، اور اُن میں پانی نہ چھنے اور جلدی سے جذب نہ ہو، اور ان کے اندر سے کوئی چیز نظر نہ آئے۔ اور جن جرابوں یا موزوں میں یہ شرائط نہ پائی جائیں وہ مسح کے اعتبار سے چڑے کی خصوصیات و اوصاف سے خالی سمجھے جائیں گے (جیسا کہ آجکل کی مردِ عام جرابوں کی حالت ہے) (کذا فی امداد الفتاویٰ جلد ۴ صفحہ ۴۱ و امداد المفتین، صفحہ ۲۸۰) ۱۔

۱۔ ہمارے بعض فقہاء نے تین شرائط (یعنی تین میل بغیر جو تہ کے سفر کرنا، بغیر باندھے اور بغیر گٹس و لاسٹک کے قائم رہنا، پانی کو جلدی سے جذب نہ کرنا اور پانی کا اس میں نہ چھنا) ذکر فرمائی ہیں (کما فی امداد المفتین ص ۲۸۰، رسالہ ”بیل المازب فی المسح علی الجوارب“) اور بعض نے چار شرائط ذکر فرمائی ہیں تین شرائط تو مذکورہ ہی ہیں اور چوتھی شرط یہ ہے کہ اس کے اندر سے کوئی چیز نظر نہ آئے یعنی اگر آٹھ لگا کر اس میں دیکھے تو دکھائی نہ دے۔ لیکن مقصود سب کا ایک ہی ہے: اصل بات یہ ہے کہ ان سب شرائط کے تحقق کی علت یہ ہے کہ وہ خفین کے معنی اور درجے میں داخل ہو جائیں (کما فی امداد الفتاویٰ جلد ۴ صفحہ ۴۱ و ۴۲)

اور کیونکہ عموماً ان میں سے بعض شرائط دوسری بعض شرائط کو تسلیم ہوتی ہیں، مثلاً جن کو پہن کر غیر معمولی چلنا ممکن ہوتا ہے وہ اپنی موٹائی اور سختی کی وجہ سے خود ٹھہرے بھی رہتے ہیں کیونکہ اس کے بغیر ان کو پہن کر چلنا ممکن نہیں؛ اسی طرح جن میں سے پانی آسانی سے نہ جھن سکتا ہو، اُن میں آ رہا نظر بھی نہیں آتا، اس لیے ان تمام شرائط کے کسی ایک مقام پر ذکر نہ کرنے سے دوسری شرائط کی نفی لازم نہیں آتی، نیز بعض دیگر فقہائے کرام نے اپنے اجتہاد کی روشنی میں کم و بیش شرائط کا اعتبار فرمایا ہے، مگر مقصود ان کا بھی یہی ہے کہ خفین کے معنی تحقق ہو جائیں۔ محمد رضوان۔

ثخن: يقال ثخن الشيء فهو ثخين: إذا غلظ فلم يسيل، ولم يستمر في ذهابه (مفردات ألفاظ القرآن، للراغب الأصفهاني، ج ۱، ص ۱۵۲)

(أَوْ جَوْرَبِيَّةٍ) وَلَوْ مِنْ غَزَلٍ أَوْ شَعْرِ (الثَّخِينِينَ) بِحَيْثُ يَمْشِي فَرَسَخًا وَيَنْبُثُ عَلَى السَّاقِ وَلَا يُورِي مَا تَحْتَهُ وَلَا يَشْفُ إِلَّا أَنْ يَنْقُدَ إِلَى الْخَفِّ قَدْرَ الْفَرَسِ (الدر المختار، ج ۱، ص ۲۶۹)

(قَوْلُهُ وَلَوْ مِنْ غَزَلٍ أَوْ شَعْرِ) دَخَلَ فِيهِ الْجَوْخُ كَمَا حَقَّقَهُ فِي شَرْحِ الْمُئَنِيَّةِ وَقَالَ: وَخَرَجَ عَنْهُ مَا كَانَ مِنْ كِرْبَاسٍ بِالْكَسْرِ وَهُوَ الشَّوْبُ مِنَ الْقُطْنِ الْأَبْيَضِ؛ وَيُلْحَقُ بِالْكَرْبَاسِ كُلُّ مَا كَانَ مِنْ نَوْحِ الْخَيْطِ كَالْكَتَّانِ وَالْأَبْرَسِمْ وَنَحْوِهِمَا. وَتَوَقَّفَ ح فِي وَجْهِ عَدَمِ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَيْهِ إِذَا وَجَدَ فِيهِ الشُّرُوطُ الْأَرْبَعَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا الشَّارْحُ. وَأَقُولُ: الظَّاهِرُ أَنَّهُ إِذَا وَجَدْتُ فِيهِ الشُّرُوطَ يَجُوزُ، وَأَنَّهُمْ أَخْرَجُوهُ لِعَدَمِ تَأْتِي الشُّرُوطِ فِيهِ غَالِيًا، يَذُلُّ عَلَيْهِ مَا فِي كَافِي النَّسْفِيِّ حَيْثُ عَلَّلَ جَوَازَ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبِ مِنْ كِرْبَاسٍ بِأَنَّهُ لَا يُمَكِّنُ تَتَابُعَ الْمَشْيِ عَلَيْهِ، لِأَنَّهُ يُفِيدُ أَنَّهُ لَوْ أُمَكِّنَ جَاوَزَ، وَيَذُلُّ عَلَيْهِ أَيْضًا مَا فِي ط عَنْ

﴿بقية حاشية الگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

خلاصہ یہ کہ جو موزے چڑے کے نہ ہوں لیکن وہ اپنی خصوصیات و اوصاف کی وجہ سے چڑے کے موزوں کے معنی میں آجائیں تو مسح کے جائز ہونے کے اعتبار سے وہ بھی حقیقی

﴿گزشتہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ﴾

الْخَائِيَّةُ أَنْ كُلَّ مَا كَانَ فِي مَعْنَى الْخُفِّ فِي إِذْمَانِ الْمَسْحِ عَلَيْهِ وَقَطْعِ السَّفَرِ بِهِ وَلَوْ مِنْ لَبْدٍ رُومِيٍّ يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ اهـ (قَوْلُهُ عَلَى الثَّخِينِينَ) أَيْ اللَّذَيْنِ لَيْسَا مُجَلَّدَيْنِ وَلَا مُنْعَلَيْنِ نَهْرٌ، وَهَذَا التَّفْسِيرُ مُسْتَفَادٌ مِنْ عَطْفٍ مَا بَعْدَهُ عَلَيْهِ، وَبِهِ يَعْلَمُ أَنَّهُ نَعَتْ لِلْجُورَبَيْنِ فَقَطْ كَمَا هُوَ صَرِيحٌ بِعِبَارَةِ الْكُنْزِ. وَأَمَّا شُرُوطُ الْخُفِّ فَقَدْ ذَكَرَهَا أَوَّلَ الْبَابِ، وَمِثْلُهُ الْجُرْمُوقُ وَلَكُونُهُ مِنَ الْجِلْدِ غَالِبًا لَمْ يَقْبُذْهُ بِالْخَائِيَّةِ الْمُفْسَّرَةِ بِمَا ذَكَرَهُ الشَّارِحُ؛ لِأَنَّ الْجِلْدَ الْمَلْبُوسَ لَا يَكُونُ إِلَّا كَذَلِكَ عَادَةً (قَوْلُهُ بِحَيْثُ يَمْشِي فَرَسَخًا) أَيْ فَأَكْثَرَ كَمَا مَرَّ، وَفَاعِلٌ يَمْشِي ضَمِيرٌ يَعُودُ عَلَى الْجُورَبِ وَالْإِسْنَادُ إِلَيْهِ مَجَازِيٌّ، أَوْ عَلَى اللَّابَسِ لَهُ وَالْعَائِدُ مَحْذُوفٌ أَيْ بِهِ (قَوْلُهُ بِنَفْسِهِ) أَيْ مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ (قَوْلُهُ وَلَا يَشْفُ) بِتَشْدِيدِ الْقَاءِ، مِنْ شَفَّ الثُّوبُ: رَفَعَ حَتَّى رَأَيْتَ مَا وَرَاءَهُ، مِنْ بَابِ ضَرَبَ مُعَرَّبٌ. وَفِي بَعْضِ الْكُتُبِ: يَنْشَفُ بِالْوُثْنِ قَبْلَ الشَّيْنِ، مِنْ نَشَفَ الثُّوبَ الْفَرْقَ كَسَمِعَ وَنَصَرَ شَرِبُهُ قَامُوسٌ، وَالثَّانِي أَوَّلَى هُنَا لِثَلَاثِ تَكَرُّرٍ مَعَ قَوْلِهِ تَبَعًا لِلزُّيْلَعِيِّ وَلَا يَرَى مَا تَحْتَهُ، لَكِنْ فُسِّرَ فِي الْخَائِيَّةِ الْأُولَى بِأَنْ لَا يَشْفُ الْجُورَبُ الْمَاءَ إِلَى نَفْسِهِ كَمَا لَا دِيمَ وَالصَّرْمَ، وَفُسِّرَ الثَّانِي بِأَنْ لَا يُجَاوِزَ الْمَاءَ إِلَى الْقَدَمِ وَكَانَ تَفْسِيرُهُ الْأَوَّلُ مَا خُوذَ مِنْ قَوْلِهِمْ اشْتَفَّ مَا فِي الْبِنَاءِ شَرِبُهُ كُلُّهُ كَمَا فِي الْقَامُوسِ، وَعَلَيْهِ فَلَا تَكْرَارَ فَافْهَمُ (قَوْلُهُ إِلَّا أَنْ يَنْفَذَ) أَيْ مِنْ الْبَلَلِ، وَهَذَا رَاجِعٌ إِلَى الْجُرْمُوقِ لَا الْجُورَبِ؛ لِأَنَّ الْعَادَةَ فِي الْجُورَبِ أَنْ يَلْبَسَ وَحْدَهُ أَوْ تَحْتَ الْخُفِّ لَا قُوَّةَ (رَدِّ الْمُحْتَارِ، ج ۱، ص ۲۶۹، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ)

(الْثَّخِينِينَ) بِحَيْثُ يَمْشِي فَرَسَخًا وَيُبْتُ عَلَى السَّاقِ وَلَا يَرَى مَا تَحْتَهُ وَلَا يَشْفُ (دَرِّمُخْتَارِ، جلد ۱ صفحہ ۲۶۹، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ، شُرُوطُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ)

(إِذَا كَانَ ثَخِينِينَ) بِحَيْثُ يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّجْلِ مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ، وَ(لَا يَشْفَانِ الْمَاءَ) إِذَا مَسَحَ عَلَيْهِمَا: أَيْ لَا يَجْلُذَانِهِ، وَيَنْفَذَانِهِ إِلَى الْقَدَمَيْنِ، وَهُوَ تَأْكِيدٌ لِلْخَائِيَّةِ. قَالَ فِي التَّصْحِيحِ: وَعَنْهُ أَنَّهُ رَجَعَ إِلَى قَوْلِهِمَا، وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى، هِدَايَةُ اهـ. وَحَاصِلُهُ - كَمَا فِي شَرْحِ الْجَامِعِ لِقَاضِي خَانٍ - وَنَصَهُ: وَلَوْ مَسَحَ عَلَى الْجُورَبَيْنِ فَإِنْ كَانَ ثَخِينِينَ مُنْعَلِينَ جَازٌ بِالِاتِّفَاقِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنَا ثَخِينِينَ مُنْعَلِينَ لَا يَجُوزُ بِالِاتِّفَاقِ، وَإِنْ كَانَ ثَخِينِينَ غَيْرَ مُنْعَلِينَ لَا يَجُوزُ فِي قَوْلِ الْإِمَامِ خَلَا فِي لِسَانِهِ، وَرَوَى أَنَّ الْإِمَامَ رَجَعَ إِلَى قَوْلِهِمَا فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ اهـ. (الْبَابُ فِي شَرْحِ الْكِتَابِ، ج ۱، ص ۲۱، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ)

وَالْمُرَادُ مِنَ الثَّخِينِ أَنْ يَسْتَمْسِكَ عَلَى السَّاقِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَشْدُ بِشَيْءٍ وَلَا يَسْقُطُ فَمَا إِذَا كَانَ لَا يَسْتَمْسِكُ وَيَسْتَرْخِي فَهَذَا لَيْسَ بِثَخِينٍ وَلَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ (الْمَحِيطُ الْبَرْهَانِيُّ جلد ۱ صفحہ ۳۴۲، فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ)

قَوْلُهُ "لَا يَشْفُ الْمَاءَ" أَيْ لَا يَتَجَاوِزُ مِنْهُ الْمَاءَ إِلَى الْقَدَمِ ذَكَرَهُ فِي الْخَائِيَّةِ وَهُوَ مِنْ شَفَّ يَشْفُ مِنْ بَابِ ضَرَبَ إِذَا رَقَ حَتَّى يَرَى مَا تَحْتَهُ كَمَا فِي الصَّحَاحِ وَالْمَصْبَاحِ (حَاشِيَةُ الطَّحْطَاوِيِّ عَلَى مِرَاقِي الْفَلَاحِ، ج ۱، ص ۱۲۹، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ)

وَالثَّخِينُ أَنْ يَقُومَ عَلَى السَّاقِ مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ وَلَا يَسْقُطُ ﴿بِقِيَّةِ حَاشِيَةِ الْكَلِّ صَفْحَةٍ پَرَمَاحِظَ فَرَمَائِشِ﴾

خُفَّین کا حکم حاصل کر لیں گے، اور ان پر بھی مسح جائز ہو جائے گا، اور جو ایسے نہ ہوں گے ان پر مسح جائز نہ ہوگا (جس کی مزید تفصیل آگے ”مسائل کے ضمن میں“ آتی ہے)

﴿گزشتہ صفحہ کا نتیجہ حاشیہ﴾ ولا ینشف وقال بعضهم لا ینشفان معنی قوله لا ینشفان ای لا یجاوز الماء القدم وقیل معنی قوله لا ینشفان ای لا ینشف الجورب الماء إلى نفسه کالادیم والصرم (فتاویٰ قاضی خان، ج ۱، ص ۵۲، کتاب الطہارۃ، فصل فی النجاسة)

وقال ابو یوسف ومحمد یجوز المسح علی الجوربین اذا کانا ثخنین لا یشفان حد الثخانة ان یقوم علی الساق من غیر ان یربط بشیئی، وقوله لا یشفان ای لا یری ماتحتھما من بشرة الرجل من خلاله (الجوہرۃ النیرۃ جلد ۱، صفحہ ۲۸، المسح علی الجوربین) وقال یجوز المسح علیھما اذا کانا ثخنین لا یشفان قال فی المغرب شف الثوب اذ ارق حتی رایت ما وراءہ من باب ضرب ومنہ اذا کانا ثخنین لا یشفان ونفی الشفوف تاکید للثخانة (حلبی کبیر صفحہ ۱۲۰، فصل فی المسح علی الخفین)

وحدا الجورب الثخنین ان یستمسک ای یثبت ولا ینسدل علی الساق من غیر ان یشد بشیئی ہکذا فسرہ کلھم وینبغی ان یقید بما اذا لم یکن ضیقاً فاننا نشاہد ما یكون فیہ ضیق یستمسک علی الساق من غیر شد ولو کان من کرباس والحیدب عدم جذب الماء کما فی الادیم علی ما فہم من کلام قاضی خان اقرب وبما تضمنہ وجہ الدلیل وهو ما یمکن فیہ متابعة المشی اصوب، قال نجم الزاہدی فان کان ثخنیا یمشی معہ فرس خافصاً عدلاً (حلبی کبیر صفحہ ۱۲۱، فصل فی المسح علی الخفین) قال ابو حنیفۃ لا یجوز المسح علی الجوربین الا ان یكونا مجلدين او متعلین لان الجورب لیس فی معنی الخف لانه لا یمکن مواظبة المشی فیہ الا اذا کان متعلاً وهو محمل الحدیث المجیز للمسح علی الجورب. والمجلد هو الذی وضع الجلد اعلاہ واسفلہ. الا انہ رجع الی قول الصحابین فی آخر عمرہ ومسح علی جوربہ فی مرضہ وقال لواءہ: فعلت ما کنت اُمنع الناس عنہ، فاستدلوا بہ علی رجوعہ. وقال الصحابان، وعلی رأیہما الفتوی فی المذہب الحنفی: یجوز المسح علی الجوربین اذا کانا ثخنین، لا یشفان (لا یری ما وراءہما) لأن النبی ﷺ مسح علی جوربہ. ولأنہ یمکن المشی فی الجورب اذا کان ثخنیا، کجوارب الصوف الیوم، وبہ تبین ان المفتی بہ عند الحنفیۃ: جواز المسح علی الجوربین الثخنین، بحیث یمشی علیھما فرس خافصاً کثیر، ویثبت علی الساق بنفسہ، ولا یری ما تحتہ ولا یشف. واشترط المالکیۃ کأبی حنیفۃ: ان یكون الجوربان مجلدين ظاہرہما وباطنہما، حتی یمکن المشی فیھما عادیۃ، فیصیران مثل الخف. وهو محمل احادیث المسح علی الجوربین. وأجاز الشافعیۃ المسح علی الجورب بشرطین: أحدهما—ان یكون صفیقا لا یشف بحیث یمکن متابعة المشی علیہ. والثانی—ان یكون متعلاً. فان اختل أحد الشرطین لم یجز المسح علیہ، لأنه لا یمکن متابعة المشی علیہ حینئذ کالخرقة..... وأباح الحنابلۃ المسح علی الجورب بالشرطین المذكورین فی الخف وهما: الأول—ان یكون صفیقا لا یدومنہ شیء من القدم. الثانی—ان یمکن متابعة المشی فیہ، وان یثبت بنفسہ (الفقہ الاسلامی وادلثہ جلد ۱ صفحہ ۳۹۸ و ۳۹۹، المسح علی الجوارب)

خفین اور موزوں پر مسح کے چند متفرق مسائل و احکام

اب خفین و موزوں پر مسح سے متعلق چند مسائل و احکام ذکر کئے جاتے ہیں۔
مسئلہ نمبر ۱..... خفین پر مسح کرنا جائز ہے اور اس کا انکار کرنے والا بدعتی، فاسق اور اہل السنہ والجماعہ سے خارج ہے۔

البتہ مسح کو جائز سمجھ کر پھر کوئی موزہ اتار کر پاؤں دھوئے تو جائز اور بعض کے نزدیک افضل ہے، لیکن کسی ایسی جگہ میں ہو جہاں کے لوگ موزوں پر مسح کو جائز نہ سمجھتے ہوں تو وہاں مسح کرنا ہی افضل ہے۔ ۱

مسئلہ نمبر ۲..... خواتین بھی مرد حضرات کی طرح خفین پر مسح کر سکتی ہیں اور خفین پر مسح کے جو احکام مرد حضرات کے لیے ثابت ہیں، خواتین کے لیے بھی وہی احکام ہیں۔ ۲

۱۔ وَقَالَ ابْنُ الْمُنْدَرِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَيْنِ أَوْ نَزْعُهُمَا وَغَسْلُ الْقَدَمَيْنِ قَالَ وَالَّذِي أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمَسْحَ أَفْضَلُ لِأَجْلِ مَنْ طَعَنَ فِيهِ مِنْ أَهْلِ الْبِدْعِ مِنَ الْخَوَارِجِ وَالرَّوَافِضِ قَالَ وَأَخْبَاءُ مَا طَعَنَ فِيهِ الْمُخَالِفُونَ مِنَ السُّنَنِ أَفْضَلُ مِنْ تَرْكِهِ اهْ وَقَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ صَرَّحَ جَمْعٌ مِنَ الْأَصْحَابِ بِأَنَّ الْغَسْلَ أَفْضَلُ بِشَرْطِ أَنْ لَا يَتْرَكَ الْمَسْحَ رَغْبَةً عَنِ السُّنَّةِ كَمَا قَالُوهُ فِي تَفْضِيلِ الْقَصْرِ عَلَى الْإِتِمَامِ (فتح الباری، لابن حجر العسقلانی، قَوْلُهُ بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ) مَنْ اعْتَقَدَ جَوَازَهُ وَلَمْ يَفْعَلْهُ كَانَ أَفْضَلَ لِإِتْيَانِهِ بِالْغَسْلِ إِذْ هُوَ أَشَقُّ عَلَى الْبَدَنِ قَالَ فِي التَّوْشِيحِ، وَهَذَا مَذْهَبُنَا وَبِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمَالِكٌ وَرَوَاهُ ابْنُ الْمُنْدَرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ أَبِي أَيُّوبٍ الْأَنْصَارِيِّ أَيْضًا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَالْحَكَمُ وَحَمَّادٌ وَالْإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ الرُّسْتَمِيُّ مِنْ أَصْحَابِنَا أَنَّ الْمَسْحَ أَفْضَلُ، وَهُوَ أَصَحُّ الرَّوَايَتَيْنِ عَنْ أَحْمَدَ إِمَّا لِنَفْيِ التَّهْمَةِ عَنْ نَفْسِهِ؛ لِأَنَّ الرَّوَافِضَ وَالْخَوَارِجَ لَا يَرَوْنَهُ، وَإِمَّا لِلْعَمَلِ بِقَوَاعِدِ النَّضْبِ وَالْجَرِّ وَعَنْ أَحْمَدَ أَنَّهُمَا سَوَاءٌ، وَهُوَ اخْتِيَارُ ابْنِ الْمُنْدَرِ (البحر الرائق شرح كنز الدقائق، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ)

۲۔ المرأة في المسح على الخفين بمنزلة الرجل؛ لاستوائيهما في المعنى المجوز للمسح (المحيط البرهاني، كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين) وَقَوْلُهُ جَائِزٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ لِلْإِطْلَاقِ (فتح القدير، كِتَابُ الطَّهَارَاتِ، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ)

مسئلہ نمبر ۳..... جن موزوں پر مسح کرنا درست ہے ان میں یہ ضروری ہے کہ اتنے اونچے ہوں کہ پیروں کے ٹخنے ان میں چھپے ہوئے ہوں، اور اگر موزے پیروں کے ٹخنوں سے نیچے نیچے ہوں تو ان پر مسح درست نہیں۔ ۱

مسئلہ نمبر ۴..... خفین پر مسح درست ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ دونوں پیروں میں خفین پہنے ہوں، لہذا صرف ایک پیر میں خف پہن کر مسح کرنا جائز نہیں۔ ۲

مسئلہ نمبر ۵..... خفین پر مسح کے لیے یہ شرط بھی ہے کہ ان کو کامل پاکی پر پہنا ہو یعنی وضو کرنے کے بعد، وضو ٹوٹنے سے پہلے خفین پہنے ہوں۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

اگر کسی کا پہلے سے وضو نہ ہو اور وہ وضو کیے بغیر خفین پہن لے تو ان پر مسح جائز نہیں لیکن اگر پورا وضو کر کے خفین پہنے ہیں تو مسح جائز ہے۔

اور اگر صرف پاؤں دھو کر خفین پہن لیے اور باقی وضو نہیں کیا تب بھی مسح جائز نہیں البتہ اگر پاؤں دھو کر خفین پہنے اور اس کے بعد وضو ٹوٹنے والی کوئی بات پیش آنے سے پہلے ہی اس نے مکمل وضو کر لیا، پھر اس کے بعد وضو ٹوٹا تو اب مسح جائز ہے۔

اور اگر پاؤں دھو کر خفین پہن لیے اس کے بعد باقی وضو کرنا شروع کیا مگر ابھی وضو پورا نہ کرنے پایا تھا کہ وضو ٹوڑنے والی کوئی بات پائی گئی مثلاً ہوا خارج ہو گئی

۱۔ الَّذِي يَرْجِعُ إِلَى الْمَمْسُوحِ، فَمِنْهَا أَنْ يَكُونَ خُفًّا يَسْتُرُ الْكَعْبَيْنِ؛ لِأَنَّ الشَّرْعَ وَرَدَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَمَا يَسْتُرُ الْكَعْبَيْنِ يَنْطَلِقُ عَلَيْهِ اسْمُ الْخُفِّ، وَكَذَا مَا يَسْتُرُ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْجِلْدِ مِمَّا سِوَى الْخُفِّ، كَالْمَكْعَبِ الْكَبِيرِ، وَالْمَيْمِ؛ لِأَنَّهُ فِي مَعْنَى الْخُفِّ (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، فَضْلُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

الْمَذْهَبُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفِّ الَّذِي لَا يَسْتُرُ الْكَعْبَيْنِ إِلَّا إِذَا حِيطَ بِهِ بَخِيخٍ كَجَوْحٍ كَمَا ذَكَرَهُ فِي الْإِمْدَادِ (رد المحتار على الدر المختار، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، شُرُوطُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

۲۔ لَا يَمْسَحُ عَلَى الْخُفِّ فِي إِحْدَى الرَّجْلَيْنِ وَيُغْسِلُ الْأُخْرَى؛ لِأَنَّهُ يُؤَدَّى إِلَى الْجَمْعِ بَيْنَ الْأَصْلِ وَالْبَدَلِ (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

تواب مسح جائز نہیں۔ ۱۔

مسئلہ نمبر ۶..... غسل واجب ہونے کی حالت میں خُفَّین پر مسح جائز نہیں، کیونکہ خُفَّین پر مسح

وضو کے ساتھ خاص ہے۔ ۲۔

مسئلہ نمبر ۷..... کسی نے تیمم کئے ہوئے ہونے کی حالت میں خُفَّین پہنے ہوں تو جب اس کے بعد وضو کرے تو ان خُفَّین پر مسح نہیں کر سکتا کیونکہ تیمم کامل طہارت نہیں خواہ وہ تیمم صرف

غسل کا ہو یا صرف وضو کا ہو یا دونوں کا ہو۔ ۳۔

۱۔ (ویشترط لبسهما علی طهارة كاملة) سواء اكملت قبل اللبس او بعده، حتى لو غسل رجله لم لبس خفيه، ثم اكمل الطهارة جاز المسح، وكمال الطهارة شرط عند الحدث، لان الخف يمنع سريّة الحدث الى الرجل، ولا يرفع فيظهر حكمه عند الحدث فيعتبر الشرط عنده (الاختيار لتعليل المختار للموصلی جلد ۱ صفحہ ۲۲، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

شرط جواز المسح على الخف، أن يكون الحدث بعد اللبس طارئاً على طهارة كاملة، حتى أنه لو غسل رجله أولاً، ولبس الخفين، ثم أحدث، لم يجز المسح؛ لأن الحدث ماطر أعلى طهارة كاملة. وسواء كملت الطهارة قبل اللبس أو بعده جاز المسح في الحالين عندنا، حتى أنه لو غسل رجله أولاً، ولبس الخفين، ثم أكمل وضوءه، ثم أحدث، جاز له المسح على الخف عندنا (المحيط البرهاني جلد ۱ صفحہ ۱۷۴، في بيان شرط جواز المسح على الخف)

۲۔ وَمِنْهَا: أَنْ يَكُونَ الْحَدَثُ خَفِيفًا، فَإِنْ كَانَ غَلِيظًا، وَهُوَ الْجَنَابَةُ، فَلَا يَجُوزُ فِيهَا الْمَسْحُ، لِمَا رَوَى عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيُّ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ يَأْمُرُنَا رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نَتَزَعَ خِفَاتِنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَيَالِيهَا، لَا عَنْ جَنَابَةٍ، لَكِنْ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ نَوْمٍ، وَلَئِنْ الْجَوَازَ فِي الْحَدَثِ الْخَفِيفِ لِدَفْعِ الْحَرَجِ، لِأَنَّهُ يَتَكَرَّرُ، وَيَغْلِبُ وَجُودُهُ فَيُلْحَقُهُ الْحَرَجُ، وَالْمَشَقَّةُ فِي تَزْعِ الْخُفِّ، وَالْجَنَابَةِ لَا يَغْلِبُ وَجُودُهَا، فَلَا يُلْحَقُهُ الْحَرَجُ فِي التَزْعِ (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، فَصْلُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ذهب جمهور الفقهاء إلى أنه لا يجوز المسح على الخفين لمن وجب عليه الغسل، بل يجب عليه نزع الخف والاعتسال، كما ذهبوا إلى جواز المسح على الخفين من الحدث الأصغر بشروط معينة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳، ص ۲۶۳، شروط المسح على الخفين)

۳۔ وَفِي فَتْحِ الْقَدِيرِ أَنَّهُ يُفِيدُ أَنَّهُ يُشْتَرَطُ لِجَوَازِ الْمَسْحِ كَوْنُ اللَّبْسِ عَلَى طَهَارَةِ الْمَاءِ لَا طَهَارَةَ التُّيْمَمِ مُعَلَّلًا بِأَنْ طَهَارَةَ التُّيْمَمِ لَيْسَتْ بِطَهَارَةٍ كَامِلَةٍ (البحر الرائق، ج ۱، ص ۱۷۶، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ) قَالَ -رَحِمَهُ اللَّهُ- (إِنْ لَبَسَهُمَا عَلَى وَضُوءٍ تَامٍ وَقَدْ حَدَثَ)؛ لِأَنَّ الْخُفَّ شَرِيعٌ مَانِعًا فَلَا بُدَّ مِنَ اللَّبْسِ مَعَ الطَّهَارَةِ، وَإِلَّا كَانَ زَائِفًا قَوْلُهُ عَلَى وَضُوءٍ تَامٍ اخْتِرَازٌ عَنْ وَضُوءٍ غَيْرِ مُتَّبَعٍ بِأَنْ بَقِيَ مِنْ أَعْضَائِهِ لَمَعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَأُحْدِثَ قَبْلَ الْإِسْتِيعَابِ لَا يَجُوزُ لَهُ الْمَسْحُ أَوْ هُوَ اخْتِرَازٌ مِنْ وَضُوءٍ نَاقِصٍ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَقْصُهُ كَوَضُوءِ الْمُسْتَحَاضَةِ وَمَنْ بَمَعْنَاهَا إِذَا لَبَسُوا الْخُفَّ، ثُمَّ خَرَجَ الْوَقْتُ وَكَأَلْتُمْتُمُ إِذَا لَبَسَ خُفَّيْهِ، ثُمَّ وَجَدَ الْمَاءَ فَإِنَّهُمْ لَا يَمْسَحُونَ لِعَدَمِ اللَّبْسِ عَلَى وَضُوءٍ تَامٍ؛ لِأَنَّهُ بِخُرُوجِ الْوَقْتِ يَظْهَرُ الْحَدَثُ السَّابِقُ (تبيين الحقائق، ج ۱، ص ۴، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

مسئلہ نمبر ۸..... جو توں پر مسح کرنا جائز نہیں، کیونکہ جو توں سے ٹخنوں تک پورا حصہ چھپا ہوا نہیں ہوتا۔ ۱

البتہ اگر جوتے اتنے مضبوط اور موٹے ہوں کہ ان میں چمڑے کے موزوں والی خصوصیات واوصاف پائے جاتے ہوں اور وہ ٹخنوں سمیت پورے پاؤں کو چھپائے ہوئے ہوں (جیسا کہ بعض فوجیوں کے بڑے بوٹ ہوتے ہیں) تو ان پر مسح کرنا درست ہے، اور نماز صحیح ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہوگا کہ جوتے پاک ہوں (کذا فی امداد الفتاویٰ ج ۳ ص ۳۳ و علم الفقہ حصہ اول ص ۱۰۱) ۲

۱ صرّح الفقہاءُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ، وَلَوْ اكْتَفَى بِهِ لَمْ يَجِزْهُ وَضُوْهُ؛ فَوَاتِ الرُّكْنَ: أَيُ غَسَلَ الرَّجْلَيْنِ، أَوْ مَسَحَ الْخُفَّيْنِ (غاية المقال فيما يتعلق بالنعال، للإمام محمد عبد الحي اللكنوي، ص ۲۱، في تحقيق لفظ النعل وما يتعلق به)
قوله: (وَلَا يَمَسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ) أَشَارَ بِذَلِكَ إِلَى نَفْيِ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَغَيْرِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ أَنَّهُمْ مَسَحُوا عَلَى نَعَالِهِمْ ثُمَّ صَلُّوا. وَرُوِيَ فِي ذَلِكَ حَدِيثٌ مَرْفُوعٌ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فِي الرُّضْوَةِ، لَكِنْ ضَعَفَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ، وَرُوِيَ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ وَنَعَلَهُ فِي قَدِيمَةِ مَسْحٍ ظَهَرَ نَعْلَيْهِ بِيَدَيْهِ، وَيَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هَكَذَا، أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَرُوِيَ فِي حَدِيثِ رَوَاةٍ عَلَى بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ: (أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ، عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ)، وَفِيهِ: (وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ)، أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي (الْكَبِيرِ). وَالْجَوَابُ عَنْ حَدِيثِ ابْنِ عَمْرٍو: أَنَّهُ كَانَ فِي وَضوءٍ مُنْطَوِّعٍ بِهِ لَا فِي وَضوءٍ وَاجِبٍ عَلَيْهِ، وَعَنْ حَدِيثِ رِفَاعَةَ: أَنَّ الْمُرَادَ أَنَّهُ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَخَفِيهِ عَلَى رِجْلَيْهِ، وَاسْتَدَلَّ الطَّحَاوِيُّ عَلَى عَدَمِ الْأَجْزَاءِ بِالْإِجْمَاعِ عَلَى أَنَّ الْخُفَّيْنِ إِذَا تَخَرَّقَا حَتَّى يَبْدُوَ الْقَدَمَانِ، أَنَّ الْمَسْحَ لَا يَجْزِي عَنْهُمَا، قَالَ: فَكَذَلِكَ النِّعْلَانِ لِأَنَّهُمَا لَا يَغِيْبَانِ الْقَدَمَيْنِ. قَالَ بَعْضُهُمْ: هَذَا اسْتِدْلَالٌ صَحِيحٌ، وَلَكِنَّهُ مُنَازَعٌ فِي نَقْلِ الْإِجْمَاعِ الْمَذْكُورِ. وَقُلْتُ: غَيْرُ مُنَازَعٍ فِيهِ لِأَنَّ مَذْهَبَ الْجُمْهُورِ أَنَّ مُخَالَفَةَ الْأَقْلَلِ لَا تَضُرُّ الْإِجْمَاعَ، وَلَا يَشْتَرِطُ فِيهِ عَدَدُ التَّوَاتُرِ عِنْدَ الْجُمْهُورِ (عمدة القاري، كتاب الرُّضْوَةِ، بَابُ غَسْلِ الرَّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ وَلَا يَمَسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ)
لم يذهب أحد من الأئمة إلى جواز المسح على النعلين (معارف السنن جلد ۱ صفحہ ۳۳، باب في

المسح على الجوربين والنعلين)

۲ أَنَّ يَكُونَ خُفًّا يَسْتُرُ الْكَعْبَيْنِ؛ لِأَنَّ الشَّرْعَ وَرَدَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَمَا يَسْتُرُ الْكَعْبَيْنِ يَنْطَلِقُ عَلَيْهِ اسْمُ الْخُفِّ، وَكَذَا مَا يَسْتُرُ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْجِلْدِ مِمَّا سِوَى الْخُفِّ، كَالْمَكْعَبِ الْكَبِيرِ، وَالْمِشِيمِ؛ لِأَنَّهُ فِي مَعْنَى الْخُفِّ (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كتاب الطَّهَارَةِ، فَصْلُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)
یہ بات یاد رہے کہ خنزیر نجس العین ہے، اس کی کھال سے بنے ہوئے جوتے اور خشین ناپاک ہیں، وہ پاک بھی نہیں ہو سکتے، اُن کو پہن کر نماز جائز نہیں۔ اور جن جوتوں پر ناپاکی لگ جائے، انہیں پاک کرنے کا طریقہ آگے مسئلہ نمبر ۳۵ میں آتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۹..... ریگزين، پلاسٹک اور بڑو غیرہ کے موزے اگر چڑے کے موزوں والی خصوصیات و صفات کے حامل ہوں تو ان پر مسح جائز ہے؛ لیکن اگر ایسی پتلی اور کمزور ریگزين وغیرہ کے ہوں کہ ان کو پہن کر کم از کم تین میل نہ چل سکیں اور وہ پھٹ جائیں یا سختی و موٹائی کی وجہ سے پیروں میں خود بخود نہ ٹھہر سکیں یا ان میں سے پانی بآسانی چھن جائے یا ان میں سے آ رہا نظر آئے تو ان پر مسح جائز نہیں۔

ملفوظ رہے کہ آج کل بازار میں ریگزين کے جوتے اور خفین وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں اور بعض لوگ اُس کو چمڑا سمجھ کر دھوکے میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اس لیے ریگزين کے موزے ہونے کی صورت میں ان میں چڑے کی مذکورہ خصوصیات و اوصاف کو دیکھ لینا چاہئے۔ ۱۔ مسئلہ نمبر ۱۰..... جن موزوں پر مسح جائز ہے اگر وہ استعمال کرتے رہنے سے اتنا گھس جائیں کہ جوتا پہنے بغیر ان کو پہن کر چلنے سے وہ پھٹ جائیں تو ان پر بھی مسح جائز نہیں کیونکہ جس طرح شروع میں مسح جائز ہونے کے لئے دوسری شرائط کے ساتھ ساتھ یہ شرط بھی ہے

۱۔ (قَوْلُهُ: وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرِبَيْنِ إِذَا كَانَا خَفَيْنِ لَا يَشْفَانِ) حَدُّ الشَّخَاةِ أَنْ يَقُومَ عَلَى السَّاقِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُرَبِّطَ بِشَيْءٍ، وَقَوْلُهُ لَا يَشْفَانِ أَيْ لَا يُرَى مَا تَحْتَهُمَا مِنْ بَشَرَةِ الرَّجُلِ مِنْ خِلَالِهِ وَيَشْفَانِ خَطَا، قَالَ فِي الدَّخِيرَةِ رَجَعَ أَبُو حَنِيفَةَ إِلَى قَوْلِهِمَا فِي آخِرِ عُمُرِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَبْعِ أَيَّامٍ، وَقِيلَ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى (الْجَوْهَرَةُ النِّيْرَةُ، ج ۱، ص ۲۸، المسح على الجوربين) (قَوْلُهُ أَوْ جَوْرَبِيَّةِ) الْجَوْرَبُ لِفَافَةِ الرَّجُلِ قَامُوسٌ، وَكَأَنَّهُ تَفْسِيرٌ بِاِغْتِيَارِ اللَّغَةِ، لَكِنَّ الْعُرْفَ خَصَّ اللَّفَافَةَ بِمَا لَيْسَ بِمَخِيطٍ وَالْجَوْرَبُ بِالْمَخِيطِ، وَنَحْوُهُ الَّذِي يَلْبَسُ كَمَا يَلْبَسُ النُّخْفُ شَرَحَ الْمُنْبِيَّةِ (قَوْلُهُ وَلَوْ مِنْ غَزَلٍ أَوْ شَعْرِ) دَخَلَ فِيهِ الْجُوحُ كَمَا حَقَّقَهُ فِي شَرَحِ الْمُنْبِيَّةِ. وَقَالَ: وَخَرَجَ عَنْهُ مَا كَانَ مِنْ كِرْيَاسٍ بِالْكَسْرِ: وَهُوَ الثَّوْبُ مِنَ الْقُطْنِ الْأَبْيَضِ؛ وَيَلْحَقُ بِالْكَرْيَاسِ كُلُّ مَا كَانَ مِنْ نَوْعِ الْخِيطِ كَالْكُتَّانِ وَالْأَبْرِيسَمِ وَنَحْوِهِمَا. وَتَوَلَّفَ ح فِي وَجْهِ عَدَمِ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَيْهِ إِذَا وَجَدَ فِيهِ الشُّرُوطَ الْأَرْبَعَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا الشَّارِحُ.

وَأَقُولُ: الظَّاهِرُ أَنَّهُ إِذَا وَجَدْتَ فِيهِ الشُّرُوطَ يَجُوزُ، وَأَنَّهُمْ أَخْرَجُوهُ لِعَدَمِ تَأْتِي الشُّرُوطِ فِيهِ غَالِبًا، يَذُلُّ عَلَيْهِ مَا فِي كَفَايَةِ النَّسْفِيِّ حَيْثُ عَلَّلَ جَوَازَ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبِ مِنْ كِرْيَاسٍ بِأَنَّهُ لَا يُمْكِنُ تَتَابُعُ الْمَسْحِ عَلَيْهِ، لِإِنَّهُ يُفِيدُ أَنَّهُ لَوْ أُمْكِنَ جَاَزَ، وَيَذُلُّ عَلَيْهِ أَيْضًا مَا فِي ط عَنْ الْخَالِيَّةِ أَنَّ كُلَّ مَا كَانَ فِي مَعْنَى النُّخْفِ فِي إِذْمَانِ الْمَسْحِ عَلَيْهِ وَقَطْعِ السَّفَرِ بِهِ وَلَوْ مِنْ لَبْدٍ رُومِيٍّ يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ. ۱۰۔ (رد المحتار، ج ۱، ص ۲۶۹، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

کہ ان کو پہن کر بغیر جوتا پہنے چلنے سے وہ پھٹیں نہیں، اسی طرح مسح کے باقی رہنے کے لیے بھی یہ شرائط ضروری ہیں، البتہ اگر ان پر نیا چڑا چڑھا دیا جائے یا کمزور جگہ چڑے کا پیوند لگا کر مضبوط کر دیا جائے تو پھر ان پر مسح جائز ہو جائے گا (امداد الاحکام بتصریح جلد ۱ صفحہ ۳۹۳) ۱۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... بعض لوگ ایسے موزے پہن کر کہ ان پر مسح جائز نہیں ان کے اوپر سے چڑے کے پینتاوے پہن لیتے ہیں، جو ٹخنوں سے نیچے ہوتے ہیں، اور پینتاوے کے اوپر مسح کرتے ہیں، اس طرح مسح کرنا جائز اور معتبر نہیں (لأنه اذا لم يجز على المنعلين الرقيقين على الراجح، فاین يجوز على هذين الغير المنعلين، والمنعِل يكون بالاتحاد) ۲۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... کپڑے کی باریک یا موٹی جرابیں پہن کر اوپر سے چڑے کے موزے پہن لیے جائیں تو ان چڑے کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، یعنی چڑے کے موزوں کے نیچے عام موزے پہن کر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں (امداد الحقیقین، کتاب الطہارۃ صفحہ ۲۹۶) ۳۔

۱۔ (قَوْلُهُ: مَا يَكُونُ صَالِحًا لِقَطْعِ الْمَسَافَةِ وَالْمَشْيِ الْمُتَابِعِ عَادَةً) أَقُولُ: لِيُنْظَرَ مَا الْمُرَادُ بِذَلِكَ هَلِ الْمُعْتَبَرُ قَطْعُ الْمَسَافَةِ بِالْخُفِّ نَفْسِهِ أَمْ أَنْ يَكُونَ صَالِحًا لِذَلِكَ بِذَوْنِ لُبْسِهِ فِي الْمَكْعَبِ أَوْ مَا هُوَ الْمُعْتَادُ لَنَا مِنْ لُبْسِهِ فِي الْمَكْعَبِ تَوَقُّفًا مِنْ قَدِيمٍ فِي ذَلِكَ وَلَمْ نَجِدْ فِيهِ نَقْلًا مَعَ التَّفْقِيشِ وَالتَّغْيِيرِ لَكِنْ قَالَ شَيْخُنَا الَّذِي يَتَّبِعُ مِنْ كَلَامِهِمْ فِي تَعَالِيهِمْ وَأَدْلِيَّتِهِمْ أَنَّ الْمُعْتَبَرُ مَا يَصْلُحُ لِقَطْعِ الْمَسَافَةِ فِيهِ نَفْسُهُ فَعَلَى هَذَا فَالْوَجِبُ عَلَى الشَّخْصِ أَنْ يَتَّقَدَّ خُفَّهُ، فَإِنَّهُ قَدْ يَرُقُّ أَسْفَلَهُ وَيَمِشِي عَلَيْهِ بِالْمَكْعَبِ أَيْمًا كَثِيرَةً وَلَا يَنْقُبُ وَلَوْ قَرَضَ أَنَّهُ لَوْ مَشَى بِهِ وَخَذَهُ يَتَخَرَّقُ فِي ذَوْنِ ذَلِكَ، فَإِنَّهُ لَا يَصِحُّ الْمَسْحُ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ عَنْهُ غَافِلُونَ، فَإِنَّهُمْ لَا يَزَالُونَ يَمْسَحُونَ حَتَّى يَتَخَرَّقَ قَدْرَ ثَلَاثِ أَصَابِعَ مَعَ أَنَّهُ قَبْلَ هَذَا قَدْ لَا يُمْكِنُ الْمَشْيُ عَلَيْهِ فِي الْمُدَّةِ الْمُعْتَبَرَةِ فَعَلَى الشَّخْصِ أَنْ يَعْتَبِرَ ذَلِكَ قَبْلَ الْخَرَقِ وَبَعْدَهُ لِمَا يَصْلُحُ بِهَا طَهَارَةً فَلْيُحْفَظْ (منحة الخالق، المسح على الجرم فوق)

لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرِبِ الرَّقِيقِ مِنْ غَزَلٍ أَوْ شَعْرِ بِلَا خِلَافٍ (البحر الرائق، ج ۱، ص ۱۹۲، باب المسح على الخفين)

۲۔ والذي لا يغطي الكعبين إذا خيط به ثخين كجوخ يصح المسح عليه (مراقى الفلاح، ص ۵۶، باب المسح على الخفين)

۳۔ فتوى حقیقین کا اسی پر ہے اگرچہ بعض علمائے روم نے تبعاً للفتاوی الشاذی عدم جواز کا فتویٰ دیا ہے (امداد الحقیقین، کتاب الطہارۃ صفحہ ۲۹۶)

(أَوْ جُرْمُوقِيَّةٍ) وَلَوْ فَوْقَ خُفٍّ أَوْ لِفَافَةٍ، وَلَا اِعْتِبَارَ بِمَا فِي فَتَاوَى الشَّاذِي، لِأَنَّهُ رَجُلٌ مَجْهُولٌ لَا يُقْلَدُ فِيمَا خَالَفَ النُّقُولَ (الدر المختار، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مسئلہ نمبر ۱۴..... خُفین پہن کر اوپر سے کپڑے کی ایسی جرابیں پہن لی جائیں کہ اُن کے اوپر سے مسح کرنے سے پانی کی تری نیچے خُفین تک ہاتھ کی تین انگلیوں کی مقدار کے برابر پہنچ جاتی ہے تو اوپر والی جرابوں پر مسح کافی ہوگا اور اس صورت میں یہی سمجھا جائے گا کہ نیچے والے خُفین پر ہی مسح کیا گیا، اور اگر مسح کی تری نیچے خُفین تک نہیں پہنچتی تو جرابوں کو اتار کر مسح کرنا ضروری ہوگا۔ ۱

البتہ اگر اوپر کی جرابوں کو نیچے خُفین کے ساتھ سی دیا جائے تو پھر اوپر سے مسح کرنا جائز ہوگا، اور مسح معتبر ہونے کے لیے نیچے خُفین تک مسح کی تری کا پہنچنا ضروری نہیں ہوگا۔ لَانَهُ فِی حَكَمِ الْمُبْتَنِّ (احسن التاویٰ جلد ۱ صفحہ ۶۵، ۶۶، بتصریح) ۲

مسئلہ نمبر ۱۴..... اگر کسی نے پہلے نیچے ایک یا دونوں پاؤں میں ایسے موزے (یعنی خُفین)

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

(قَوْلُهُ أَوْ لِفَاقِهِ) أَيْ سَوَاءٌ كَانَتْ مَلْفُوفَةً عَلَى الرَّجُلِ تَحْتَ الْخُفِّ أَوْ كَانَتْ مَحِيطَةً مَلْبُوسَةً تَحْتَهُ كَمَا أَفَادَهُ فِي شَرْحِ الْمُتْنِ (قَوْلُهُ وَلَا اغْتِيَارَ بِمَا فِي فِتَاوَى الشَّاذِیِّ) بِالذِّمَالِ الْمُعْجَمَةِ عَلَى مَا رَأَيْتَهُ فِي النُّسخِ، لَكِنَّ الَّذِي رَأَيْتَهُ بِحِطِّ الشَّارِحِ فِي خَزَائِنِ الْأَسْرَارِ بِالذِّمَالِ الْمُهْمَلَةِ، ثُمَّ الَّذِي فِي هَذِهِ الْفِتَاوَى هُوَ مَا نَقَلَهُ عَنْهَا فِي شَرْحِ الْمَجْمَعِ مِنَ التَّفْصِيلِ، وَهُوَ أَنَّ مَا يُلبَسُ مِنَ الْكِزْبَاسِ الْمُجَرَّدِ تَحْتَ الْخُفِّ يَمْنَعُ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفِّ لِكُونِهِ فَاصِلًا وَقِطْعَةً كِزْبَاسٍ تَلَفَّ عَلَى الرَّجُلِ لَا تَمْنَعُ؛ لِأَنَّهُ غَيْرُ مَقْصُودٍ بِاللُّبْسِ، وَقَدْ أَطَالَ فِي رَدِّهِ فِي شَرْحِ الْمُتْنِ وَالذَّرَرِ وَالْبَحْرِ لِمُسْكٍ جَمَاعَةٍ بِهِ مِنْ فَهْمَاءِ الرُّومِ، قَالَ ح: وَقَدْ اعْتَنَى يَعْقُوبُ بَاشَا بِتَحْقِيقِ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ فِي كُرَاسَةِ مَبْنِيٍّ لِلْجَوَازِ لَمَّا سَأَلَهُ السُّلْطَانُ سَلِيمٌ خَانَ (رد المحتار، ج ۱، ص ۲۶۹، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفِّينِ)

۱ (قوله ولو فوق خف) أفاد جواز المسح عليهما منفردين أيضا وهذا لو كانا من جلد، فلو من كبرباس لا يجوز ولو فوق الخف إلا أن يصل بلل المسح إلى الخف (رد المحتار على الدر المختار، ج ۱، ص ۲۶۸)

۲ اس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہو گیا کہ اگر اوپر نیچے دو یا تین جرابیں پہن لی جائیں کہ سب کا ملا کر حجم موٹا ہو جائے، تب بھی مسح جائز نہیں، اگر وہ سب باہمی دی جائیں، اور سب مل کر چڑے کی خصوصیات و صفات حاصل کر لیں تو پھر جائز ہے۔ ان الخف اذا كانا ذاتا قين، وكل طاق متصل بالآخر غير مزائل عنه، فيصيران بحكم الاتصال كشئ واحد، كالشعر مع بشرة الرأس، اعتبارا شيئا واحدا بحكم الاتصال، حتى كان المسح على شعر الرأس كاللمسح على البشرة، فكذا ههنا، يجعل المسح على أحد الطاقين كاللمسح على الطاق الآخر، فالتمسح لم يزل من حيث الحكم والاعتبار، فلم يجب إعادة المسح (المحيط البرهاني جلد ۱، صفحہ ۳۲۶، كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين)

پہنے جن پر مسح کرنا جائز ہے اور بعد میں اوپر سے ایک یا دونوں پاؤں میں ایسے ہی دوسرے موزے (یعنی خفین) پہن لیے کہ اگر ان کو تنہا پہنا جاتا تو ان پر بھی مسح جائز تھا تو اوپر والے موزے پر مسح کرنا جائز ہے بشرطیکہ اوپر والا موزہ وضو ٹوٹنے کے بعد نہ پہنا ہو۔ اور اگر نیچے والا موزہ پہنا اور پھر وضو ٹوٹا اور وضو ٹوٹنے کے بعد اوپر والا موزہ پہنا (خواہ نیچے والے موزے پر مسح کر چکا ہو یا نہ کیا ہو)

تو ایسی صورت میں اوپر والے موزے پر مسح جائز نہ ہوگا بلکہ اوپر والے موزے کو اتار کر نیچے والے موزے پر مسح کرنا ضروری ہوگا۔ اے

مسئلہ نمبر ۱۵..... جو موزہ اتنا پھٹ گیا ہو یا ادھر گیا ہو کہ چلتے وقت پیر کی تین چھوٹی

۱۔ حاصل الکلام هنا ان الجرموق ما يلبس فوق الخف وانما يجوز المسح عليه اذ لبسه قبل ان يحدث وبعده لا يجوز، لان الحدث حل بالخف فلا يرفع المسح على الجرموق ولولبسه قبل الحدث ثم احدث حل الحدث بالجرموق فيمسح عليه حتى لو كان واسعا فادخل يده الى الخف ومسح عليه لا يجوز لعدم الحدث فيه (حاشية شرنبلالی علی تبیین الحقائق جلد ۱، نواقض الوضوء) الجرموق خف فوق خف الا ان ساقه اقصر منه وانما يجوز المسح عليه بشرطين: احدهما ان لا يتخلل بينه وبين الخف حدث كما اذا لبس الخفين على طهارة ولم يمسح عليهما حتى لبس الجرموقين قبل ان تنتقض الطهارة التي لبس عليهما الخف فحينئذ يجوز المسح على الجرموقين واما اذا احدث بعد لبس الخفين ومسح عليهما لم لبس الجرموقين بعد ذلك لا يجوز له المسح على الجرموقين؛ لان حكم المسح قد استقر على الخف، وكذا لو احدث بعد لبس الخف ثم لبس الجرموق قبل ان يمسح على الخف لا يمسح عليه ايضاً. والشرط الثاني ان يكون الجرموق لو انفرد جاز المسح عليه حتى لو كان به خرق كبير لا يجوز المسح عليه (الجوهرة النيرة، جلد ۱ ص ۲۸، باب المسح على الخفين)

الجرموق فوق الخف في معنى خف ذي طاقين ولوليس خفاذا طاقين كان له ان يمسح عليه فهذا مثله وانما يجوز المسح عندنا على الجرموقين اذ لبسهما فوق الخفين قبل ان يحدث ويمسح فاما اذا كان مسح على الخف او لثم لبس الجرموق فليس له ان يمسح على الجرموق؛ لان حكم المسح استقر على الخف (المبسوط، جلد ۱، صفحہ ۱۰۲، المسح على الجوربين) فاما الجرموق، غير متصل بالخف، بل هو مزابل عنه، فلا يجعل المسح على الجرموق، كالمسح على الخف، فالممسوح زال حقيقة وحكما، فيحل الحدث بما تحته، فيلزمه اعادة المسح، كما لو احدث في هذه الحالة، واذا لبس الخفين فوق الخفين، فالجواب فيه على التفصيل الذي ذكرنا، فيما اذا لبس الجرموقين فوق الخفين (المحيط البرهاني جلد ۱، صفحہ ۳۴۶، كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين)

انگلیوں کی (لمبائی اور چوڑائی میں) مقدار کے برابر یا اس سے بھی زیادہ کھل جاتا ہو، اس پر مسح کرنا درست نہیں رہتا اور اگر اس سے کم مقدار میں کھلتا ہو تو مسح درست ہو جاتا ہے۔ ۱۔ مسئلہ نمبر ۱۶..... اگر کسی موزے میں مذکورہ مقدار میں پھٹن کے بجائے چڑے کے موزوں کی خصوصیات و اوصاف (جن کا ذکر تفصیل کے ساتھ پیچھے کیا جا چکا ہے) میں سے کوئی دوسری خصوصیت نہ پائی جا رہی ہو (مثلاً موزے کی اتنی مقدار کا حصہ گھس کر اتنا کمزور و باریک ہو گیا ہے کہ اس میں سے آ رہا نظر آنے لگا ہے، یا جو توں کے بغیر پہن کر چلنے سے اتنا حصہ پھٹ جائے گا، یا اتنے حصے میں پانی اچھی طرح تھمن جاتا ہو) تو قواعد و احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے موزوں پر مسح جائز نہ ہو۔ ۲۔

۱۔ (ومنہا) ان لایکون بالخف خرق کثیر فاما الیسیر فلا یمنع المسح وهذا قول اصحابنا الثلاثة وهو استحسان والقیاس ان یمنع قلیلہ وکثیرہ وهو قول زفر والشافعی وقال مالک وسفیان الثوری الخرق لایمنع جواز المسح قل او کثر بعد ان کان ینطلق علیہ اسم الخف وجہ قولہما ان الشرع ورد بالمسح علی الخفین فمادام اسم الخف له باقیا یجوز المسح علیہ وجہ القیاس انه لما ظهر شیء من القدم وان قل وجب غسلہ لحلول الحدث به لعدم الاستتار بالخف والرجل فی حق الغسل غیر متجزئة فاذا وجب غسل بعضها وجب غسل کلها وجہ الاستحسان ان رسول اللہ ﷺ امر اصحابہ رضی اللہ عنہم بالمسح مع علمہ بان خفافہم لایخلو عن قلیل الخروق فکان هذا منه بیانا ان القلیل من الخروق لایمنع المسح ولان المسح اقیم مقام الغسل ترפה فلو منع قلیل الانکشاف لم یحصل الترفیة لوجودہ فی اغلب الخفاف (البدائع الصنائع جلد ۱ صفحہ ۱۱، المَسْحُ عَلَى الْجُزْءِ، کذا فی البحر جلد ۱ صفحہ ۷۵)

ولنا ان الخفاف لا تخلو عن قلیل خرق عادة فیلحقہم الحرج فی النزاع وتخلو عن الکبیر فلا حرج والکبیر ان ینکشف قدر ثلاثة اصابع من اصابع الرجل اصغر هاهو الصحیح لان الاصل فی القدر وهو الاصابع والثلاث اکثرها فیمقام مقام الكل واعتبار الاصغر للاحتیاط (الهدایة جلد ۱ صفحہ ۱۵۱، باب المسح علی الخفین)

ولا یجوز علی خف فیہ خرق یمین منه مقدار ثلاثة اصابع من اصابع الرجل الصغار وتجمع خروق کل خف علی حدته (المختار مع الاختیار للموصلی جلد ۱ صفحہ ۲۳، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ) ۲۔ الْمُتَبَادَرُ مِنْ كَلَامِهِمْ أَنَّ الْمُرَادَ مِنْ ضُلُوحِهِ لِقَطْعِ الْمَسَافَةِ أَنْ يَضْلُعَ لِذَلِكَ بِنَفْسِهِ مِنْ غَيْرِ لُبْسِ الْمَدَاسِ قُوَّةً فَإِنَّهُ قَدْ يَرُقُّ أَسْفَلَهُ وَيَمْشِي بِهِ فَوْقَ الْمَدَاسِ أَيَّامًا وَهُوَ بِحَيْثُ لَوْ مَشَى بِهِ وَخَذَهُ قُرْسًا تَخَرَّقَ قُدْرُ الْمَانِعِ، فَعَلَى الشَّخْصِ أَنْ يَتَفَقَّهَهُ وَيَعْمَلَ بِهِ بِغَلَبَةِ ظَنِّهِ (ردالمحتار جلد ۱ صفحہ ۲۶۳، کتاب الطہارۃ، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، شُرُوطُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ) فَإِنْ كَانَ ثَخِينَيْنِ مُتَعَلِّقَيْنِ يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا (المبسوط سرخسی، ج ۱، ص ۱۰۲، المسح علی الجورین)

پس احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ موزے اُتارنے اور پہننے کے لئے جو موزوں میں جگہ بنائی جاتی ہے، اور موزے پہننے کے بعد اس کو تسے، بٹن یا چین سے بند کر دیا جاتا ہے، اُس جگہ میں بھی چڑے والی خصوصیات ہونی چاہئیں، اور پیروں کی تین انگلیوں کے برابر بھی کوئی جگہ ایسی نہ ہونی چاہئے جس میں چڑے والی خصوصیات نہ ہوں یا پھر اس کے اوپر چڑا وغیرہ لگا دیا جائے، تاکہ پہننے کے بعد وہ حصہ اس سے ڈھک جایا کرے۔ ۱

مسئلہ نمبر ۱۰..... اگر کوئی پھٹن اس نوعیت کی ہو کہ اس کے قریب دائیں بائیں سے جھانک کر دیکھا جائے تو تین انگلیوں کی مقدار پاؤں کا حصہ نظر آ جاتا ہے، لیکن چلتے وقت تین انگلیوں کے برابر پاؤں کا حصہ کھلتا نہیں تو ایسے موزوں پر مسح جائز ہے، کیونکہ مسح کے لئے مانع پاؤں کا اس طرح نظر آنا نہیں بلکہ کھل جانا ہے (امداد المفتین صفحہ ۲۹) ۲

۱۔ چڑے کے موزوں کی خصوصیات و اوصاف کی شرطیں پہلے بیان کی جا چکی ہیں؛ جن میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ غیر معمولی چلنے سے پھٹیں نہیں، اس شرط کا تعلق ٹخنوں تک پورے موزے سے ہے، اور چلنے سے نہ پھٹنے کی قید سے یہ نہ سمجھا جائے کہ جو حصہ چلنے میں استعمال ہوتا ہے یعنی تلوا، صرف اُس حصہ کے لیے اس شرط کا پایا جانا معتبر ہے، کیونکہ چلنے کی قید سے موزے کی مضبوطی کا ایک وصف بیان کرنا مقصود ہے، اور یہ بھی پہلے بیان کیا جا چکا کہ دلائل کی رُو سے رائج یہ ہے کہ معقل پتے موزوں پر مسح جائز نہیں، اس کا تقاضا بھی یہ ہے کہ اس شرط کا تعلق جس طرح نیچے والے حصے سے ہے (جو حصہ معقل کہلاتا ہے) اسی طرح اوپر کے حصہ سے بھی اس کا تعلق ہے۔

اور چڑے کے موزوں کی خصوصیات و اوصاف کی ایک شرط یہ ہے کہ وہ پنڈلی پر خود سے ٹھہرے رہیں، پنڈلی کی قید سے ظاہر ہے کہ اس شرط کا تعلق ٹخنے تک ہے؛ اسی طرح ایک شرط یہ ہے کہ آ ر پار دکھائی نہ دے، وہ پانی کو اچھی طرح جذب نہ کریں، اس کا تعلق بھی ظاہر ہے کہ نیچے اور اوپر والے پورے حصے کے ساتھ ہے۔

اور فقہائے کرام نے پھٹن کے بارے میں جس مقدار کی تصریح فرمائی ہے، علّت کے مشترک ہونے کی وجہ سے وہی مقدار دوسری شرائط میں بھی معتبر ہونی چاہئے۔ لان السکوت فی معرض البیان بیان۔

اذا لبس مکعباً لا یری من کعبه او قدمیه الامقدار اصبع او اصبعین جاز المسح علیه وهو بمنزلة الخف الذی لاساق له کذا فی فتاویٰ قاضیخان (ہندیہ ج ۱ ص ۳۲، الباب الخامس، الفصل الاول)

۲۔ وَلَوْ لَمْ یُرَ الْقَدْرُ الْمَانِعُ عِنْدَ الْمَشْرِی لِصَلَابَتِهِ لَمْ یُمنَعْ وَإِنْ کَثُرَ کَمَا لَوْ انْفَتَحَتِ الظَّهَارَةُ دُونَ الْبَطَانَةِ (الدر المختار، باب الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّینِ)

قَوْلُهُ وَلَوْ عَلَیْهِ أُنْی الْعَقِبِ أُغْتَبِرَ بُدُو: أُنْی ظُهُورُ أَخْفَرِهِ، كَذَا ذَكَرَهُ قَاضِی خَافِی وَغَیْرُهُ، وَكَذَا لَوْ كَانَ ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مسئلہ نمبر ۱۸..... پیر کی تین چھوٹی انگلیوں کی مقدار پھٹے یا اُدھڑے ہوئے ہونے کا مذکورہ حکم اس وقت ہے جبکہ موزہ انگلیوں کے اوپر سے نہ پھٹا ہو بلکہ کسی اور جگہ سے پھٹا ہو، اور اگر انگلیوں کے اوپر سے پھٹا ہو تو اس وقت ان انگلیوں کا اعتبار ہوگا جن کے اوپر سے پھٹا ہے، خواہ وہ بڑی انگلیاں ہوں یا چھوٹی کہ اگر تین مکمل انگلیوں کے اوپر سے پھٹا ہوا ہے، تو مسح درست نہ ہوگا، اور اس سے کم ہونے کی صورت میں مسح کرنا درست ہوگا۔ ۱

مسئلہ نمبر ۱۹..... ہر موزہ کے پھٹا ہوا ہونے کا اعتبار الگ الگ ہوگا اور ایک موزہ کی پھٹن کو دوسرے موزہ کی پھٹن کے ساتھ ملا کر اور جمع کر کے اعتبار نہیں کیا جائے گا، البتہ اگر ایک ہی موزہ کی مختلف جگہوں سے پھٹی ہوئی جگہ کو ملا کر پیر کی تین چھوٹی انگلیوں کی مقدار کے برابر جگہ بن جاتی ہے تو مسح کرنا درست نہیں ہوگا اور اس سے کم مقدار بنتی ہے تو مسح درست ہو جائے گا

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

الْخُرْقُ تَحْتَ الْقَدَمِ أُغْتَبِرَ أَكْثَرُهُ كَمَا فِي الْإِخْتِيَارِ، وَنَقْلُهُ زَيْلَعِيُّ عَنِ الْغَايَةِ بِلَفْظٍ قِيلَ: قَالَ فِي الْبُحْرِ: وَظَاهِرُ الْبَدَائِعِ اخْتِيَارُ اغْتِيَابِ ثَلَاثِ أَصَابِعٍ مُطْلَقًا، وَهُوَ ظَاهِرُ الْمُتَوَنِّ كَمَا لَا يَخْفَى حَتَّى فِي الْعَقَبِ، وَهُوَ اخْتِيَارُ السَّرْحِ سِيٍّ. وَالْقَدَمُ مِنَ الرَّجُلِ: مَا يَطَأُ عَلَيْهِ الْإِنْسَانُ مِنَ الرَّسْغِ إِلَى مَا دُونَ ذَلِكَ، وَهِيَ مُؤَنَّةٌ. وَالْعَقَبُ: يَكْسِرُ الْقَافَ مُؤَخَّرُ الْقَدَمِ. اهـ (قَوْلُهُ عِنْدَ الْمَشْيِ) أَيْ عِنْدَ رَفْعِ الْقَدَمِ كَمَا فِي شَرْحِ الْمُنْيَةِ الصَّغِيرِ، سَوَاءٌ كَانَ لَا يُرَى عِنْدَ الْوَضْعِ عَلَى الْأَرْضِ أَيْضًا أَوْ يُرَى عِنْدَ الْوَضْعِ فَقَطْ، وَأَمَّا بِالْعَكْسِ فِيهِمَا فَيُمنَعُ، أَفَادَهُ ح، وَإِنَّمَا أُغْتَبِرَ حَالُ الْمَشْيِ لَا حَالُ الْوَضْعِ؛ لِأَنَّ الْخُفَّ لِلْمَشْيِ يُلْبَسُ دُرْرٌ (قَوْلُهُ كَمَا لَوْ انْفَتَقَتْ الظَّهَارَةُ الْخُفَّ) بِأَنَّ كَانَ فِي دَاخِلِهَا بَطَانَةٌ مِنْ جِلْدٍ أَوْ خِرْقَةٍ مَخْرُورَةٍ بِالْخُفِّ لِإِنَّهُ لَا يُمنَعُ زَيْلَعِيُّ، وَقَدْ مَنَاهُ (ردالمحتار، ج ۱، ص ۲۷۷، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

۱ (وَالْخُرْقُ الْكَبِيرُ) بِمَوْحِدَةٍ أَوْ مُثَلَّثَةٍ (وَهُوَ قَدْرُ ثَلَاثِ أَصَابِعِ الْقَدَمِ الْأَصَاغِرِ) بِكَمَالِهَا وَمَقْطُوعِهَا يُعْتَبَرُ بِأَصَابِعِ مُثَالِثَةٍ (يُمنَعُ) إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَوْلُهُ خُفَّ آخَرُ أَوْ جُرْمُوقٍ فَيُمنَعُ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَوْ الْخُرْقُ عَلَى غَيْرِ أَصَابِعِهِ وَعَقِبِهِ وَيُرَى مَا تَحْتَهُ، فَلَوْ عَلَيْهَا أُغْتَبِرَ الثَّلَاثُ وَلَوْ كِبَارًا (الردالمحتار، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

(قَوْلُهُ وَهَذَا) أَيْ التَّقْدِيرُ بِالثَّلَاثِ الْأَصَاغِرِ.

(قَوْلُهُ فَلَوْ عَلَيْهَا الْخُفَّ) تَفْرِيعٌ عَلَى الْقِيُودِ الثَّلَاثَةِ عَلَى سَبِيلِ النَّشْرِ الْمُرْتَبِّ (قَوْلُهُ أُغْتَبِرَ الثَّلَاثُ) أَيْ أَلْبَسَ فَلَوْ مَقَابِلَةُ الْخُرْقِ؛ لِأَنَّ كُلَّ أَصْبَعٍ أَصْلٌ فِي مَوْضِعِهَا فَلَا تُعْتَبَرُ بِغَيْرِهَا، حَتَّى لَوْ انْكَشَفَ الْإِبْهَامُ مَعَ جَارِيَتِهَا وَهَذَا قَدْرُ ثَلَاثِ أَصَابِعٍ مِنْ أَصْغَرِهَا يَجُوزُ الْمَسْحُ، وَإِنْ كَانَ مَعَ جَارِيَتِهَا لَا يَجُوزُ. اهـ زَيْلَعِيُّ وَدُرْرٌ وَغَيْرُهُمَا، وَصَحَّحَهُ فِي التَّيْمَةِ كَمَا فِي الْبُحْرِ (ردالمحتار، ج ۱، ص ۲۷۳، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

اور اگر کسی ایک موزہ کی پھٹن تو (خواہ ایک جگہ سے ہو یا مختلف جگہوں سے) مذکورہ مقدار کے برابر نہیں بنتی۔

لیکن دوسرے موزہ کی پھٹن کو اس کے ساتھ ملانے سے مذکورہ مقدار بن جاتی ہے تو بھی مسح کرنا درست ہوگا۔ ۱

مسئلہ نمبر ۴۰..... اگر کسی نے پاؤں میں خفین پہن رکھے ہیں اور وضو کے لیے پانی صرف اتنی مقدار میں ہو کہ خفین پر مسح کے بغیر وضو کر سکتا ہے اور اگر پیر بھی دھوئے تو وہ پانی وضو کے لیے کافی نہ ہو، یا اتنا وقت کم ہو کہ خفین اتار کر پاؤں دھونے میں اتنی دیر لگ جائے گی کہ نماز قضا

۱ (وَتَجْمَعُ الْخُرُوقُ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ لَا فِيهِمَا) بِشَرْطِ أَنْ يَقَعَ فَرَضُهُ عَلَى الْخُفِّ نَفْسِهِ لَا عَلَى مَا ظَهَرَ مِنْ خُرْقٍ يَسِيرٍ. (وَأَقْلُ خُرْقٍ يَجْمَعُ لِيَمْنَعِ) الْمَسْحُ الْحَالِيَّ وَالْإِسْتِقْبَالِيَّ كَمَا يَنْقُضُ الْمَاضِيَّ فَهُسْتَانِيٌّ. قُلْتُ: مَرَّ أَنْ نَاقِضَ التَّيْمُمِ يُمْنَعُ وَيُرْفَعُ كَنَجَاسَةٍ وَانْكَشَافٍ حَتَّى انْعِقَادَهَا كَمَا سَجَّيْءٌ فَلْيُحْفَظْ (مَا تَدْخُلُ فِي الْمَسَلَّةِ لَا مَا دُونَهُ) إِنْ حَاقَتْ لَهُ بِمَوَاضِعِ الْخُرْزِ (بِخِلَافِ نَجَاسَةٍ) مُتَفَرِّقَةٍ (الدَّرِ الْمَخْتَارِ، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

(قَوْلُهُ وَتَجْمَعُ الْخُرُوقُ الْخُفَّ) اخْتَارَ فِي الْبَدَائِعِ بَحْثًا عَدَمَ الْجَمْعِ، وَقَوَاهُ تَلْمِيذُهُ فِي الْجَلِيَّةِ بِمُوافَقَتِهِ؛ لِمَا رَوَى عَنْ أَبِي يُوسُفَ مِنْ عَدَمِ الْجَمْعِ مُطْلَقًا، وَاسْتَظْهَرَهُ فِي الْبَحْرِ؛ لَكِنْ ذَكَرَ قَبْلَهُ أَنَّ الْجَمْعَ هُوَ الْمَشْهُورُ فِي الْمَذْهَبِ. وَقَالَ فِي النَّهْرِ: إِنْ بَاقِيَ عَامَّةُ الْمُتَوَنِّ وَالشُّرُوحُ عَلَيْهِ مُؤَدَّنٌ بِتَرْجِيحِهِ (قَوْلُهُ لَا فِيهِمَا) أَيْ لَوْ كَانَ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْخُفَّيْنِ خُرُوقٌ غَيْرُ مَابِعَةٍ لَكِنْ إِذَا جَمَعَتْهَا تَكُونُ مِثْلَ الْقَدْرِ الْمَانِعِ لَا تَمْنَعُ وَيَصِحُّ الْمَسْحُ. اهـ ح (قَوْلُهُ بِشَرْطِ الْخُفِّ) مُتَعَلِّقٌ بِصِحَّةِ الْمَسْحِ الَّتِي تَضْمَنُهَا قَوْلُهُ لَا فِيهِمَا كَمَا قَرَّرْنَاهُ أَفَادَهُ ح، وَهَذَا الشَّرْطُ اسْتَظْهَرَ مِنْ صَاحِبِ الْجَلِيَّةِ، وَنَقَلَ عِبَارَتَهُ فِي الْبَحْرِ وَأَقْرَبَهُ عَلَيْهِ، وَلِظُهُورِ وَجْهِهِ جَزَمَ بِهِ الشَّارِحُ (قَوْلُهُ فَرَضُهُ) أَيْ فَرَضُ الْمَسْحِ، وَهُوَ قَدْرُ ثَلَاثَةِ أَصَابِعَ (قَوْلُهُ عَلَى الْخُفِّ نَفْسِهِ)؛ لِأَنَّ الْمَسْحَ إِنَّمَا يَجِبُ عَلَيْهِ لَا عَلَى الرَّجُلِ، وَلَا يَنَافِيهِ مَا قَدَّمَهُ مِنْ قَوْلِهِ مِنْ كُلِّ رَجُلٍ لَا مِنَ الْخُفِّ؛ لِأَنَّ مَعْنَاهُ أَنَّهُ لَا بُدَّ أَنْ يَقَعَ الْمَسْحُ بِالثَّلَاثِ عَلَى الْمَحَلِّ الشَّاعِلِ لِلرَّجُلِ مِنَ الْخُفِّ لَا عَلَى الْمَحَلِّ الْخَالِي عَنْ الرَّجُلِ الزَّائِدَةَ عَلَيْهَا (قَوْلُهُ الْمَسْحُ الْحَالِيُّ) أَيْ الَّذِي يُرَادُ وَقُوعُهُ خَالًا؛ وَالْإِسْتِقْبَالِيُّ الَّذِي يُرَادُ إِيقَاعُهُ فِيمَا بَعْدَ الزَّمَنِ الْحَاضِرِ ط (قَوْلُهُ كَمَا يَنْقُضُ الْمَاضِيَّ) بِأَنْ عَرَضَ بَعْدَ الْمَسْحِ (قَوْلُهُ وَمَرَّ) أَيْ فِي التَّيْمُمِ فِي قَوْلِهِ: كُلُّ مَانِعٍ مَنَعَ وَجُودُهُ التَّيْمُمَ نَقَضَ وَجُودُهُ التَّيْمُمَ (قَوْلُهُ أَنْ نَاقِضَ التَّيْمُمِ) أَيْ مَا يُبْطِلُهُ (قَوْلُهُ يُمْنَعُ وَيُرْفَعُ) أَيْ يُمْنَعُ وَقُوعُهُ فِي الْحَالِ أَوْ الْإِسْتِقْبَالِ وَيُرْفَعُ الْوَاقِعَ قَبْلَهُ؛ فَالْوُقُوعُ يَقْتَضِي الْوُجُودَ بِخِلَافِ الْمَنْعِ.

وَحَاصِلُ الْمَعْنَى أَنَّ مَبْطِلَ التَّيْمُمِ مِثْلُ الْخُرْقِ الْمُبْطِلِ لِلْمَسْحِ فِي أَنَّهُ يَمْنَعُهُ ابْتِدَاءً وَيُرْفَعُهُ انْتِهَاءً (قَوْلُهُ كَنَجَاسَةٍ) تَنْظِيرٌ لَا تَمْثِيلٌ ح. وَالْمَعْنَى أَنَّ النِّجَاسَةَ الْمَانِعَةَ تَمْنَعُ الصَّلَاةَ ابْتِدَاءً وَتُرْفَعُهَا غُرُوضًا وَمِثْلَهَا الْإِنْكَشَافُ ط (رد المحتار، ج ۱، ص ۲۷۴، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ہو جائے گی اور مسح کی مدت ابھی باقی ہو تو ایسی صورت میں خفین پر مسح کرنا جائز ہونے کے بجائے واجب ہو جائے گا (امداد المفتین ص ۲۹۷، کتاب الطہارۃ) ۱۔

خفین و موزوں پر مسح کا طریقہ اور متعلقہ مسائل

مسئلہ نمبر ۳۱..... خفین پر مسح کے فرض عملی دو ہیں:

ایک خفین کے اوپر کی جانب مسح کرنا، دوسرے ہاتھ کی کم از کم چھوٹی تین انگلیوں کی مقدار کے برابر مسح کرنا (عمدة الفقہ حصہ اول صفحہ ۲۳۶، بتحیر) ۲۔

مسئلہ نمبر ۳۲..... مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پانی سے تر کر کے اپنی دائیں ہاتھ کی انگلیاں داہنے موزہ کے اگلے حصے (یعنی پنجے) پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزہ کے اگلے حصے (یعنی پنجے) پر رکھے انگلیاں پوری پوری رکھے صرف سرے نہ

۱۔ (وَهُوَ جَائِزٌ) فَالْمَسْحُ الْفَضْلُ إِلَّا لِنَهْمَةٍ فَهُوَ الْفَضْلُ، بَلْ يَنْبَغِي وَجُوبُهُ عَلَى مَنْ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مَا يَكْفِيهِ، أَوْ خَافَ قَوْتَ وَفَتْ أَوْ وَقُوفَ عَرَفَةَ بَحْرَ (الدر المختار)
(قَوْلُهُ إِلَّا مَا يَكْفِيهِ) أَيْ يَكْفِي الْمَسْحَ فَقَطْ، بَأَنْ كَانَ لَوْ غَسَلَ بِهِ رَجُلَانِ لَا يَكْفِيهِ لِلْوُضُوءِ، وَلَوْ تَوَضَّأَ بِهِ وَمَسَحَ كَفَّاهُ (قَوْلُهُ أَوْ خَافَ) عَطَفَ عَلَى صَلَاةٍ مَنْ (قَوْلُهُ أَوْ وَقُوفَ) أَيْ إِنَّهُ إِذَا غَسَلَ رَجُلَانِ يَذْرُكُ الصَّلَاةَ، لَكِنْ يَخَافُ قَوْتَ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ، وَإِذَا مَسَحَ يَذْرُكُهَا جَمِيعًا يَجِبُ الْمَسْحُ، بَلْ لَوْ كَانَ بِحَيْثُ لَوْ صَلَّى فَاتَهُ الْوُقُوفُ قَدَّمَ الْوُقُوفَ لِلْمَشَقَّةِ كَمَا فِي النَّهْرِ، لَكِنَّهُ أَحَدُ قَوْلَيْنِ حَكَاهُمَا الْعَمَادِيُّ فِي مَنَاسِكِهِ (ردالمحتار، ج ۱، ص ۲۶۳، كتاب الطهارة، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ، شُرُوطُ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ)

۲۔ (وَقَرَضُهُ) عَمَلًا (قَدَرُ ثَلَاثِ أَصَابِعِ الْيَدِ) أَصْغَرُهَا طُولًا وَغَرَضًا مِنْ كُلِّ رَجُلٍ لَا مِنَ الْخَفِّ فَمَنْعُوا فِيهِ مَدَّ الْأَصْبُعِ فَلَوْ مَسَحَ بِرُءُوسِ أَصَابِعِهِ وَجَافَى أَصُولَهَا لَمْ يَجْزِ إِلَّا أَنْ يَنْتَلِ مِنَ الْخَفِّ عِنْدَ الْوَضْعِ قَدَرُ الْقُرْصِ (الدر المختار، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ)
وَلَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْخَفِّ الْمُتَّخِذِ مِنَ الْحَدِيدِ وَالزُّجَاجِ وَالْخَشَبِ. هَكَذَا فِي الْجَوْهَرَةِ النَّبِيَّةِ. (وَمِنْهَا) أَنْ يَكُونَ الْمَسْمُوحُ مِنْ ظَاهِرِ كُلِّ خَفٍّ مِقْدَارُ ثَلَاثِ أَصَابِعِ الْيَدِ عَلَى الْأَصْح. هَكَذَا فِي مُحِيطِ السَّرْحِ أَصْغَرُهَا. هَكَذَا فِي قَتَاوَى قَاضِي خَانَ.

وَلَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى بَاطِنِ الْخَفِّ أَوْ عَقِبِهِ أَوْ سَاقِهِ أَوْ جَوَانِبِهِ أَوْ كَعْبِهِ. هَكَذَا فِي النَّبِيِّينِ. وَلَوْ مَسَحَ عَلَى رَجُلٍ قَدَرُ أَصْبُعَيْنِ وَعَلَى أُخْرَى قَدَرُ خُمْسَةِ لَمْ يَجْزِ كَذَا فِي فَتْحِ الْقَلْدِيرِ..... (وَمِنْهَا) أَنْ يَكُونَ الْمَسْحُ بِثَلَاثِ أَصَابِعِ وَهُوَ الصَّحِيحُ. هَكَذَا فِي الْكَافِي (الفتاوى الهندية، ج ۱، ص ۳۲، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، الْبَابُ الْخَامِسُ، الْفَضْلُ الْأَوَّلُ)

رکھے اور انگلیوں کو کھولے ہوئے ٹخنوں کی طرف ٹخنوں سے اوپر تک کھینچے۔ ۱
مسئلہ نمبر ۳۴..... افضل یہ ہے کہ خفین و موزوں پر مسح کرتے وقت دائیں پاؤں سے مسح کرنے کی ابتداء اور آغاز کیا جائے، یعنی مسح کے لیے دائیں ہاتھ کو دائیں پاؤں پر پھیرنا پہلے شروع کرے اور پھر بائیں پاؤں پر بائیں ہاتھ کو۔ ۲

مسئلہ نمبر ۳۵..... اگر پوری انگلیوں کو موزے پر نہیں رکھا بلکہ صرف انگلیوں کا سراموزے پر رکھ دیا اور انگلیاں کھڑی رکھیں تو یہ مسح درست نہیں ہوا البتہ انگلیوں سے پانی برابر ٹپک رہا ہو جس سے بہہ کر تین انگلیوں کے برابر پانی موزہ کو لگ جائے تو مسح درست ہو جائے گا۔ ۳
مسئلہ نمبر ۳۵..... مسح میں مستحب تو یہی ہے کہ ہاتھ کی ہتھیلی کی طرف سے مسح کرے اور اگر کوئی ہتھیلی کی پشت کی طرف سے مسح کرے تب بھی درست ہے۔ ۴

مسئلہ نمبر ۳۶..... اگر کسی نے موزے کے اوپر والے حصے پر مسح نہیں کیا، بلکہ نیچے (تلوے والے حصے) کی طرف مسح کیا، یا ایڑی پر (یعنی ٹخنوں کی ہڈی سے پیچھے کی طرف) مسح کیا، تو جائز نہیں، کیونکہ مسح کا اصل مقام پیروں کے اوپر کا اگلا حصہ ہے؛ اور اسی طرح اگر کسی نے ٹخنوں سے اوپر والے حصے پر مسح کیا، تو تب بھی جائز نہیں، کیونکہ یہ حصہ وضو میں دھوئے جانے والے حصے سے خارج ہے، جس پر مسح پیر دھونے کا بدل نہیں۔

۱ وَكَيْفِيَّةُ الْمَسْحِ أَنْ يَضَعَ أَصَابِعَ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى مُقَدِّمِ خُفِّهِ الْاَيْمَنِ وَيَضَعَ أَصَابِعَ يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى مُقَدِّمِ خُفِّهِ الْاَيْسَرِ وَيَمْدُهَا إِلَى السَّاقِ فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ وَيُفَرِّجُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. هَكَذَا فِي فِتَاوَى قَاضِي خَانَ. هَذَا بَيَانُ السُّنَّةِ (الفتاوى الهندية، ج ۱، ص ۳۳، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، الْبَابُ الْخَامِسُ، الْفَضْلُ الْأَوَّلُ)

۲ الافضل تقديم الرجل اليمنى على اليسرى في مسح الخفين والجوربين لحديث عائشة السابق (الموسوعة الفقهية جلد ۱۲، ماده تيامن)

۳ وَإِذَا مَسَحَ خُفَّهُ بَرءُ وَسِ أَصَابِعِهِ فَإِنْ كَانَ الْمَاءُ مُتَقَاطِرًا يَجُوزُ وَلَا لَا. هَكَذَا فِي الدَّخِيرَةِ (الفتاوى الهندية، ج ۱، ص ۳۳، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، الْبَابُ الْخَامِسُ، الْفَضْلُ الْأَوَّلُ)
۴ وَلَوْ وَضَعَ الْكَفَّ وَمَدَّهَا أَوْ وَضَعَ الْأَصَابِعَ وَمَدَّهَا كِلَاهُمَا حَسَنٌ وَالْأَحْسَنُ أَنْ يَمْسَحَ بِجَمِيعِ الْيَدِ وَلَوْ مَسَحَ بِظَاهِرِ كَفِّهِ جَازَ وَالْمُسْتَحَبُّ أَنْ يَمْسَحَ بِبَاطِنِ كَفِّهِ. كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ (الفتاوى الهندية، ج ۱، ص ۳۳، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، الْبَابُ الْخَامِسُ، الْفَضْلُ الْأَوَّلُ)

البتہ اگر کسی نے پیر کے آگے والے حصے کے بالکل درمیان میں مسح نہیں کیا، بلکہ کچھ دائیں بائیں یا آگے (اُنگلیوں والے حصہ پر) یا کچھ اوپر کی طرف مسح کیا، لیکن ٹخنوں کی ہڈی سے نیچے نیچے اور آگے کی طرف ہاتھ کی کم از کم تین اُنگلیوں کے برابر حصہ پر مسح کر لیا، تو معتبر ہو جائے گا۔ ۱

مسئلہ نمبر ۲..... اگر کوئی الناسح کرے یعنی ہاتھ کی انگلیاں ٹخنے کی طرف سے کھینچ کر پیروں کی انگلیوں کی طرف لائے تو بھی جائز ہے۔
لیکن مستحب طریقہ کے خلاف ہے، ایسے ہی اگر لمبائی میں مسح نہ کرے بلکہ موزے کی چوڑائی میں مسح کرے تو بھی درست ہے لیکن مستحب کے خلاف ہے۔ ۲

۱ (نوع آخر) فی بیان محل المسح: فنقول: محل المسح ظاهر الخف دون باطنه، حتی لو مسح باطن خفيه دون ظاهرهما لم یجزئه.
وقال الشافعی رحمہ اللہ: المسح علی ظاهر الخف فرض وعلی باطنه سنة، والأولی عنده أن یضع یدہ الیمنی علی ظاهر الخف، ویدہ الیسری علی باطن الخف فی مسح بهما کل رجل. احتج الشافعی رحمہ اللہ بما روی عن مغيرة بن شعبه رضی اللہ عنہ: أن النبی علیہ السلام مسح علی خفيه أسفله وأعلاه، ولأن الاستیعاب فی مسح الرأس سنة، فكذا فی مسح الخفین.
وعلمنا أن رحمهم اللہ احتجوا: بما روينا من حدیث المغيرة، وبما روی عن علی رضی اللہ عنہ أنه قال: لو كان الدين بالرای لكان باطن الخف أولى بالمسح من ظاهره، ولكنی رأيت رسول الله عليه السلام یمسح علی ظاهر الخفین دون باطنهما، ولأن باطن الخف لا یخلو عن لوث عادة فیصب یدہ ذلک اللوث وفيه بعض الحرج.

والمسح بالخف إنما شرع لرفع الحرج. وأما الجواب عن الحدیث: فکذلک الحدیث فلا یوجه به، وأما الجواب عن استیعاب الرأس قلنا: جميع الرأس محل المسح بدلیل: أنه لو مسح بعض أطرافه دون البعض یجوز بالإجماع، وههنا لو اقتصر علی المسح علی باطن الخف، لا یجوز بالإجماع، دل أن باطن الخف ليس بمحل للمسح، وإذا لم یکن محلاً للمسح لا یسن المسح علیه وكذلك إذا مسح علی العقب لا یجوز؛ لأن محل المسح المقدم دون المؤخر، ولو مسح علی ما یلی الساق أو علی ما یلی مقدم ظاهر الخف یجوز، ولو مسح علی فوق الکعبین لا یجزئه واللہ أعلم (المحیط البرهانی، ج ۱، ص ۱۶۸ و ۱۶۹، کتاب الطهارة، الفصل السادس، فی المسح علی الخفین)

۲ حَتَّى لَوْ بَدَأَ مِنَ السَّاقِ إِلَى الْأَصَابِعِ أَوْ مَسَحَ عَلَيْهِنَّمَا عَرَضًا أَجْزَأُهُ هَكَذَا فِي الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ (الفتاویٰ الہندیہ، ج ۱، ص ۳۳، کتاب الطهارة، الباب الخامس، الفصل الأول)

مسئلہ نمبر ۲۸..... خفین پر مسح معتبر ہونے کے لئے دل میں نیت کرنا ضروری نہیں، بلکہ نیت کے بغیر بھی مسح کا فرض کسی طرح ادا ہو جائے تو مسح معتبر ہو جاتا ہے۔ ۱۔

مسئلہ نمبر ۲۹..... اگر کسی نے خفین پر مسح نہیں کیا لیکن بارش برستے وقت باہر نکلا یا بھیگی گھاس پر چلا جس سے تین انگلیوں کے بقدر موزہ بھیگ گیا تو مسح ہو گیا کیونکہ مسح کے لئے نیت کرنا ضروری نہیں۔ ۲۔

مسئلہ نمبر ۳۰..... اگر ایک انگلی سے تین مرتبہ موزہ کی تین مختلف جگہوں پر مسح کیا اور ہر مرتبہ انگلی کو پانی سے تر کیا، تب بھی مسح ہو گیا، کیونکہ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تین انگلیوں سے مسح کیا۔ ۳۔

مسئلہ نمبر ۳۱..... اگر خفین پر مسح کے لیے نیا پانی نہیں لیا بلکہ مسح اس تری سے کیا جو انگلیوں پر کوئی عضو دھونے کے بعد لگی ہوئی تھی، تو مسح درست ہو جائے گا، البتہ اگر انگلیوں پر وہ تری (دوسرے موزہ، یا سر وغیرہ پر) مسح کرنے کے بعد کی بچی ہوئی تھی تو اس سے مسح درست نہیں ہوگا۔ ۴۔

۱۔ والنیۃ لیست بشرط لجواز المسح علی الخفین، حتی ان من قال لغيره: علمنی الوضوء والمسح علی الخفین، فتوضأ ذلک الغیر، ومسح علی الخفین، وکان قصده التعليم، جاز عندنا؛ وهذا لان المنصوص علیه المسح دون النية، فاشتراط النية يكون زیادة علی النص، وانه لا يجوز. الا ترى انه لا يشترط النية لجواز مسح الرأس، وانما لا يشترط لما قلنا (المحیط البرهانی جلد ۱ صفحہ ۳۴۹)

۲۔ وَلَوْ أَصَابَ مَوْضِعَ الْمَسْحِ مَاءٌ أَوْ مَطَرٌ قَلْبَرِ ثَلَاثِ أَصَابِعٍ أَوْ مَشَى فِي حَشِيصٍ مُبْتَلٍ بِالْمَطَرِ يُجْزِيهِ وَالطَّلُ كَالْمَطَرِ عَلَى الْأَصْح. هَكَذَا فِي التَّبْيِينِ (الفتاویٰ الہندیہ، ج ۱، ص ۳۳، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، الْبَابُ الْخَامِسُ، الْفَصْلُ الْأَوَّلُ)

۳۔ وإن مسح بإصبع واحد ثم بلها فمسح الخف ثانياً وثالثاً إن مسح كل مرة غير الموضع الذي مسحه جاز كأنه مسح بثلاثة أصابع (فتاویٰ قاضی خان، ج ۱، ص ۴۷)

۴۔ وَيَجُوزُ الْمَسْحُ بِكُلِّ الْفُسْلِ سَوَاءٌ كَانَتْ مُتَقَاطِرَةً أَوْ غَيْرَهَا وَلَا يَجُوزُ بِلِلَّةٍ يَبْقِيَتْ عَلَى كَفِّهِ بَعْدَ الْمَسْحِ. هَكَذَا فِي الْمَحِيطِ (الفتاویٰ الہندیہ، ج ۱، ص ۳۳، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، الْبَابُ الْخَامِسُ، الْفَصْلُ الْأَوَّلُ)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مسئلہ نمبر ۳۳..... اگر کسی نے خفین پہنے ہوئے تھے اور اس نے وضو کیا مگر خفین پر مسح کرنا یاد نہیں رہا، تو جب تک وضو نہیں ٹوٹا اس وقت تک بعد میں مسح کرنا جائز ہے۔ ۱۔

مسئلہ نمبر ۳۴..... اگر خود مسح نہیں کیا، بلکہ کسی دوسرے سے مسح کرایا، تب بھی جائز ہے۔ ۲۔

مسئلہ نمبر ۳۵..... جس نے خفین پر شریعت کے مطابق مسح کیا، تو وہ اُن لوگوں کی امامت کرا سکتا ہے، جو لوگ وضو میں پیر وھو کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ ۳۔

مسئلہ نمبر ۳۶..... احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر جو توں یا خفین پر نجاست لگ جائے، تو چلتے چلتے زمین اور مٹی پر گر گئے جانے سے وہ پاک ہو جاتے ہیں۔ ۴۔

﴿ گزشتہ صفحے کا نتیجہ حاشیہ ﴾

ویجوز المسح علی الخف ببلة الغسل، سواء كانت البلة متقاطرة أو غير متقاطرة. ولا يجوز المسح ببلل المسح.

وتفسیر هذا: اذا توضأ، ثم مسح الخف ببلة بقيت علی كفه بعد الغسل يجوز. ولو مسح رأسه ثم مسح الخف ببلة بقيت لا يجوز؛ لأن فی الفصل الأول البلة لم تصر مستعملة لأن الفرض ما أقیم بها. وفي الفصل الثاني البلة صارت مستعملة؛ لأن الفرض أقیم بها (المحيط البرهانی جلد ۱ صفحہ ۳۴۰ و ۳۴۱، کتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفین)

۱۔ ولو توضأ ونسى مسح خفيه، ثم خاض الماء، فأصاب الماء ظاهر خفيه، يجزئه من المسح؛ لأن المقصود المأمور به وصول البلة، وقد وجد، وهو نظير ما لو نسي مسح الرأس، فأصاب رأسه ماء المطر. وهل يصير الماء بهذا مستعملاً؟ قال أبو يوسف رحمه الله تعالى: لا يصير مستعملاً. وقال محمدرحمه الله تعالى: يصير مستعملاً (المحيط البرهانی جلد ۱ صفحہ ۳۴۱)

۲۔ ولو أمر إنساناً حتى مسح على خفيه جاز لحصول المقصود وهو إيصال البلة والله أعلم (المحيط البرهانی، ج ۱، ص ۱۶۸، کتاب الطهارة، الفصل السادس، فی المسح علی الخفین)

۳۔ (وَيَجُوزُ) (اِقْتِدَاءُ غَايِلٍ بِمَاسِيحٍ) لَا سِتَوَاءَ حَالِهِمَا؛ لِأَنَّ الْخُفَّ مَانِعٌ مِنْ سِرَايَةِ الْحَدَثِ إِلَى الْقَدَمِ وَمَا حَلَّ بِالْخُفِّ يُزِيلُهُ الْمَسْحُ، وَالْمَاسِيحُ عَلَى الْجَبِيرَةِ كَالْمَاسِيحِ عَلَى الْخُفِّينِ بَلْ هُوَ أَوْلَى؛ لِأَنَّهُ كَالْغُسْلِ لِمَا تَحْتَهُ (مجمع الأنهر فی شرح ملتقى الأبحر، کتاب الصلوة، فصل الجماعه)

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ: إِذَا وَطِئَ الْأَذَى بِخُفِّهِ، فَطَهُوْهُمَا التَّرَابَ (سنن أبي داود، باب فی الأذى یُصِيبُ النِّعْلَ)

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ جَبُرِلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي فَأَخْبِرَنِي أَنَّ فِيهِمَا قَدْرًا أَوْ قَالَ: "أَذَى" - وَقَالَ: "إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَنْظُرْ: فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَدْرًا أَوْ أَذَى فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيَصِلْ فِيهِمَا" (سنن أبي داود، رقم الحديث ۶۵۰، عن أبي سعيد)

اسی قسم کی احادیث کے پیش نظر فقہائے کرام نے یہ مسئلہ بیان فرمایا ہے کہ اگر چڑے، ریکزین، پلاسٹک اور ربڑ وغیرہ کے خنثین یا جوتوں پر کوئی ناپاکی لگ گئی، اور وہ ناپاکی جسم دار ہے، جس کی پہچان یہ ہے کہ خشک ہونے کے بعد بھی نظر آتی ہو جیسے پاخانہ، لید، گوبر، منی، خون وغیرہ، تو خواہ وہ تر ہو یا خشک ہو چکی ہو، وہ جس طرح دھونے سے پاک ہو جاتی ہے، اسی طریقے سے اچھی طرح رگڑنے اور پونچھنے سے بھی پاک ہو جاتی ہے، جبکہ ناپاکی کا اثر (جسم، رنگ اور بو) زائل و ختم ہو جائے۔

اور اگر وہ ناپاکی مذکورہ طریقہ پر جسم دار نہیں ہے، جیسے پیشاب، شراب وغیرہ، تو جب تک وہ ناپاکی تر ہو اور خشک نہ ہوئی ہو، اس وقت تک اس کو دھونے سے بھی پاک ہو جاتی ہے، اور اگر اُس میں مٹی، راکھ، ریت وغیرہ شامل کر کے اُسے مذکورہ طریقے پر رگڑ یا پونچھ دیا جائے، اور اُس کا اثر (رنگ، بو وغیرہ) زائل و ختم ہو جائے، تو بھی پاک ہو جاتی ہے، کیونکہ مٹی، راکھ وغیرہ کے اُس میں شامل کرنے سے وہ جسم دار ناپاکی کا حکم حاصل کر لیتی ہے، لیکن اگر وہ ناپاکی اسی طرح لگی رہی، اور خشک ہو گئی، تو پھر پاک کرنے کے لئے دھونا ضروری ہوگا۔

اسی سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اگر چڑے کے موزے پر لگے ہوئے پیشاب، شراب اور ناپاک پانی یعنی ایسی ناپاکی جو جسم دار نہ ہو کو دھوئے یا مذکورہ طریقے پر مٹی وغیرہ شامل کئے بغیر ویسے ہی کپڑے وغیرہ سے پونچھ دیا جائے تو وہ پاک نہیں ہوگی بلکہ اس کو دھونا ضروری ہوگا، کیونکہ وہ کپڑے وغیرہ سے پونچھنے کے بعد خشک ہو جاتی ہے۔ ۱

۱۔ البتہ جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان میں پانی وغیرہ جذب نہ ہوتا ہو، جیسے پلاسٹک، شیشہ، لوہا، سیل اور مختلف کیمیکل اور مصالحات سے بنی ہوئی ایسی چیزیں جو پانی اور تیلی چیز کو جذب نہیں کرتیں، ان سب کا حکم یہ ہے کہ ان کو پاک کرنے کے لئے دھونا ضروری نہیں ہے، بلکہ وہ ناپاکی کو رگڑ یا پونچھ کر اس طرح اچھی طرح صاف کر دینے سے بھی پاک ہو جاتی ہیں کہ ناپاکی کا اثر زائل و ختم ہو جائے، خواہ وہ ناپاکی جسم دار ہو یا غیر جسم دار۔ مثلاً پلاسٹک وغیرہ کی باڈی سے تیار شدہ کوئی چیز (موبائل وغیرہ) فلش میں رگڑی اور اس کی باڈی پر ناپاکی لگ گئی، تو اس کو مذکورہ طریقے پر صاف کر دینے سے وہ پاک ہو جائے گا۔

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

حُفَّین پر مسح کی مُدّت کے احکام

مسئلہ نمبر ۳۶..... جو شخص شرعاً مسافر ہو، اس کو تین دن اور تین رات (یعنی کل بہتر گھنٹوں)

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(و) يَطْهَرُ (الْخُفَّ إِن تَنَجَّسَ بِنَجَسٍ لَهُ جُرْمٌ بِالذَّلْكِ الْمُبَالِغِ إِنْ جَفَّ) إِنَّمَا خُصَّ الْخُفُّ بِالذِّكْرِ؛ لِأَنَّ التُّوبَ لَا يَطْهَرُ إِلَّا بِالْفَسْلِ إِلَّا فِي الْمَنِيِّ كَمَا سَيَأْتِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنَّمَا قَبِلَ بِالْجُرْمِ لِأَنَّ مَا لَا جُرْمَ لَهُ إِذَا أَصَابَ الْخُفَّ لَا يَطْهَرُ بِالذَّلْكِ وَإِنْ جَفَّ إِلَّا إِذَا التَّصَقَّ بِهِ مِنَ التُّرَابِ فَجَفَّ بَعْدَ ذَلِكَ فَمَسَحَهُ يَطْهَرُ هُوَ الصَّحِيحُ، وَإِنَّمَا قَبِلَ بِالْجَفَافِ؛ لِأَنَّ مَا لَهُ جُرْمٌ مِنَ النَّجَسِ إِذَا أَصَابَ الْخُفَّ، وَلَمْ يَجَفَّ لَا يَطْهَرُ بِالذَّلْكِ عِنْدَ الطَّرَفَيْنِ وَإِنَّمَا قَبِلَ بِالذَّلْكِ؛ لِأَنَّهُ بِالْفَسْلِ يَطْهَرُ اتِّفَاقًا ثُمَّ الْفَاصِلُ بَيْنَ مَا لَهُ جُرْمٌ وَمَا لَا جُرْمَ لَهُ هُوَ أَنْ كُلُّ مَا يَرَى بَعْدَ الْجَفَافِ عَلَى ظَاهِرِ الْخُفِّ كَالْعَذْرَةِ وَالدَّمِ وَنَحْوِهِ فَهُوَ ذُو جُرْمٍ، وَمَا لَا يَرَى بَعْدَ الْجَفَافِ لَيْسَ بِذِي جُرْمٍ، وَإِنَّمَا قَبِلَ بِالْمُبَالِغِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سَائِرِ الْمَتُونِ احْتِيَاظًا؛ لِأَنَّ الْمَقَامَ مَقَامَ الْإِحْتِيَاظِ (خِلَافًا لِمُحَمَّدٍ) فَإِنَّ عِنْدَهُ لَا يَطْهَرُ بِالذَّلْكِ أَصْلًا، وَهُوَ قَوْلُ زُفَرٍ. (وَكَذَا إِنْ لَمْ يَجَفَّ عِنْدَ أَبِي يُوسُفَ وَبِهِ يَفْتِي) أَيْ جَوَازِ الذَّلْكِ فِي رَطْبِ ذِي جُرْمٍ فَإِنَّهُ لَا يُشْتَرَطُ الْجَفَافُ وَلَكِنْ يُشْتَرَطُ ذَهَابُ الرَّائِحَةِ وَعَلَيْهِ أَكْثَرُ الْمَشَايخِ لِعُمُومِ الْبَلْوَى (وَإِنْ تَنَجَّسَ بِمَائِعٍ فَلَا بُدَّ مِنَ الْفَسْلِ)؛ لِأَنَّ أَجْزَاءَ النَّجَاسَةِ تَنْشَرُّ فِي الْخُفِّ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا بِالْفَسْلِ (مَجْمَعُ الْأَنْهَارِ، ج ۱، ص ۵۸ و ۵۹، بَابُ الْأَنْجَاسِ)

(قَوْلُهُ: وَالْخُفُّ بِالذَّلْكِ بِنَجَسٍ ذِي جُرْمٍ وَإِلَّا يَفْسَلُ) بِالرُّفْعِ عَطْفًا عَلَى الْبَدَنِ أَيْ يَطْهَرُ الْخُفُّ بِالذَّلْكِ إِذَا أَصَابَتْهُ نَجَاسَةٌ لَهَا جُرْمٌ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جُرْمٌ فَلَا بُدَّ مِنْ غَسْلِهِ لِحَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ، فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلِهِ أَذَى أَوْ قَدْرًا فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا وَفِي حَدِيثِ ابْنِ حُزَيْمَةَ فَطَهَّرَهُمَا التُّرَابَ وَخَالَفَ فِيهِ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيثُ حُجَّةٌ عَلَيْهِ، وَلِهَذَا رَوَى رُجُوعُهُ كَمَا فِي النَّهَائِيَةِ قَبْلَ بِالْخُفِّ؛ لِأَنَّ التُّوبَ وَالْبَدَنَ لَا يَطْهَرَانِ بِالذَّلْكِ إِلَّا فِي الْمَنِيِّ؛ لِأَنَّ التُّوبَ لِيُخْلَخِلَهُ بَعْدَ اخْلَافِهِ كَثِيرٍ مِنْ أَجْزَاءِ النَّجَاسَةِ فَلَا يَخْرُجُهَا إِلَّا الْفَسْلُ وَالْبَدَنُ لِلْيَنَةِ وَرُطُوبَتِهِ وَمَا بِهِ مِنَ الْعَرَقِ لَا يَجَفُّ، فَعَلَى هَذَا فَمَا رَوَى عَنْ مُحَمَّدٍ فِي الْمُسَافِرِ إِذَا أَصَابَ يَدَهُ نَجَاسَةٌ يَمْسَحُهَا بِالتُّرَابِ فَمَحْمُولٌ عَلَى أَنَّ الْمَسْحَ لِنَقِيلِ النَّجَاسَةِ لَا لِلتَّطْهِيرِ وَإِلَّا فَمُحَمَّدٌ لَا يُجَوِّزُ الْإِزَالَةَ بِغَيْرِ الْمَاءِ وَهُمَا لَا يَقُولَانِ بِالذَّلْكِ إِلَّا فِي الْخُفِّ وَالنَّعْلِ، كَذَا فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ وَظَاهِرُ مَا فِي النَّهَائِيَةِ أَنَّ الْمَسْحَ لِلتَّطْهِيرِ فَيُحْمَلُ عَلَى أَنَّ عَنْ مُحَمَّدٍ رَوَاتَيْنِ وَلَمْ يَقْبِذْهُ بِالْجَفَافِ لِلإِشَارَةِ إِلَى أَنَّ قَوْلَ أَبِي يُوسُفَ هُنَا هُوَ الْأَصَحُّ فَإِنَّ عِنْدَهُ لَا تَفْصِيلَ بَيْنَ الرُّطْبِ وَالْيَابَسِ وَهُمَا قَبْلَهُ بِالْجَفَافِ وَعَلَى قَوْلِهِ أَكْثَرُ الْمَشَايخِ وَفِي النَّهَائِيَةِ وَالْعَنَائِيَةِ وَالْخَلَّاصَةِ وَعَلَيْهِ الْقَتَوِيُّ وَفِي فَتْحِ الْقَدِيرِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ لِعُمُومِ الْبَلْوَى وَلِإِطْلَاقِ الْحَدِيثِ وَفِي الْكَافِي

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

تک خفین پر مسح کرنا درست ہے اور جو مسافر نہ ہو بلکہ مقیم ہو تو، اس کو ایک دن ایک رات

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

وَالْفَتَوَى أَنَّهُ يَطْهَرُ لَوْ مَسَحَهُ بِالْأَرْضِ بِحَيْثُ لَمْ يَبْقَ أَثَرُ النِّجَاسَةِ اهـ۔
فَعَلِمَ بِهِ أَنَّ الْمَسْحَ بِالْأَرْضِ لَا يَطْهَرُ إِلَّا بِشَرْطِ ذَهَابِ أَثَرِ النِّجَاسَةِ وَإِلَّا لَا يَطْهَرُ وَأُطْلِقَ
الْجُرْمُ فَشَمَلَ مَا إِذَا كَانَ الْجُرْمُ مِنْهَا أَوْ مِنْ غَيْرِهَا بِأَنْ ابْتُلِ الْخُفَّ بِخَمَرٍ فَمَسَحَ بِهِ عَلَى
رَمَلٍ أَوْ رَمَادٍ فَاسْتَجْمَعَ فَمَسَحَهُ بِالْأَرْضِ حَتَّى تَنَازَلَ طَهْرُهُ وَهُوَ الصَّحِيحُ، كَذَا فِي التَّبْيِينِ،
ثُمَّ الْفَاصِلُ بَيْنَهُمَا أَنَّ كُلَّ مَا يَبْقَى بَعْدَ الْجَفَافِ عَلَى ظَاهِرِ الْخُفِّ كَالْعِدْرَةِ وَاللِّمِّ فَهُوَ جُرْمٌ
وَمَا لَا يَبْقَى بَعْدَ الْجَفَافِ فَلَيْسَ بِجُرْمٍ وَاشْتَرَاطُ الْجُرْمِ قَوْلُ الْكُلِّ، لِأَنَّهُ لَوْ أَصَابَهُ بَوْلٌ
فَلَيْسَ لَمْ يَجْزِهِ حَتَّى يَغْسِلَهُ؛ لِأَنَّ الْأَجْزَاءَ تَتَشَرَّبُ فِيهِ فَاتَّفَقَ الْكُلُّ عَلَى أَنَّ الْمُطْلَقَ مُقَيَّدٌ
فَقَيَّدَهُ أَبُو يُوسُفَ بِغَيْرِ الرِّقِيقِ وَقَيَّدَاهُ بِالْجُرْمِ وَالْجَفَافِ. وَإِنَّمَا قَيَّدَهُ أَبُو يُوسُفَ بِهِ؛ لِأَنَّهُ
مُفَادٌ بِقَوْلِهِ طَهْرٌ أَوْ مُزِيلٌ وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّ الْخُفَّ إِذَا تَشَرَّبَ الْبَوْلُ لَا يُزِيلُهُ الْمَسْحُ
فَبِاطِلُهُ مَضْرُوبٌ إِلَى مَا يَقْبَلُ الْإِزَالَةَ بِالْمَسْحِ، كَذَا فِي النَّهَايَةِ وَالْعَنَائَةِ وَتَعَقُّبُهُ فِي فَتْحِ
الْقُدِيرِ بِأَنَّهُ لَا يَخْفَى مَا فِيهِ إِذْ مَعْنَى طَهْرٌ مُطَهَّرٌ، وَاعْتَبِرَ ذَلِكَ شَرْعًا بِالْمَسْحِ الْمَضْرُوحِ
بِهِ فِي الْحَدِيثِ الْآخِرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مُقْتَضِرًا عَلَيْهِ وَكَمَا لَا يُزِيلُ مَا تَشَرَّبَ بِهِ مِنَ الرِّقِيقِ
كَذَلِكَ لَا يُزِيلُ مَا تَشَرَّبَ مِنَ الْكَيْفِ حَالَ الرُّطُوبَةِ عَلَى مَا هُوَ الْمُخْتَارُ لِلْفَتَوَى
بِاعْتِرَافِ هَذَا الْمُجِيبِ. وَالْحَاصِلُ فِيهِ بَعْدَ إِزَالَةِ الْجُرْمِ كَالْحَاصِلِ قَبْلَ ذَلِكَ فِي الرِّقِيقِ
فَإِنَّهُ لَا يَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي اسْتِعْدَادِهِ قَبْلَهُ، وَقَدْ يُصِيبُهُ مِنَ الْكَيْفَةِ الرُّطُوبَةُ مَقْدَارٌ كَثِيرٌ
يَشْرَبُ مِنَ رُطُوبَتِهِ مَقْدَارٌ مَا يَشْرَبُهُ مِنْ بَعْضِ الرِّقِيقِ اهـ۔ وَقَدْ يُفَرَّقُ بِأَنَّ التَّشْرِبَ، وَإِنْ
كَانَ مُوجِبًا فِيهِمَا لَكِنْ غَفِيَ عَنْهُ فِي التَّشْرِبِ مِنَ الْكَيْفِ حَالَ الرُّطُوبَةِ لِلضَّرُورَةِ
وَالْبَلْوَى وَلِأَنَّا نَعْلَمُ أَنَّ الْحَدِيثَ يَقْيِدُ طَهَارَتَهَا بِالدَّلْكِ مَعَ الرُّطُوبَةِ إِذْ مَا بَيْنَ الْمَسْجِدِ
وَالْمَنْزِلِ لَيْسَ مَسَافَةً يَجِفُّ فِي مُدَّةٍ قُطِعَ مَا أَصَابَ الْخُفَّ رَطْبًا وَلَمْ يُغْفَ عَنْ التَّشْرِبِ
فِي الرِّقِيقِ لِعَدَمِ الضَّرُورَةِ وَالْبَلْوَى إِذْ قَدْ جَوَّزُوا كَوْنَ الْجُرْمِ مِنْ غَيْرِهَا بِأَنْ يَمَسِيَ بِهِ عَلَى
رَمَلٍ أَوْ تُرَابٍ فَيَصِيرُ لَهَا جُرْمٌ فَتَطْهَرُ بِالدَّلْكِ فَحَيْثُ أُمِكِنَ ذَلِكَ لَا ضَرُورَةَ فِي التَّطْهِيرِ
بِدَوْنِهِ. وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ. وَذَكَرَ الْمُصَنِّفُ الدَّلْكَ بِالْأَرْضِ تَبَعًا لِرَوَايَةِ الْأَصْلِ وَهُوَ
الْمَسْحُ فَإِنَّهُ ذَكَرَ فِي الْأَصْلِ إِذَا مَسَحَهُمَا بِالتُّرَابِ يَطْهَرُ وَفِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ أَنَّهُ إِنْ حَكَّهُ
أَوْ حَتَّهُ بَعْدَ مَا يَسَّ طَهْرُ قَالَ فِي النَّهَايَةِ قَالَ مَشَايخُنَا لَوْلَا الْمَذْكُورُ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ.
لَكُنَّا نَقُولُ: إِنَّهُ إِذَا لَمْ يَمَسَحَهُمَا بِالتُّرَابِ لَا يَطْهَرُ؛ لِأَنَّ الْمَسْحَ بِالتُّرَابِ لَهُ أَثَرٌ فِي بَابِ
الطَّهَارَةِ فَإِنْ مُحْكَمًا قَالَ فِي الْمُسَافِرِ إِذَا أَصَابَ يَدَهُ نَجَاسَةٌ يَمَسَحُهَا بِالتُّرَابِ، فَأَمَّا
الْحَكُّ فَلَا أَثَرَ لَهُ فِي بَابِ الطَّهَارَةِ فَالْمَذْكُورُ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ بَيْنَ أَنْ لَهُ أَثَرًا أَيْضًا.
اهـ۔ وَقَدْ قَدَّمْنَا مَسْأَلَةَ مَسْحِ الْمُسَافِرِ يَدَهُ الْمُتَنَجِّسَةَ. وَاعْلَمْ أَنَّا قَدْ قَدَّمْنَا أَنَّ الطَّهَارَةَ
بِالْمَسْحِ خَاصَّةٌ بِالْخُفِّ وَالنَّعْلِ وَأَنَّ الْمَسْحَ لَا يَجُوزُ فِي غَيْرِهِمَا كَمَا قَالُوا (البحر الرائق،

ج ۱، ص ۲۳۳، و ۲۳۵، باب الانجاس)

(یعنی چوبیس گھنٹوں) تک مسح کرنا درست ہے۔ ۱۔

مسئلہ نمبر ۳..... وضو کر کے خفین پہننے کے بعد جس وقت پہلی مرتبہ وضو ٹوٹا ہے اس وقت سے خفین پر مسح کی مدت شروع ہونے کا اعتبار کیا جائے گا، جس وقت خفین پہننے ہیں اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

مثال کے طور پر کسی نے ظہر کے وقت (یا مثلاً دوپہر ایک بجے) وضو کر کے خفین پہنے اور پھر سورج ڈوبنے کے وقت (مثلاً شام پانچ بجے) وضو ٹوٹا تو مقیم ہونے کی حالت میں اگلے دن کے سورج ڈوبنے (یا شام پانچ بجے) تک مسح درست ہے اور سفر میں تیسرے دن کے سورج ڈوبنے (یا شام پانچ بجے) تک مسح کرنا درست ہے، اس کے بعد مسح کرنا درست نہیں بلکہ

۱۔ مُدَّةُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفِّ.

بَرَى الْمُحْمَدُ جَوَازَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفِّ مُدَّةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِلْمُقِيمِ، وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهَا لِلْمُسَافِرِ، وَهُوَ رَأَى الْحَنْفِيَّةَ وَالشَّافِعِيَّةَ وَالْحَنَابِلَةَ وَالْثَوْرِيَّ وَالْأَزْهَرِيَّ وَالْحَسَنَ بْنَ صَالِحٍ بْنِ حَيٍّ وَإِسْحَاقَ بْنَ رَاهُوِيَّةَ وَمُحَمَّدَ بْنَ جَرِيرٍ الطَّبْرِيَّ. قَالَ ابْنُ سَيِّدِ النَّاسِ فِي شَرْحِ التَّرْمِذِيِّ: وَبُيِّنَ التَّوَقُّفُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَخُذَيْفَةَ، وَالْمُعِيزَةَ، وَأَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ. هَؤُلَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَرَوَى عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ شُرَيْحُ الْقَاضِي، وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَجَاحٍ، وَالشَّعْبِيُّ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ. قَالَ أَبُو عَمَرَ بْنِ عَبْدِ الْبَرِّ: وَأَكْثَرُ التَّابِعِينَ وَالْفُقَهَاءِ عَلَى ذَلِكَ. وَاسْتَدْلُوا بِأَحَادِيثٍ وَأَقَارٍ كَثِيرَةٍ، مِنْهَا مَا رَوَى صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ، قَالَ: أَمَرَنَا -يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِذَا نَحْنُ أَذْخَلْنَاهُمَا عَلَى طَهْرٍ ثَلَاثَةَ إِذَا سَافَرْنَا، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً إِذَا أَقْمَنَّا، وَلَا نَخْلَعُهُمَا مِنْ غَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا نَوْمٍ، وَلَا نَخْلَعُهُمَا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ: هُوَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ: هُوَ أَجْوَدُ حَدِيثٍ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؛ لِأَنَّهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهِيَ آخِرُ غَزَاةٍ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ آخِرُ فَعْلِهِ.

وَبَرَى الْمَالِكِيُّ أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ غَيْرُ مُؤَقَّتٍ، وَأَنْ لَا يَسَّ الْخُفَّيْنِ وَهُوَ طَاهِرٌ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا مَا بَدَأَ لَهُ، وَالْمُسَافِرُ وَالْمُقِيمُ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ، مَا لَمْ يَنْزِعْهُمَا، أَوْ تَصَبَّاهُ جَنَابَةً. إِلَّا أَنَّهُ يَنْدَبُ نَزْعُهُ كُلَّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ، وَيُسْتَحَبُّ كُلُّ أُسْبُوعٍ أَيْضًا (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۲، ص ۱۸)

پاؤں دھونا ضروری ہے۔ ۱

۱۔ وابتداء المدة يعتبر من وقت الحدث عند علمائنا رحمهم الله تعالى، حتى أن من توضأ في وقت الفجر وهو مقيم، وصلى الفجر، ثم طلعت الشمس، فلبس الخفين، ثم زالت الشمس وصلى الظهر، ثم أحدث، ثم دخل وقت العصر، فتوضأ ومسح على الخفين، فعندئذ مدة المسح باقية إلى الغد إلى الساعة التي أحدث فيها اليوم، حتى جازله أن يصلى الظهر في الغد بالمسح، ولا يجوز له أن يصلى العصر في الغد بالمسح. وإنما اعتبرنا ابتداء المدة من وقت الحدث؛ لأن وجوب الطهارة باعتبار الحدث، واستتار القدم بالخف، مانع لسراية الحدث إلى القدم، وأنما يصير مانعاً عند الحدث، وإذا كان عمله يظهر عند الحدث، تعتبر المدة من وقت الحدث ضرورة (المحيط البرهاني جلد ۱ صفحہ ۷۶، الفصل السادس، في المسح على الخفين)

(قوله: من وقت الحدث) بيان لأول وقته ولا يعتبر من وقت المسح الأول كما هو رواية عن أحمد واختاره جماعة منهم النووي وقال؛ لأنه مقتضى أحاديث الباب الصحيحة ولا من وقت اللبس كما هو محكى عن الحسن البصري واختاره السبكي من متأخري الشافعية؛ لأنه وقت جواز الرخصة والحجة للجمهور أن أحاديث الباب كلها دالة على أن الخف جعل مانعاً من سراية الحدث إلى الرجل شرعاً فتعتبر المدة من وقت المنع؛ لأن ما قبل ذلك طهارة الغسل ولا تقدير فيها، فإذا التقدير في التحقيق إنما هو لمدة منعه شرعاً، وإن كان ظاهر اللفظ التقدير للمسح أو اللبس والخف إنما منع من وقت الحدث، وفي المبسوط لشمس الأئمة السرخسي وابتدأها عقيب الحدث؛ لأنه لا يمكن اعتبار المدة من وقت اللبس، فإنه لو لم يحدث بعد اللبس حتى يمر يوم وليلة لا يجب عليه نزع الخف ولا يمكن اعتباره من وقت المسح؛ لأنه لو أحدث ولم يمسه ولم يصل أياماً لا إشكال أنه لا يمسه بعد ذلك فكان العدل في الاعتبار من وقت الحدث اهـ.

وكذا في النهاية ومعراج الدراية معزيا إلى مبسوط شيخ الإسلام فاستفيد منه أن مضى المدة رافع لجواز المسح أعم من كونه مسح أو لا فالأولى أن لا يجعل مضى المدة ناقضاً للمسح؛ لأنه يوم أنه إذا لم يكن هناك مسح فلا أثر لمضيها كما لا يخفى وثمرة الخلاف تظهر فيمن توضأ بعدما انفجر الصبح ولبس خفيه وصلى الفجر ثم أحدث بعد طلوع الشمس ثم توضأ ومسح على خفيه بعد زوال الشمس فعلى قول الجمهور يمسه إلى ما بعد طلوع الشمس من اليوم الثاني إن كان مقيماً ومن اليوم الرابع إن كان مسافراً وعلى قول من اعتبر من وقت المسح يمسه إلى ما بعد الزوال من اليوم الثاني إن كان مقيماً ومن اليوم الرابع إن كان مسافراً وعلى قول من اعتبر من وقت اللبس يمسه إلى ما بعد طلوع الفجر من اليوم الثاني إن كان مقيماً ومن اليوم الرابع إن كان مسافراً وفي معراج الدراية معزيا إلى المجتبى والمقيم في مدة مسحه قد لا يتمكن إلا من أربع صلوات وقتية بالمسح كمن توضأ ولبس خفيه قبل الفجر ثم طلع الفجر وصلّاها وقعد قدراً لتشهد فأحدث لا يمكنه أن يصلى من الغد على هيئة الأولى لاعتراض ظهور الحدث في آخر صلاته وقد يصلى خمسا وقد يصلى ستاً كمن آخر الظهر إلى آخر الوقت ثم أحدث وتوضأ ومسح وصلى الظهر في آخر وقته ثم صلى الظهر من الغد وقد يصلى به على هذا الوجه سبعا على الاختلاف (إم البحر الرائق شرح كنز الدقائق، باب المسح على الخفين)

مسئلہ نمبر ۳۸..... کسی نے مقیم ہونے کی حالت میں خفین پر مسح کرنا شروع کیا اور ابھی ایک دن اور ایک رات (یعنی چوبیس گھنٹے) کا وقت نہیں گزرا تھا کہ مسافر ہو گیا (یعنی سفر کے احکام شروع ہو گئے) تو تین دن تین رات تک مسح کرتا رہے اور اگر سفر شروع ہونے سے پہلے ہی ایک دن اور ایک رات (یعنی چوبیس گھنٹے) کا وقت گزر جائے تو مدت ختم ہو چکی اب پاؤں دھونا ضروری ہے۔ ۱

مسئلہ نمبر ۳۹..... اگر سفر کی حالت میں مسح کرنا شروع کیا تھا پھر مقیم ہو گیا مثلاً اپنے وطن کی آبادی میں پہنچ گیا یا مقیم ہونے کی نیت کر لی تو اگر ایک دن ایک رات (یعنی چوبیس گھنٹے) کا وقت پورا ہو چکا ہے تو اب خفین اتار دے اب ان پر مسح درست نہیں اور اگر ایک دن ایک رات (یعنی چوبیس گھنٹے) کا وقت ابھی پورا نہیں ہوا تو ایک دن رات پورا کر لے، اس سے زیادہ مسح درست نہیں۔ ۲

مسئلہ نمبر ۴۰..... اگر کسی شخص کو پاؤں سے موزے اتارنے کی صورت میں دونوں یا ایک

۱ وَلَوْ تَوَضَّأَ، وَلَيْسَ خُفَّيْهِ، وَهُوَ مُقِيمٌ ثُمَّ سَافَرَ، فَإِنْ سَافَرَ بَعْدَ اسْتِحْكَامِ مُدَّةِ الْإِقَامَةِ، لَا تَتَحَوَّلُ مُدَّتُهُ إِلَى مُدَّةِ مَسْحِ السَّفَرِ؛ لِأَنَّ مُدَّةَ الْإِقَامَةِ لَمَّا تَمَّتْ سَرَى الْحَدَثُ السَّابِقُ إِلَى الْقَدَمَيْنِ، فَلَوْ جَوَزْنَا الْمَسْحَ صَارَ الْخُفُّ رَافِعًا لِلْحَدَثِ لَا مَانِعًا، وَلَيْسَ هَذَا عَمَلُ الْخُفِّ فِي الشَّرْعِ. وَإِنْ سَافَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَحْكِمَ مُدَّةَ الْإِقَامَةِ، فَإِنْ سَافَرَ قَبْلَ الْحَدَثِ، أَوْ بَعْدَ الْحَدَثِ، قَبْلَ الْمَسْحِ، تَحَوَّلَتْ مُدَّتُهُ إِلَى مُدَّةِ السَّفَرِ مِنْ وَقْتِ الْحَدَثِ بِالْإِجْمَاعِ، وَإِنْ سَافَرَ بَعْدَ الْمَسْحِ فَكَذَلِكَ عِنْدَنَا، وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ لَا يَتَحَوَّلُ، وَلَكِنَّهُ يَمْسَحُ تَمَامَ مُدَّةِ الْإِقَامَةِ، وَيَنْزِعُ خُفَّيْهِ، وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ يَبْتَدِءُ مُدَّةَ السَّفَرِ، وَاجْتَنَعَ بِقَوْلِهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَمْسَحُ الْمُقِيمُ يَوْمًا، وَلَيْلَةً، وَلَمْ يُفْصَلْ (وَلَنَا) قَوْلُهُ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-، وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَيَالِيَهَا، وَهَذَا مُسَافِرٌ، وَلَا حُجَّةَ لَهُ فِي صَدْرِ الْحَدِيثِ لِأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ الْمُقِيمَ وَقَدْ بَطَلَتْ الْإِقَامَةُ بِالسَّفَرِ، هَذَا إِذَا كَانَ مُقِيمًا فَسَافَرَ (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كتاب الطهارة، فصل المسح على الخفين، بيان مدة المسح)

۲ وَأَمَّا إِذَا كَانَ مُسَافِرًا فَأَقَامَ فَإِنْ أَقَامَ بَعْدَ اسْتِحْكَامِ مُدَّةِ السَّفَرِ نَزَعَ خُفَّيْهِ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ، لَمَّا ذَكَرْنَا، وَإِنْ أَقَامَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَحْكِمَ مُدَّةَ السَّفَرِ فَإِنْ أَقَامَ بَعْدَ تَمَامِ يَوْمٍ، وَلَيْلَةٍ، أَوْ أَكْثَرَ، فَكَذَلِكَ يَنْزِعُ خُفَّيْهِ، وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ؛ لِأَنَّهُ لَوْ مَسَحَ لِمَسْحٍ، وَهُوَ مُقِيمٌ أَكْثَرَ مِنْ يَوْمٍ، وَلَيْلَةٍ، وَهَذَا لَا يَجُوزُ، وَإِنْ أَقَامَ قَبْلَ تَمَامِ يَوْمٍ، وَلَيْلَةٍ أَوْ يَوْمًا، وَلَيْلَةٍ، لِأَنَّ أَكْثَرَ مَا فِي الْبَابِ أَنَّهُ مُقِيمٌ فَيَتِمُّ مُدَّةُ الْمُقِيمِ، ثُمَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ تَقْدِيرِ مُدَّةِ الْمَسْحِ بِيَوْمٍ، وَلَيْلَةٍ فِي حَقِّ الْمُقِيمِ، وَبِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَلَيَالِيهَا فِي حَقِّ الْمُسَافِرِ، فِي حَقِّ الْأَصْحَاءِ (بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، فصل المسح على الخفين، بيان مدة المسح)

پاؤں کے خراب یا ضائع ہونے کا ڈر ہے۔

مثلاً کوئی شخص ایسے برفستان میں ہے کہ اگر وہاں پاؤں سے موزے اتارے جائیں تو سردی کی وجہ سے پاؤں کے خراب یا بیکار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے تو ایسے وقت میں مدت ختم ہو جانے کے باوجود ان پر برابر مسح کرتے رہنا جائز ہے کیونکہ اس صورت میں یہ موزے زخم پر بندھی ہوئی پٹی کے حکم میں ہو جاتے ہیں کہ جب تک زخم ٹھیک نہ ہو پٹی پر مسح کرتے رہنا درست ہوتا ہے (کذا فی امداد المفتین ص ۲۹۸) ۱۔

۱۔ وَفِي مِعْرَاجِ الدَّرَايَةِ وَلَوْ مَضَتْ، وَهُوَ يَخَافُ الْبُرْدَ عَلَى رِجْلَيْهِ بِالنَّزْعِ يَسْتَوْعِبُ بِالْمَسْحِ كَالْجَبَائِرِ أَهْلاً فَافَادَ الْاسْتِيعَابَ وَأَنَّهُ مُلْحَقٌ بِالْجَبَائِرِ لَا جَبِيرَةَ حَقِيقَةً (البحر الرائق شرح كنز الدقائق، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، مَا يَنْقُضُ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ) وَلَوْ خَافَ مِنْ نَزْعِ خُفِّهِ عَلَى ذَهَابِ قَدَمَيْهِ مِنَ الْبُرْدِ جَاؤَ لَهُ الْمَسْحُ وَإِنْ طَالَتِ الْمُدَّةُ كَمَسْحِ الْجَبِيرَةِ. هَكَذَا فِي التَّيْسِينَ وَالْبَحْرِ الرَّائِقِ (الفتاوى الهندية، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، الْبَابُ الْخَامِسُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، الْفَصْلُ الثَّانِي فِي نَوَاقِضِ الْمَسْحِ) ظَاهِرُ الْمُتَوْنِ أَنَّ الْوَاجِبَ عِنْدَ خَوْفِ سُقُوطِ رِجْلَيْهِ مِنَ الْبُرْدِ هُوَ الْمَسْحُ لَا التَّيْمُمُ وَسَتَطْلُعُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى تَأْيِيدِنَا لَهُ بِالنُّقُولِ الصَّرِيحَةِ (منحة الخالق، ج ۱، ص ۱۳۹، بَابُ التَّيْمُمِ، شَرَايِطُ التَّيْمُمِ) قَالَ بَعْضُ الْفَضَلَاءِ نَعَمْ ظَاهِرُ الْمُتَوْنِ الْمَسْحُ لَكِنْ يُرَادُ بِالْمَسْحِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى جَمِيعِهِ كَالْجَبِيرَةِ وَلَا يَتَوَقَّضُ وَيَذُلُّ عَلَى ذَلِكَ صَرِيحٌ كَلَامُهُمْ فِي غَيْرِ كِتَابٍ مِنَ الْكُتُبِ الْمُعْتَبَرَةِ قَالَ فِي الْمُجْتَبَى، فَإِنْ مَضَتْ، وَهُوَ يَخَافُ الْبُرْدَ عَلَى رِجْلَيْهِ بِالنَّزْعِ يَسْتَوْعِبُ الْمَسْحَ كَالْجَبَائِرِ وَيُصَلِّي وَكَذَا فِي الزَّيْلَعِيِّ وَالْإِبْرَاهِيمِيِّ وَالْحَاوِي وَمُخْتَارَاتِ النُّوَازِلِ أَهْلاً. قُلْتُ وَكَذَا فِي مِعْرَاجِ الدَّرَايَةِ وَإِمْدَادِ الْفَتْحِ وَشَرْحِ الْعَلَامَةِ الْحَضَكْفِيِّ عَلَى الْمُتَلَقَّى وَالتَّنْوِيرِ فَقُلِمَ بِهِذِهِ النُّقُولُ أَنَّ الرَّاجِحَ الْمَسْحُ لَا التَّيْمُمُ وَنَقَلَهُ فِي السَّرَاجِ عَنْ الْمُشْكِلِ وَمُتَلَاخَسِرٍ وَعَنْ الْكَافِي وَعَيُونِ الْمَذَاهِبِ وَالْفَهْشَتَانِيِّ عَنْ الْخُلَاصَةِ وَفِي الْفَتْحِ عَنْ جَوَامِعِ الْفِقْهِ وَالْمُحِيطِ وَلَمْ يَذْكُرُوا التَّيْمُمَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ (منحة الخالق، ج ۱، ص ۱۸۷، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، مَا يَنْقُضُ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ) (وَمُضَيُّ) الْمُسْلِمَةِ وَإِنْ لَمْ يَمْسَحْ (إِنْ لَمْ يَخْشَ) بِغَلْبَةِ الظَّنِّ (وَذَهَابِ رِجْلَيْهِ مِنَ الْبُرْدِ) لِلضَّرُورَةِ، فَيَصِيرُ كَالْجَبِيرَةِ فَيَسْتَوْعِبُهُ بِالْمَسْحِ وَلَا يَتَوَقَّضُ (الدرا المختار) (قَوْلُهُ وَنَزْعُ خُفٍّ) أَرَادَ بِهِ مَا يَشْمَلُ الْإِنْزَاعَ، وَإِنَّمَا نَقَضَ لِسِرَايَةِ الْحَدَّثِ إِلَى الْقَدَمِ عِنْدَ زَوَالِ الْمَسَامِعِ (قَوْلُهُ وَلَوْ وَاحِدًا) ؛ لِأَنَّ الْإِنْتِفَاضَ لَا يَتَجَزَّأُ، وَإِلَّا لَوَزِمَ الْجَمْعُ بَيْنَ الْغَسَلِ وَالْمَسْحِ، وَأَشَارَ إِلَى الْمُرَادِ بِالْخُفِّ الْجِنْسُ الصَّادِقُ بِالْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ (رد المحتار، ج ۱، ص ۲۷۵، مَطْلَبُ نَوَاقِضِ الْمَسْحِ)

خفین پر مسح کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

مندرجہ ذیل چیزوں کے پائے جانے سے خفین کا مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱)..... وضو توڑنے والی کسی چیز کا پایا جانا

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اُن چیزوں کی وجہ سے خفین کا مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے؛ اور دوبارہ مسح کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ ۱

(۲)..... دونوں موزوں یا ایک موزہ کا پاؤں سے نکالنا یا نکل جانا

اگر خفین پر مسح کرنا شروع کر دیا تھا اور پھر دونوں یا ایک موزہ اتار دیا تو موزوں پر مسح ختم ہو گیا، اب اگر وضو ہے تو صرف دونوں پاؤں دھونے پڑیں گے، مکمل وضو کرنے کی ضرورت نہیں، اور وضو نہیں تو مکمل وضو کرنے کی ضرورت ہوگی۔

اگر پورا موزہ تو نہیں اتارا لیکن اتنا موزہ اتار دیا کہ ٹخنے کی طرف سے پیر کا اکثر حصہ موزے سے باہر ہو گیا تو صحیح قول کی رو سے مسح ٹوٹ گیا۔ ۲

۱ نَوَاقِصُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ. قَالَ - رَحِمَهُ اللَّهُ - (وَيَنْقُضُهُ نَاقِضُ الْوُضُوءِ) ؛ لِأَنَّهُ بَدَلٌ عَنْ الْغَسْلِ فَيَنْقُضُهُ نَاقِضُ أَصْلِهِ كَالثَّيْمِ (بَيِّنِ الْحَقَائِقِ جلد ۱، ص ۵۰، نَوَاقِصُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)
۲ قَالَ - رَحِمَهُ اللَّهُ - (وَنَزَعَ خُفٌّ) ؛ لِأَنَّ الْحَدَّثَ السَّابِقَ يَسْرِي إِلَى الْقَدَمَيْنِ لِزَوَالِ الْمَنَاعِ وَحُكْمِ النَّزْعِ يَثْبُتُ بِخُرُوجِ الْقَدَمِ إِلَى سَاقِ الْخُفِّ ؛ لِأَنَّ مَوْضِعَ الْمَسْحِ فَارَقَ مَكَانَهُ فَكَانَ قَدَمُهُ قَدْ ظَهَرَ لَهُ وَهَذَا ؛ لِأَنَّ سَاقَ الْخُفِّ لَا عِبْرَةَ بِهِ وَلِهَذَا يَجُوزُ مَسْحُ خُفٍّ لَا سَاقَ لَهُ بَعْدَ أَنْ كَانَ الْكَعْبُ مَسْتَوًى ، وَكَذَا يَثْبُتُ حُكْمُ النَّزْعِ بِخُرُوجِ أَكْثَرِ الْقَدَمِ إِلَيْهِ فِي الصَّبْحِ ؛ لِأَنَّ لِلْأَكْثَرِ حُكْمَ الْكُلِّ وَعَنْ أَبِي حَيْثَمَةَ أَنَّهُ إِنْ خَرَجَ الْعَقَبُ أَوْ أَكْثَرُهَا إِلَى السَّاقِ بَطَلَ الْمَسْحُ وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ أَنَّهُ إِنْ خَرَجَ أَكْثَرُ الْقَدَمِ بَطَلَ ، وَعَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ إِنْ بَقِيَ فِي الْخُفِّ مِنْ الْقَدَمِ قَدَرُ مَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ لَا يَنْتَقِضُ ، وَإِلَّا انْتَقَضَ وَقَالَ بَعْضُ الْمُشَافِئِ إِنْ أُمِّكِنَ الْمَشْيُ بِهِ لَا يَنْتَقِضُ ، وَإِلَّا انْتَقَضَ (بَيِّنِ الْحَقَائِقِ جلد ۱، ص ۵۰، نَوَاقِصُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

(۳)..... موزہ کا تین انگلیوں کے برابر یا زیادہ پھٹ جانا

موزہ پیر کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر یا زیادہ پھٹ گیا، یا گھس کر کمزور ہو گیا، تو مسح ٹوٹ جائے گا، تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔ ۱

(۴)..... مسح کی مدّت گزر جانا

اگر مسح کی مدت ختم ہو گئی تو اس کے بعد مسح کرنا جائز نہیں رہتا، اگر مسح کی مدت ختم ہو گئی مگر وہ شخص با وضو ہے تو صرف موزے اتار کر دونوں پاؤں دھو لے پورا وضو کرنا ضروری نہیں، اور اگر با وضو نہیں ہے تو موزے اتار کر پورا وضو کرے (البتہ اگر موزہ اتارنے سے پاؤں کے خراب یا بے کار ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر مدت گزرنے کے باوجود مسح کرتے رہنا جائز ہے؛ جیسا کہ مسئلہ نمبر ۴۰ میں گزرا) ۲

(۵)..... پاؤں میں پانی داخل ہو جانا

اگر دونوں یا ایک موزہ کے اندر پاؤں کے اکثر حصے تک پانی داخل ہو گیا تو اس سے مسح ٹوٹ

۱۔ چمڑے کے موزوں کی جو خصوصیات و اوصاف پہلے ذکر کئے جا چکے، اگر کسی موزے میں موجود تھے، لیکن استعمال کرنے سے ان میں سے کوئی ایک شرط ختم ہو جائے، خواہ موزے پہنے ہوئے ہی کیوں نہ ہوں، مثلاً گھس کر ایسے کمزور ہو گئے کہ اب ان کو پہن کر کم از کم تین میل چلنا ممکن نہیں یا ٹخنے سے اوپر کے حصہ میں خود سے بغیر باندھے ٹھہر نہیں سکتے یا آ رہا نظر آنے لگا ہے، تو ان کا مسح بھی ٹوٹ جائے گا۔

ظُهُورُ الرَّجُلَيْنِ أَوْ بَعْضُهُمَا يَتَخَرَّقُ الْخُفَّيْنِ أَوْ يَسْقُطُهُمَا عَنْ مَوْضُوعِ الْمَسْحِ، وَيَنْقُضُ كَذَلِكَ بِظُهُورٍ قَدَرِ ثَلَاثِ أَصَابِعٍ مِنْ أَصَابِعِ أَحَدِ الرَّجُلَيْنِ كَمَا يَرَى ذَلِكَ الْحَقِيقَةُ، أَوْ يَظْهَرُ قَدَرُ ثُلُثِ الْقَدَمِ كَمَا يَرَى ذَلِكَ الْمَالِكِيَّةُ، وَفِي هَذِهِ الْحَالَةِ يَجِبُ غَسْلُ الرَّجُلَيْنِ عِنْدَ الْجُمْهُورِ غَيْرِ الْحَنَابِلَةِ لِأَقْصَارِ النُّقْضِ عَلَى مَحَلِّهِ وَهُوَ الرَّجُلَيْنِ (الموسوعة الفقهية الكويتية، نواقض المسح على الخفين)

۲۔ قَالَ -رَحِمَهُ اللَّهُ- (وَمُضِي الْمُدَّةِ أَيْ وَيَنْقُضُهُ مُضِي الْمُدَّةِ لِلْأَحَادِيثِ الَّتِي ذَكَرْتُ عَلَى التَّوْقِيفِ اعْلَمْ أَنَّ نَزْعَ الْخُفِّ وَمُضِي الْمُدَّةِ غَيْرُ نَاقِضٍ فِي الْحَقِيقَةِ وَإِنَّمَا النَّاقِضُ الْحَدَّثُ السَّابِقُ لَكِنَّ الْحَدَّثَ يَظْهَرُ عِنْدَ وُجُودِهِمَا فَأَضْيَفَ النُّقْضَ إِلَيْهِمَا (تبيين الحقائق، ج ۱، ص ۵۰، نواقض المسح على الخفين)

جاتا ہے، اور پاؤں کا دھونا ضروری ہو جاتا ہے۔

کیونکہ پانی داخل ہونے سے پاؤں دھلے ہوئے ہونے کا حکم حاصل کر لیتا ہے، اس لئے اس کے بعد مسح معتبر نہیں۔ ۱

۱۔ ایک قول پورے پاؤں میں پانی داخل ہونے سے مسح ٹوٹنے کا ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ وضو میں پورے پاؤں کا دھونا فرض ہے، لہذا جب تک پورے پاؤں کو غسل کا حکم حاصل نہ ہوگا، اُس وقت تک فریضہ غسل ادا نہ ہونے کی وجہ سے مسح نہیں ٹوٹے گا، اور اکثر پاؤں کا اعتبار ہونے کی وجہ مشہور قاعدہ ملاکثر حکم الکمل ہے۔

پھر پانی داخل ہونے کا حکم اس وقت لگایا جائے گا، جبکہ اتنی مقدار میں پانی داخل ہو، جو غسل کے لئے کافی ہو، کیونکہ نقض مسح کی علت پاؤں کا مغسول ہو جانا ہے، اور صرف پانی کی تری کا پہنچ جانا کافی نہیں، کیونکہ اس پر غسل کے بجائے زیادہ سے زیادہ مسح کا اطلاق آ سکتا ہے، اور اس کی نظیر ٹوب طاہر کے ٹوب نخس سے ملنے یا ملفوف ہونے کا مسئلہ ہے جس میں فقہاء نے تقاطر کا اعتبار فرمایا ہے۔

وَيَنْقُضُهُ أَيْضًا دُخُولُ أَحَدِ خُفَيْهِ الْمَاءَ؛ لِأَن رَجُلَهُ تَصِيرُ بِذَلِكَ مَغْسُولَةً وَيَجِبُ غَسْلُ رِجْلِهِ الْأُخْرَى لِامْتِنَاعِ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا وَذَكَرَ الْمَرْغِبَانِيُّ أَنَّ غَسْلَ أَكْثَرِ الْقَدَمِ يَنْقُضُهُ أَيْضًا فِي الْأَصَحِّ (تبيين الحقائق جلد ۱، ص ۵۰، نواقض المسح على الخفين)

(وَيَنْقُضُهُ) أَيْ الْمَسْحَ (نَاقِضُ الْوُضُوءِ)؛ لِأَنَّهُ بَعْضُهُ (وَنَزَعَ الْخُفَّ) لِسَرَاةِ الْحَدِيثِ السَّابِقِ إِلَى الْقَدَمِ، وَإِسْنَادُ النَّقْضِ إِلَى نَزْعِ الْخُفِّ مَجَازٌ وَكَذَا فِي مُضِيِّ الْمُدَّةِ، وَفِي تَوْجِيدِ الْخُفِّ إِشَارَةٌ إِلَى نَزْعِ أَحَدِهِمَا كَافٍ فِي بُطْلَانِ الْمَسْحِ فَيَجِبُ نَزْعُ الْآخَرِ؛ إِذْ لَا يُجْمَعُ الْغُسْلُ وَالْمَسْحُ فِي وَظِيفَةٍ وَاحِدَةٍ. (وَمُضِيُّ الْمُدَّةِ) بِأَلْحَادِيثِ الَّتِي ذَلَّتْ عَلَى التَّوَقُّفِ وَيَنْقُضُهُ أَيْضًا دُخُولُ الْمَاءِ أَحَدَ خُفَيْهِ لِصَيَرُورَتِهَا مَغْسُولَةً (مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر، نواقض المسح على الخف)

ولو مسح على الخف ثم دخل الماء الخف وابتل من رجله قدر ثلاث أصابع أو أقل، لا يبطل مسحه، ولو ابتل جميع القدم فبلغ الماء الكعب بطل المسح، روى ذلك عن أبي حنيفة رحمه الله، ويجب غسل الرجل الأخرى، ذكره في حيرة الفقهاء. وعن الفقيه أبي جعفر رحمه الله: إذا أصاب الماء أكثر أحد رجليه ينتقض مسحه، ويكون بمنزلة الغسل وبه قال بعض المشايخ، وقد حكى أيضاً عن الفقيه هذا رحمه الله أنه قال مرة على نحو ما ذكرنا في كتاب الحيرة، وبعض مشايخنا قالوا لا ينتقض المسح، على كل حال لأن استتار القدم بالخف يمنع سرية الحدث إلى القدم، فلا يقع هذا غسلًا معتبراً فلا يوجب انتقاض المسح (المحيط البرهاني، ج ۱، ص ۵۳، كتاب الطهارات، الفصل السادس في المسح على الخفين، بيان ما يبطل المسح على الخفين)

والخامس: دخول الماء أحد خفيه حتى يصير رجله مغسولة ينقضه أيضاً، ويجب غسل رجله الأخرى لمنع المسح الجمع، وإن لم يبلغ لا ينقض وزاد أبو جعفر في "توادره":

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

(۶)..... غسل جنابت کا لاحق ہو جانا

جب کسی پر غسل واجب ہو، تو اس حالت میں غسل کے وقت خفین پر مسح کرنا جائز نہیں، اسی وجہ سے اگر کسی نے خفین پہنے ہوئے ہیں، اور اس حالت میں اُس پر غسل واجب ہو جائے، تو

﴿گزشتہ صفحہ کا قیہ حاشیہ﴾

أَنَّ الْمَاءَ إِذَا أَصَابَ أَكْثَرَ الرَّجْلِ يَنْقُضُ، وَفِي "الْحَاوِي" "إِذَا ابْتَلَّ جَمِيعُ أَحَدِ الْقَدَمَيْنِ يَنْقُضُ مَسْحَهُ، ذَكَرَهُ فِي "الزِّيَادَاتِ" "غَسَلْتُ إِحْدَى الرَّجْلَيْنِ أَوْ بَعْضَ الرَّجْلِ لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ، وَفِي الْمَرْغِينَانِي الْأَصَحُّ أَنَّ غَسْلَ أَكْثَرِ الْقَدَمِ يَنْقُضُهُ، وَفِي مَتْنِهِ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ أَكْثَرَ رِجْلِهِ الْوَاحِدَةَ رَوَيْتَانِ فِي انْتِقَاضِ الْمَسْحِ (الْبَنَاءِ: نَوَاقِضُ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ)

وَيَنْقُضُهُ أَيْضًا دَخُولُ أَحَدِ خَفَيْهِ الْمَاءَ؛ لِأَنَّ رِجْلَهُ تَصِيرُ بِذَلِكَ مَغْسُولَةً وَيَجِبُ غَسْلُ رِجْلِهِ الْأُخْرَى لِامْتِنَاعِ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا وَذَكَرَ الْمَرْغِينَانِي أَنَّ غَسْلَ أَكْثَرِ الْقَدَمِ يَنْقُضُهُ أَيْضًا فِي الْأَصَحِّ (بَيِّنَ الْحَقَائِقِ: نَوَاقِضُ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ)

(وَيَنْتَقِضُ) أَيْضًا (بِغَسْلِ أَكْثَرِ الرَّجْلِ فِيهِ) لَوْ دَخَلَ الْمَاءُ خَفَهُ وَصَحَّحَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ. (وَقِيلَ لَا) يَنْتَقِضُ وَإِنْ بَلَغَ الْمَاءُ الرِّكْبَةَ (وَهُوَ الْأَطْهَرُ) كَمَا فِي الْبَحْرِ عَنِ السَّرَاجِ؛ لِأَنَّ اسْتِثْنَاءَ الْقَدَمِ بِالْخَفِ يَمْنَعُ سَرَايَةَ الْحَدَثِ إِلَى الرَّجْلِ، فَلَا يَقَعُ هَذَا غَسْلًا مَعْتَبَرًا، فَلَا يُوْجِبُ بَطْلَانَ الْمَسْحِ نَهْرَ (الدَّرِ الْمَخْتَارِ)

لَفَّ طَاهِرٌ فِي نَجَسٍ مُبْتَلٍ بِمَاءٍ إِنْ بَحِثَ لَوْ غُصِرَ قَطْرٌ تَنَجَّسَ وَإِلَّا لَا. وَلَوْ لَفَّ فِي مُبْتَلٍ بِنَجَسٍ بَوَلٍ، إِنْ ظَهَرَ نَدَاوَتُهُ أَوْ أَثَرُهُ تَنَجَّسَ وَإِلَّا لَا (الدَّرِ الْمَخْتَارِ، بَابُ الْإِنْجَاسِ، فَصْلُ الْإِسْتِنْجَاءِ)

وَإِذَا بَسَطَ الثَّوْبَ الطَّاهِرُ الْيَابِسَ عَلَى أَرْضٍ نَجَسَةٍ مُبْتَلَةٍ فَظَهَرَتْ الْبِلَّةُ فِي الثَّوْبِ لَكِنْ لَمْ يَصِرْ رَطْبًا وَلَا يَحَالُ لَوْ غُصِرَ يَسِيلُ مِنْهُ شَيْءٌ مُتَقَاطِرٌ لَكِنْ مَوْضِعُ النَّدْوَةِ يَعْرِفُ مِنْ سَائِرِ الْمَوَاضِعِ الصَّحِيحِ أَنَّهُ لَا يَصِيرُ نَجَسًا، وَكَذَا لَوْ لَفَّ الثَّوْبُ النَّجَسُ فِي ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَالنَّجَسُ رَطْبٌ مُبْتَلٍ وَظَهَرَتْ نَدْوَتُهُ فِي الثَّوْبِ الطَّاهِرِ لَكِنْ لَمْ يَصِرْ بِحَالٍ لَوْ غُصِرَ يَسِيلُ مِنْهُ شَيْءٌ مُتَقَاطِرٌ لَا يَصِيرُ نَجَسًا. اهـ. (الْبَحْرُ الرَّائِقُ شَرْحُ كَنْزِ الدَّقَائِقِ، ج ۱، ص ۲۴۴، بَابُ الْإِنْجَاسِ)

وَإِذَا بَسَطَ الثَّوْبَ الطَّاهِرَ الْيَابِسَ عَلَى أَرْضٍ نَجَسَةٍ مُبْتَلَةٍ وَظَهَرَتْ الْبِلَّةُ فِي الثَّوْبِ لَكِنْ لَمْ يَصِرْ رَطْبًا وَلَا يَحَالُ لَوْ غُصِرَ يَسِيلُ مِنْهُ شَيْءٌ مُتَقَاطِرٌ لَكِنْ مَوْضِعُ النَّدْوَةِ يَعْرِفُ مِنْ سَائِرِ الْمَوَاضِعِ الصَّحِيحِ أَنَّهُ لَا يَصِيرُ نَجَسًا وَكَذَا لَوْ لَفَّ الثَّوْبُ النَّجَسُ فِي ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَالنَّجَسُ رَطْبٌ مُبْتَلٍ وَظَهَرَتْ نَدْوَتُهُ فِي الثَّوْبِ الطَّاهِرِ لَكِنْ لَمْ يَصِرْ بِحَالٍ لَوْ غُصِرَ يَسِيلُ مِنْهُ شَيْءٌ مُتَقَاطِرٌ لَا يَصِيرُ نَجَسًا (فَتَاوَى قَاضِي خَانَ، ج ۱، ص ۳۱، ۳۲، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، فَصْلُ فِي النِّجَاسَةِ الَّتِي تَصِيبُ الثَّوْبَ أَوِ الْكَفَّ أَوِ الْبَدَنَ أَوِ الْأَرْضَ)

خُفَّيْنِ کا مسح ختم ہو جاتا ہے۔ ۱۔

فائدہ: جس صورت میں ایک پاؤں کے موزے کا مسح ٹوٹ جاتا ہے اس صورت میں دوسرے پاؤں کے موزے کا مسح بھی خود بخود ٹوٹ جاتا ہے۔ ۲۔

عمامہ، ٹوپی، دستانے اور پٹی پر مسح کا حکم

پہلے گزر چکا ہے کہ قرآن مجید سے وضو کے چار فرائض ثابت ہیں، جن میں سے ایک فرض سر کا مسح کرنا ہے، اور باقی تین فرائض مسح کے بجائے اعضاء کو دھونے سے متعلق ہیں، یعنی ایک چہرہ کا دھونا، دوسرے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا، تیسرے دونوں پیروں کا ٹخنوں تک دھونا۔ لہذا جب تک قرآن مجید کے مذکورہ حکم کے مقابلے میں قرآن مجید کی آیت یا متواتر یا مشہور درجے کی احادیث نہ ہوں اس وقت تک قرآنی حکم کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔

اور خُفَّيْنِ پر مسح کرنا تو کیونکہ متواتر یا مشہور احادیث و روایات سے ثابت ہے، اس لیے قرآن مجید میں وضو کے دوران پیروں کے دھونے کا حکم ہونے کے باوجود اہل السنہ والجماعہ اہل علم حضرات نے خُفَّيْنِ پر مسح کے جائز ہونے کے نظریہ کو اختیار کیا ہے۔

اور خُفَّيْنِ پر مسح کرنے کے علاوہ وضو کے دوسرے قرآنی فرائض (چہرہ اور ہاتھ دھونے اور سر کا مسح کرنے) کے مقابلے میں کوئی حکم اس درجہ اور حیثیت سے ثابت نہیں۔ لہذا وضو کے دیگر

۱۔ وَجُودُ مُوجِبٍ لِلْمَسْحِ كَالْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ وَالنَّفَاسِ، فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُ هَذِهِ الْمُوجِبَاتِ انْتَقَضَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَوَجِبَ نَزْعُهُمَا وَغَسْلُ جَمِيعِ الْبَدَنِ، وَيُجَدِّدُ الْمَسْحُ عَلَى خُفَّيْهِ بَعْدَ لُبْسِهِمَا بَعْدَ تَمَامِ الطَّهَارَةِ إِنْ أَرَادَ ذَلِكَ (الموسوعة الفقهية الكويتية، نَوَاقِضُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)
 ۲۔ (وَيَنْقُضُهُ: نَاقِضُ الْوُضُوءِ، وَنَزْعُ الْخُفِّ، ذَكَرَ لَفْظَ الْوَاحِدِ، وَلَمْ يَقُلْ: نَزْعُ الْخُفَّيْنِ؛ لِغَيْرِ أَنْ نَزْعَ أَحَدِهِمَا نَاقِضٌ، لِإِنَّهُ إِذَا نَزَعَ أَحَدَهُمَا وَجِبَ غَسْلُ إِحْدَى الرَّجْلَيْنِ، فَوَجِبَ غَسْلُ الْأُخْرَى، إِذْ لَا جَمْعَ بَيْنَ الْغَسْلِ وَالْمَسْحِ، وَكَذَا إِنْ دَخَلَ الْمَاءُ أَحَدَ خُفَّيْهِ حَتَّى صَارَ جَمِيعُ الرَّجْلِ مَغْسُولًا، وَإِنْ أَصَابَ الْمَاءُ أَكْثَرَهَا، فَكَذَا عِنْدَ الْفَقِيهِ أَبِي جَعْفَرٍ (شرح الوقاية، ج ۲، ص ۸۳، كتاب الطهارة)
 وَكَذَلِكَ إِذَا نَزَعَ أَحَدَهُمَا أَنَّهُ يَنْقُضُ مَسْحَهُ فِي الْخُفَّيْنِ، وَعَلَيْهِ نَزْعُ الْبَاقِي، وَغَسْلُهُمَا لَا غَيْرَ إِنْ لَمْ يَكُنْ مُحْدِثًا، وَالْوُضُوءُ بِكَمَالِهِ إِنْ كَانَ مُحْدِثًا (بدائع الصنائع، ج ۱ ص ۱۲، فَضْلُ بَيَانِ مَا يَنْقُضُ الْمَسْحَ)

فرائض (چہرہ اور ہاتھ دھونے اور سر کا مسح کرنے) کا معاملہ اپنے حال پر برقرار رہا۔ اسی وجہ سے وضو کے دوران مرد و عورت سب کو سر پر مسح کرنا اور ہاتھ منہ دھونا ضروری ہے، عمامہ، ٹوپی، اور ہنی، دستانوں وغیرہ پر مسح کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس طرح کپڑے پر مسح کرنا کہلاتا ہے، نہ کہ سر پر مسح کرنا یا منہ دھونا؛ البتہ اگر عمامہ، ٹوپی، اور ہنی کا کپڑا باریک ہو اور اس کے اوپر سے مسح کرنے کا اثر سر تک پہنچ جائے اور سر کے مسح کی فرض مقدار پوری ہو جائے تو پھر جائز ہے، کیونکہ اس صورت میں سر کا مسح کرنا پایا جاتا ہے۔ ۱

اور بعض احادیث میں جو عمامہ پر مسح کا ذکر ہے وہ مشہور یا متواتر درجہ کی نہیں ہیں اور ان کے بارے میں قرآنی حکم کے تحفظ کے پیش نظر یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے کہ عمامہ اتارے بغیر اس کے نیچے سے ہاتھ لے جا کر سر کا یا عمامہ پیچھے ہٹا کر سر کے اگلے حصہ کا مسح کیا ہو، خاص طور پر جبکہ بعض احادیث و روایات میں یہ وضاحت بھی پائی جاتی ہے۔ ۲

۱۔ وَلَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوءِ وَالْبُرْقَةِ وَالْقَفَّازِينَ، وَيَجُوزُ عَلَى الْجَبَائِرِ (الاختیار لتعلیل المختار، ج ۱ ص ۲۵، باب المسح علی الخفین)
وَلَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ، وَالْقَلَنْسُوءِ، لَأَنَّهُمَا يَمْنَعَانِ إَصَابَةَ الْمَاءِ الشَّعْرَ، وَلَا يَجُوزُ مَسْحُ الْمَرْئِ عَلَى خِمَارِهَا، لِمَا رَوَى عَنْ عَائِشَةَ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا- أَنَّهَا أَدْخَلَتْ يَدَهَا تَحْتَ الْخِمَارِ، وَمَسَحَتْ بِرَأْسِهَا وَقَالَتْ: بِهَذَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِذَا كَانَ الْخِمَارُ رَقِيقًا يُنْفِذُ الْمَاءَ إِلَى شَعْرِهَا، فَيَجُوزُ لَوْ جُودَ الْإِصَابَةُ (بدائع الصنائع، ج ۱ ص ۵، بیان ارکان الوضوء)
۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قَطْرِيَّةٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدِّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ (ابو داود، رقم الحديث ۱۴۷۷ بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ)

عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ؟ فَقَالَ: أَمَسَّ الْمَاءُ الشَّعْرَ (مصنف ابن أبي شيبة، رقم الحديث ۲۳۲۲ مَنْ كَانَ لَا يَرَى الْمَسْحَ عَلَيْهَا وَيَمَسَحُ عَلَى رَأْسِهِ) عَنْ أَبِي لَبِيدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا أَتَى الْغَيْطَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ، وَعَلَيْهِ إِزَارٌ وَرِدَاءٌ وَعِمَامَةٌ وَخُفَّانِ، فَرَأَيْتُهُ بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَحَسَرَ الْعِمَامَةَ، فَرَأَيْتُ رَأْسَهُ مِثْلَ رَأْسِي، عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِّ الْأَصَابِعِ مِنَ الشَّعْرِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ (ايضاً رقم الحديث ۲۳۳۳)

عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَمَسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ (ايضاً، رقم الحديث ۲۳۳۴)
عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَرَفَعَ الْعِمَامَةَ فَمَسَحَ مُقَدِّمَ رَأْسِهِ (ايضاً، رقم الحديث ۲۳۳۸)
عَنْ مُؤَيَّرَةَ، قَالَ: كَانَ إِذَا كَانَتْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عِمَامَةٌ، أَوْ قَلَنْسُوءَةٌ رَفَعَهَا، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى يَافُوحِهِ ﴿بقية حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

البتہ بیماری و معذوری کے احکام الگ ہوا کرتے ہیں، اس لیے بیماری و معذوری کی صورت میں (مثلاً زخم یا ہڈی وغیرہ ٹوٹنے کی وجہ سے) اگر کسی عضو پر پٹی بندھی ہوئی ہو یا پلستر چڑھا ہوا ہو، اور اس کو اتار کر دھونے میں بیماری پیدا ہونے یا موجود بیماری کی مقدار یا مدت کے بڑھنے کا ڈر ہو تو پھر ہاتھ بھگو کر اس پٹی یا پلستر کے اوپر سے مسح کرنا جائز ہے۔

اسی طرح اگر شدید سردی کی وجہ سے سر پر کپڑا لپیٹا ہوا ہے، یا موزے پہن رکھے ہیں، مثلاً کوئی برفستان میں ہے، اور کپڑا یا موزے اتارنے سے بیمار ہونے یا بیماری کے بڑھنے یا عضو کے شل ہونے کا قوی ڈر ہے، تو بھی اوپر سے مسح جائز ہے، جیسا کہ پہلے گزرا۔ ۱

فقط واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔ محمد رضوان

۷/ ربیع الاول/ ۱۴۲۸ھ

اضافہ و اصلاح: ۷/ شوال المکرم/ ۱۴۲۸ھ

تخریج و تحقیق بار دوم

۲۷/ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ - 20/ فروری 2012ء بروز پیر

دارالافتاء والاصلاح ادارہ غفران، راولپنڈی، پاکستان

﴿گزشتہ صفحہ کا نتیجہ حاشیہ﴾

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحديث ۲۳۵ من كان لا يرى الممسح عليها ويمسح على راسه عن أبي البختري، قال: رأيت الشعبي توضع فحسرت العمامة (ايضا، رقم الحديث ۲۳۶) عن هشام، عن أبيه، أنه كان ينزع العمامة ويمسح رأسه بالماء (ايضا، رقم الحديث ۲۳۷) عن أفلح، قال: كان القاسم لا يمسح على العمامة، يخبس عن راسه فيمسح عليه (ايضا رقم الحديث ۲۳۹)

۱ عن ثوبان قال: "بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فأصابهم البرد، فلما قدموا على النبي صلى الله عليه وسلم شكوا إليه ما أصابهم من البرد فأمرهم أن يمسحوا على العصائب والتساحين" (مسند احمد، رقم الحديث ۲۳۸۳، واللفظ له سنن ابی داود، رقم الحديث ۱۴۶) في حاشية مسند احمد: إسناد صحيح، رجاله ثقات.

(وكفى المسح على ما ظهر من الجسد بين عصابة المفتصد) ونحوه إن ضره حلها تبعاً للضرورة لئلا يسرى الماء فيضر الجراحة وإن لم يضر الحل حلها وغسل الصحيح ومسح الجريح وإن ضره المسح تركه (مراقى الفلاح شرح نور الايضاح، كتاب الطهارة، فصل في الجبيرة ونحوها)